قوارع الانسان عن اتباع خطوات الشیطان

طبع في مطبع مفيد عام الكائن
فی بلدة اگره فی سنة ١٣٠٣
الهجرية

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ غافر الذنب قابل التوب شدید العقاب سریع الحساب والصلوٰۃ والسلام علی خاتم انبیائہ محمد سید الرسل فی کل فصل وباب وعلی آلہ وصحبہ حملۃ علوم السنۃ والکتاب **امابعد** ابناء زمان واخوان اہو وبھائیان پر مخفی نرہے کہ ہجرت حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تیرہ سو تین برس گزر چکے ہیں تین سو سال ہجری تک چال ڈھال اس امت وسطیٰ کی مطابق منشاء احکام ایمان واسلام واحسان جیسے کہ چاہئے تھی ویسی رہی مدارج ان ہر سہ مراتب کے ترقی پر تھے چوتھی صدی ہجرت سے ہر طرح کا تغیر و تبدل شروع ہوا ایمان میں طرفے عقائد کے خلل پڑا اہل بدعت نے ہر طرف سے سر اٹھایا اسلام میں یون بلا آئی کہ ارتکاب کبائر کا شیوع ہوا اعمال صالحہ میں فتور آیا احسان میں یہ نقصان پیدا ہوا کہ اخلاص جاتا رہا ریا وسمعہ نے اپنا نقشہ جمایا مگر وہ لوگ جنکو اللہ نے اپنے عون وصون سے بچا دیا وقلیل ماھم وقلیل من عبادی الشکور طول مدت کی وجہ سے دل مسلمانون کے سخت پڑ گئے لذت دینداری کی جاتی رہی صغائر کا ذکر نہین ہے کبائر مین پھنس گئے دوامی فسق وفجور

کے مزدور ہو گئے شہوات و خطوات شیطان رجیم پر جم گئے عواقب امور کو بھول کر محاسب سے بے پروا
ہو گئے اللہ کے مکر و عقاب سے بیخوف ہو کر مامون بیٹھ رہے ایمان بے عمل کو موجب نجات کا سمجھ لیا
اسلام بے احسان کو دلیل واسطے مغفرت کے جان لیا یہ نہ سمجھے کہ یہ امہال اللہ ذو الجلال کا اسلئے ہے
کہ اُسکا قہر و عقاب اہل معاصی پر متحقق ہو جاوے گنہگاروں کو استحقاق نزول غضب و عذاب کا
دنیا و آخرت میں لگ جاوے سو اس بارہ میں اگرچہ قبل اسکے رسالہ بشارۃ الفساق لکھا گیا ہی
اور اُسکے بعد رسالہ عاقبۃ المتقین تالیف ہوا ہے تاکہ ترہیب ترغیب دونون معلوم ہوں کیونکہ
ایمان درمیان خوف و رجا کے ہوتا ہے لیکن اس رسالہ میں لکھنا تعداد کبائر ذنوب کا مقصود ہے
شاید اللہ پاک کسی خوفناک بندۂ خدا جو بندہ کو ایسی توفیق خیر بخشے کہ وہ اپنے افعال قلوب و
اعمال جوارح کو اس رسالہ پر عرض کر کے موازنہ اپنے احوال کا صورت حال و مآل سے کر کے
اللہ سے ڈرے افعال باطنی و اعمال ظاہری کو جانچکر انواع معاصی و محارم الٰہی سے بچکر
درپے حصول اسباب نجات اخروی کے ہو کیونکہ باتفاق سارے عقلمندوں کے دفع کرنا مضرت
کا جلب منفعت پر مقدم ہوتا ہے عبادت جب ہی قبول ہوتی ہے کہ حتی الامکان کبائر سے
بچتا رہے اگر ہمراہ عبادت کے اصرار و استمرار ذنوب پر بھی ہے تو یہ ایک علامت ہے عدم قبول
عمل و رد فعل حسن کی اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں طرف اسی مضمون کے اشارہ فرمایا ہے
ان الصلوٰۃ تنہی عن الفحشاء والمنکر یعنی نماز روکتی ہے بے حیائی بے شرمی کے کام اور
خلاف شرع بات سے لفظ فحشاء و منکر جامع جملہ صغائر و کبائر ہے سو جب کسی نمازی کو
اُسکی نماز نے ارتکاب کبیرہ بلکہ صغیرہ سے نہ روکا تو معلوم ہوا کہ وہ نماز نزدیک اللہ کے قبول
نہیں ہوئی ہے صادر ہونا کسی خطا و قصور کا جہل و سہو و نسیان سے اور بات ہے کیونکہ
ہر آدمی سوا انبیا و رسل علیہم السلام کے خطا وار ہوتا ہے اُس گناہ و خطا کی علاج توبہ و
استغفار ہے سنہ ۹۵۳ نو سو ترپن ہجری میں شیخ علامہ فقیہ فہامہ احمد بن حجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ نے
کتاب الزواجر عن اقتراف الکبائر لکھی تھی جسکو اب تک ساڑھے تین سو سال ہوئے وہ

کتاب عربی زبان مین تھی اہل علم نے اُس سے نفع اُٹھایا اس زمانہ حاضر مین کہ علم کم بلکہ گم
ہوگیا ہے اور جہل حد سے زیادہ بڑھ گیا مسلمان قبرون مین جاکر سو رہے مسلمانی فقط کتاب
مین رہگئی فائدہ لینا کتب عربی زبان سے عوام اہل اسلام بلکہ خواص عالیمقام کو بھی سخت مشکل پڑ گیا
ہے اول تو جمع مال و محبت دنیا سے اتنی فرصت کہان ہے کہ آٹھ پہر مین ایک پہر بھی دینیات
مسائل دین مین صرف کرین دوسرے علم نہین ہے کہ کتاب عربی کو پڑھ سکین بہت بڑا حوصلہ
اگر کسی کو ہوا تو کوئی چھوٹا موٹا رسالہ اردو کا کسی وقت اُسنے اُٹھاکر دیکھ سن لیا ع عمرت
دراز باد کہ اینہم غنیمت ست ہ حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے تم ایسے زمانے مین ہو
کہ تم مین سے جو کوئی دسوان حصہ اُس چیز کا چھوڑ دے جسکا حکم اُسکو دیا گیا ہے تو ہلاک
ہوجاوے پھر وہ زمانہ آویگا کہ جو کوئی اُنمین سے دسوان حصہ مامور بہ کا بجالاویگا تو نجات
پائیگا رواہ الترمذی وہ زمانہ یہی ہمارا زمانہ معلوم ہوتا ہے کاش کوئی مسلمان سو آیتون
قرآن مین سے دس ہی آیت پر قائم ہو سو حدیثون مین سے دس ہی حدیث پر چلے سو کبائر
مین سے دس ہی کبائر سے بچے سو صغائر مین سے دس ہی صغیرہ کو چھوڑ دے مگر اتنا بھی تو
اکثر لوگون سے نہین بنتا ہے دعوی ایمان و اسلام کا تو بہت بڑھ کر کرتے ہین لیکن امتحان
کے وقت حال کھلجاتا ہے اگر ہزار مین سو یا سو مین دس آدمی بھی براہ اخلاص و صواب مہلکات
ذنوب سے احتراز کرین موبقات جرائم سے مجتنب ہین تو ممکن ہے کہ اُنکو دیکھکر اور لوگ باقی
ساقی بھی شاید سیدھی راہ پر لگین دین قویم پر آجاوین حدیث شریف مین آیا ہے کہ اگر تیرے
سبب سے اللہ کسی شخص کو بھی ہدایت کردے تو یہ بہتر ہے واسطے تیرے لال اونٹون سے عرب
مین لال اونٹ بڑے قیمتی چیز ہوتے تھے اسلئے اُسکا ذکر کیا ہے بہرحال یہ رسالہ اردو کتاب
زواجر سے باختصار و اقتصار مضمون بمقتضائے وقت منتخب کرکے لکھا گیا ہے اسکے پڑھنے
سمجھنے سے یہ بات معلوم ہوجاویگی کہ گناہ دو طرح کے ہوتے ہین ایک دل کے دوسرے
اعضا کے اور گنہگار لوگ تین قسم کے ہوتے ہین ایک وہ لوگ ہین جنکے گناہ دل کے غالب

ہین اعضا کے گناہ اُنسے نہین ہوتے یا نہایت کم ہوتے ہین جیسے ظاہر کے اہل تقوی
جو کبیرہ گناہون سے محفوظ رہتے ہین زناکاری شراب نوشی چوری سود خواری رشوت ستانی قتل
وغیرہ نہین کرتے ہین مگر حسد کینہ ریا سمعہ کبر عجب حرص نفاق بغی طمع وغیرہا مین مبتلا ہو رہے
ہین دوسرے وہ لوگ ہین جنسے گناہ اعضاء کے بہت ہوتے ہین مگر دل کے گناہون سے بچے
ہوئے ہین یہ قسم پہلی قسم سے بہتر ہے تیسرے وہ لوگ ہین جو جامع ہین درمیان ان دونون
اقسام گناہ کے اُنسے نہ کوئی ظاہری گناہ بچتا ہے نہ وہ دل کے گناہ سے باز رہتے ہین یہ نوع
اُن دونون قسم مذکور سے بدتر ہے بعد کفار کے جہنم گویا انہین کے لئے طیار کی گئی ہے
بلی من کسب سیئة واحاطت به خطیئته فاولئك اصحاب النار هم فيها خالدون اس
آیت شریف کو اگرچہ حق مین کفار کے کہا ہے لیکن جو کوئی کسی گروہ کے رنگ ڈھنگ پر ہوتا ہے
اُسکا حکم بھی اُسی گروہ کا سا حکم ہوجاتا ہے من تشبه بقوم فهو منهم یہ تشبہ عام ہے خواہ
عقائد مین ہو یا اعمال مین بلکہ نری دوستی بھی ساتھ بُرون کے بُری ہوتی ہے ومن
يتولهم منكم فانه منهم مانا کہ مرتکب کبیرہ کا ایمان سے خارج نہین ہوتا ہے لیکن اتنا تو ضرور
ہے کہ ایمان سے دور جا پڑتا ہے رشتہ اسکا کفر سے جا لگتا ہے اسی لئے قرآن وحدیث مین
اکثر فجار فساق کا ذکر ہمراہ کفار کے آیا ہے الا ماشاء اللہ تعالی پھر دو طرح کے لوگون کا ذکر فرمایا ہے
ایک مومنین صالحین کا دوسرے کافرین مشرکین کا فريق في الجنة وفريق في السعير سب سے
بہتر وہ نوع ہے جسکو اللہ پاک نے دل اور اعضاء دونون قسم کے گناہون سے بچا دیا ہے ان عبادی
لیس لك عليهم سلطان بہشت کا گروہ وہی ہے جسنے اعمال صالحہ کئے ہین یا گناہون سے
توبہ کر لی ہے دوزخ کا گروہ وہی ہے جو سرے سے مومن نہین ہے یا سخت فاجر وفاسق ہے
ان الابرار لفي نعيم وان الفجار لفي جحيم یہی سبب ہے کہ اہل کبائر مخلد فی النار ہونگے
لیکن نار مین جانا کیا کم عذاب ہے گو ایک دم ہی کے لئے کیون نہو وہان تو یہ ٹھیری ہے کہ سب سے
کم عذاب اہل جہنم پر وہ شخص ہوگا جسکو برابر عمر دنیا کے عذاب کرینگے عمر دنیا سے اگر یہ مراد ہے

کہ بدو خلق سے تا فنا ر خلق جتنی مدت ہے اُتنے دن اُنکو عقاب کیا جاویگا تو یہ پچاس ہزار برس
ہوئے اور پچاس ہزار برس کا دن یوم القیامہ بھی ہوگا ایک لاکھ سال تو یہی حساب مین
آئے آگے خدا جانے حالانکہ دنیا مین ولادت سے تا وفات ساٹھہ ستر برس اور زیادہ سے زیادہ
سَو سوا سو برس سے نہین ہے تھے اتنی مدت قلیل کے عوض وہ مدت طویل ہول لے لی یہہ
کیا سمجھہ ہے ؎

پدرم جنت جاوید بگندم بہ فروخت — نا خلف باشم اگر من بجوی نفروشم

سچ تو یہ ہے کہ عمدًا کفر و گناہ کرنے والے ساتھہ اصرار و استمرار کے بڑے عالی ہمت لوگ ہین
کہ اُنھون نے دیدہ و دانستہ نار کو عار پر اختیار کیا ہے دشمن لعین کے کہنے سے ایمان
سی چیز کو خوار و زار کر رکھا ہے فما اصبرہم علی النار حدیث مین دائم الخمر کو مثل بت پرست کے سپاہیا ہے
دونون کا انجام وہی نار بتایا ہے غرضکہ یہ رسالہ مشتمل ہے ایک مقدمہ دو باب و ایک
خاتمہ پر مقدمہ مین ذکر ہے تقسیم معاصی کا طرف صغیرہ و کبیرہ کے پہلا باب بیان مین کبائر
باطنہ کے ہے اور جو کچھہ اُنکی لگ بھگ ہے دوسرا باب بیان مین کبائر ظاہرہ کے ہے
ترتیب منقد پر خاتمہ مین ذکر ہے توبہ اور اُسکے شرطون اور حشر و حساب و نار
و جنت وغیرہ کا اس رسالہ کا نام قوارع الانسان عن اتباع خطوات الشیطان رکھا گیا
ہے مین اپنے اللہ کریم سے امید رکھتا ہون کہ سب سے پہلے مجھکو توفیق عمل کی اُسپر دے پھر
میری اولاد کو پھر میری احفاد کو پھر احباب صادق الوداد کو پھر سارے مسلمین اجمعین کو
اور اس رسالہ کو خالص اپنی ذات پاک کے لئے کر کے درجہ قبول کو پہنچائے یہان دنیا
مین ہر گناہ خرد و بزرگ اور ہر آفت کم و بیش اور ہر نقمت و جراحت ظاہر و باطن سے اور
وہان آخرت مین ہر ہول و آفت حشر و نشر و موقف حساب کتاب صراط و میزان وغیرہ سے
بطفیل رسول مقبول صلعم کے بچائے اللھم آمین ؕ

مقدمہ ایک جماعت ائمہ نے کہا ہے ہر گناہ کبیرہ ہوتا ہے کوئی گناہ صغیرہ

نہین ہے صغیرہ اسلئے کہتے ہین کہ دوسرا گناہ اُس سے بھی بڑا ہوتا ہے ابن عباس بھی
اسی کے قائل ہین لیکن جمہور نے کہا ہے کہ گناہ دو طرح پر ہین صغیرہ کبیرہ معتزلہ بھی اسی کے
قائل ہین کتاب وسنت سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے قال تعالیٰ وکرہ الیکم الکفر
والفسوق والعصیان اس سے تین درجے گناہ کے نکلے اور فرمایا الذین یجتنبون کبائر
الاثم والفواحش الا اللمم پھر کہا ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ نکفر عنکم سیأتکم
یہ آیت صریح ہے انقسام ذنوب مین طرف کبیرہ وصغیرہ کے پھر کسی حدیث مین سات
اور کسی مین نو اور کسی مین زیادہ کبائر آئے ہین جنھون نے صغیرہ کا انکار کیا ہے انکا مطلب یہ تھا
کہ اللہ کی عظمت وجلال وشدت عقاب کے مقابلہ مین ہر گناہ بڑا ہی ہوتا ہے کوئی گناہ چھوٹا
نہین ہے غزالی نے کہا ہے اس فرق کا انکار کرنا بیجا ہے کیونکہ ہمنے اسکو مدارک شرع
سے پہچانا ہے انتہی **ف** رہی یہ بات کہ کبیرہ کسکو کہتے ہین اور صغیرہ کیا ہے
سو اسمین اہل علم کا اختلاف ہے اہل علم کے تعریف کبائر مین کئی قول ہین ایک یہ کہ کبیرہ وہ
گناہ ہے جسکے فاعل پر کتاب یا سنت مین وعید شدید آئی ہے ۲ وہ گناہ ہے جسپر کوئی
حد واجب ہے ۳ جسکی تحریم پر قرآن نص ہے یا ترک کرنا فرض فی الفور کا یا جھوٹی گواہی
دینا روایت کرنا قسم کھانا یا ہر قول جو کہ مخالف اجماع عام ہو ۴ ہر جریمہ جسکے کرنے کی
پروا نکرے اور مبطل عدالت ہو ۵ جس کام سے حد واجب آوے اور اُسپر وعید پہنچے
۶ ہر حرام منہی عنہ لعینہ ۷ ہر فعل جسکی تحریم منصوص کتاب ہو ۸ کبیرہ کے لئے کوئی حد نہین
ہے جسکو لوگ معلوم کرین بلکہ اللہ نے اُسکو مخفی رکھا ہے ۹ ہر گناہ جسکے فاعل پر وعید
نار آئی ہو ۱۰ ہر گناہ جسکا کرنے والا بے خوف وندامت ہو کر کرے ۱۱ جس کام کے کرنے
مین دین کی اہانت ہو اور کبائر منصوص چھوٹے نظر آوین ۱۲ ہر گناہ جسکو علی الاطلاق بڑا
کہین ابن عباس نے کہا ہے کبیرہ ہر وہ گناہ ہے جسکو اللہ نے ختم کیا ہے وعید نار یا
غضب یا لعنت یا عذاب پر ابن حجر مکی کہتے ہین ان سب حدود سے مقصد فقط تقریب ہے

ورنہ یہ حدود جامع نہین ہین اور جسکے ضبط مین طمع نہو وہ کیسے ضبط ہو سکتا ہے بعض
نے فقط کبائر کو گن دیا ہے کوئی حد ضبط نہین کی ہے ابن عباس اور ایک جماعت نے
کہا ہے کبائر وہ ہین جنکا ذکر اول سورہ نسا مین آیا ہے ما تنہون عنہ تک پھر کسی نے
کہا سات ہین بدلیل حدیث صحیحین اجتنبوا السبع الموبقات الخ اسکا جواب یہ ہے کہ
حضرت نے ذکر انکا اسلئے کیا ہے کہ یہ منجملہ محتاج الیہا کے ہین کچھ ارادہ حصر کا نہین فرمایا ہے
کسینے کہا پندرہ ۱۵ ہین کسی نے کہا چودہ ہین کسینے کہا فقط چار ہین ابن مسعود نے کہا تین ہین
پھر کہا دس ہین کسینے کہا ستر ہین کسینے کہا سات سو ہین لیکن ہمراہ استغفار کے نہ کوئی
کبیرہ ہے نہ ہمراہ اصرار کے کوئی صغیرہ ہے مراد استغفار سے توبہ کرنا ہے مع شرائط توبہ کے
کسینے کہا چالیس ہین کسینے کہا کبائر منصوص علیہا فقط پچیس ۲۵ ہین کسینے کہا جنپر نص آئی ہے
وہ تیس ہین کسینے کہا سترہ ہین چار دلمین چار زبانمین تین پیٹ مین دو شرمگاہ مین دو ہاتھ مین ایک پانو
مین ایک سارے بدن مین زواجر مین ان سب اعداد کی تفصیل بشرح منصوص و غیر منصوص
مع نام ان اہل علم کے جو طرف ہر ایک قول کے اقوال مذکورہ سے گئے ہین لکھی ہے پھر خاتمۂ
مقدمہ مین سارے معاصی سے کیا چھوٹے اور کیا بڑے خوف دلایا ہے اللہ پاک نے قرآن
پاک مین اپنی معصیت سے بجا بجا ڈرایا ہے فرمایا فلما آسفونا انتقمنا منہم یعنی جب انہون نے
ہمکو غصہ دلایا تو ہمنے انسے بدلا لیا اور فرمایا فلما عتوا عما نہوا عنہ قلنا لہم کونوا قردۃ
خاسئین یعنی جب سرکشی کی انہون نے منہی سے تو ہمنے انکو کہا ہو جاؤ تم بندر ذلیل
وقال تعالی ولو یؤاخذ اللہ الناس بما کسبوا ما ترک علی ظہرہا من دابۃ یعنی اگر پکڑتا
اللہ لوگون کو انکے کئے پر تو نہ چھوڑتا پشت زمین پر کوئی چلنے والا وقال تعالی ومن یشاقق
الرسول من بعد ما تبین لہ الہدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ
جہنم وساءت مصیرا یعنی مخالفت رسول اور اتباع غیر سبیل ایمان کی جزا جہنم ہے وقال
تعالی من یعمل سوءا یجز بہ ولا یجد لہ من دون اللہ ولیا ولا نصیرا یعنی بدی کا بدلا

ملتا ہے پھر کوئی یار مددگار نہین ہوتا اسطرحکی آیتین قرآن پاک مین بہت ہین حدیث صحیح
مین آیا ہے اللہ نے فرائض مقرر کئے ہین تم اُنکو ضایع نکرو حدود ٹھیرائے ہین تم اُنسے
آگے نہ بڑھو کچھہ چیزین حرام کی ہین تم اُنکا ہتک نکرو کچھہ اشیاء سے سکوت کیا ہے براہ رحمت
بغیر نسیان کے تم اُنسے بحث نکرو صحیحین مین آیا ہے کہ اللہ کو غیرت آتی ہے اس سے کہ
مومن حرام کام کرے دوسرا لفظ یہ ہے کہ اللہ سے بڑھکر کوئی غیرت دار نہین ہے اسی لئے
اللہ نے فواحش کو حرام کیا ہے کھلے ہون یا چھپے حدیث صحیح کا لفظ یہ ہے مومن جب کوئی
گناہ کرتا ہے تو ایک نکتہ سیاہ اُسکے دل مین ہوجاتا ہے پھر اگر توبہ و استغفار کرلی تو
دل صاف ہوجاتا ہے اور اگر نکی تو دل پر چھاجاتا ہے یہی وہ رین ہے جسکا ذکر اللہ نے
کیا ہے کلا بل ران علی قلوبھم ما کانوا یکسبون معاذ کو جب طرف یمن کے بھیجا تھا فرمایا
دعای مظلوم سے بچ نہین ہے درمیان اُس دعا اور اللہ کے کوئی حجاب ہ

بترس از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن		اجابت از در حق بہر استقبال می آید

ام سلیم والدہ انس بن مالک نے حضرت سے کہا مجکو کچھہ وصیت کیجئے فرمایا چھوڑ دے معاصی
کو کہ یہ افضل ہجرت ہے رواہ ابن الجوزی ابوذر نے پوچھا کون مہاجر افضل ہے
فرمایا جسنے چھوڑ دیا سیئات کو اس باب مین بہت سی حدیثین آئی ہین بلال بن سعد نے
کہا تو گناہ کے چھوٹے ہونے کی طرف ندیکھہ یہ دیکھہ کہ تو نے کس کا گناہ کیا ہے حسن نے
کہا ہے ترک خطیہ سہل تر ہے طلب توبہ سے قرظی نے کہا ہے بڑی محبوب عبادت خدا کو
یہی ترک کرنا معاصی کا ہے فضیل بن عیاض نے کہا ہے گناہ جتنا تیرے نزدیک چھوٹا ہوتا
ہے اُتنا ہی نزدیک اللہ کے بڑا ہوتا ہے اور جتنا تیرے نزدیک بڑا ہوتا ہے اُتنا ہی نزدیک
اللہ کے چھوٹا ہوتا ہے سلف نے کہا ہے گناہ قاصد ہین کفر کے روایت وہب مین آیا
ہے اللہ فرماتا ہے جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے مجکو اُسپر غصہ آتا ہے جب مین غصہ کرتا ہون
تو اُسپر لعنت کرتا ہون میری لعنت ساتوین پشت تک اُسکی پہونچتی ہے رواہ احمد رہی

یہ بات کہ فروع زلات اصول پر کیون معاقب ہوتی ہین سو اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ اتباع
اصول مین ناپاک سے ناپاک پیدا ہوتا ہے جسطرح نیک سے نیک نکلتا ہے کان ابوھما
صالحًا کی تفسیر مین کہا ہے کہ وہ بد مفتم تھا اور پیدا ہونا صالح کا عاصی سے سبب قبیل
ہے اُسکی حکمت اللہ ہی کو معلوم ہے یہ بات کہ اصلاح اصول نافع فروع ہو امر کلی نہین ہے
کبھی فاسق ظاہر کے اعمال باطن اچھے ہوتے ہین اُنکا اثر اُسکی ذریت مین ظاہر ہوتا ہے
ابو الدرداء نے کہا ہے تو اس بات سے ڈر کہ مومنون کے دل تجکو دشمن رکھین اور
تجھے خبر نہو محمد بن سیرین پر جب قرض ہو گیا نہایت درجہ غمگین ہوئے کہا مین سبب
اس غم کا پہچانتا ہون چالیس برس ہوئے جب مجھسے ایک گناہ ہو گیا تھا سلیمان تیمی نے کہا
آدمی پوشیدہ گناہ کرتا ہے صبحکو اُسپر ذلت ظاہر ہوتی ہے یحیی بن معاذ نے کہا مجھے تعجب آتا ہے
اُس شخص سے جو یہ دعا کرتا ہے اللّٰھم لا تشمت بی الاعداء ای اللہ خوش نکر میرے دشمنونکو
حالانکہ وہ خود دشمن کو اپنے اوپر خوش کرتا ہے کہا یہ کیونکر ہوتا ہے کہا اللہ کی نافرمانی کرتا ہے
قیامت مین اُسکے دشمن خوش ہونگے مالک بن دینار کہتے ہین مرد کامل سے جب گناہ ہو جاتا ہے
وہ اُس گناہ کو نہین بھولتا ہمیشہ اُس سے ڈرتا رہتا ہے یہانتک کہ جنت مین جاتا ہے صحیح بخاری
مین ابن مسعود سے آیا ہے مومن اپنے گناہون کو یون دیکھتا ہے کہ گویا جڑ مین ایک پہاڑ کے
ہے ڈرتا ہے کہ کہین وہ پہاڑ اُسپر گر نہ پڑے فاجر اپنے گناہون کو مثل ایک مکھی کے دیکھتا ہے کہ
ناک پر آ بیٹھی اشارہ کیا اُڑ گئی بنی اسرائیل مین ایک مرد سے گناہ ہو گیا تھا وہ غم مین گرفتار ہوا
آتا جاتا اور یہ کہتا مین اپنے رب کو کیونکر راضی کرون یہانتک کہ وہ صدیق ٹھہر گیا کہمس نے کہا
مجھسے ایک گناہ ہو گیا ہے مین چالیس برس سے اُسپر روتا ہون عمر بن عبد العزیز نے اپنے عامل
کو لکھا جب اللہ تجکو قدرت ظلم کی اپنے بندون پر دے تو تو اللہ کی قدرت کو اپنے اوپر یاد کر
تو جو کچھ ظلم اُنپر کریگا وہ اُنسے زائل ہو جاویگا یعنی موت سے مگر اُسکی عار تجھپر دنیا مین اور
نار آخرت مین باقی رہجاویگی ہ

دوران بقا چو باد صحرا بگذشت	تلخی و خوشی و زشت و زیبا بگذشت
پنداشت ستمگر کہ ستم بر ما کرد	بر گردن او بماند و از ما بگذشت

افلاطون نے ارسطو سے کہا تھا کہ گناہ نہ کیجیو لذت گناہ کی جاتی رہیگی وبال اُسکا باقی رہجاویگا
طاعت کر کہ تکلیف طاعت کی زہیگی اجر اُسکا باقی رہجاویگا عبد اللہ بن سلام نے کہا ہے اللہ نے
جب فرشتون کو پیدا کیا اُنھون نے سر اپنا طرف آسمان کے اُٹھا کر کہا ای رب تو کسکے ساتھ ہے
کہا مظلوم کے ساتھ جبتک کہ اُسکو حق اُسکا ملے بعض سلف نے کہا ہے اے اہل معاصی تم اللہ
کے حلم پر دہوکا نکہاؤ اُسکے غصہ سے ڈرو دیکھو اللہ نے کہا ہے کہ جب اُنھون نے ہمکو غصہ دلایا
تو ہمنے اُنسے انتقام لیا **حکایت** یعقوب قاری نے کہا ہے مینے خواب مین ایک آدمی لنبا گندم گون
دیکھا اُسکے پیچھے لوگ تھے مینے پوچھا یہ کون شخص ہے کہا اویس قرنی ہین مینے جاکر اُنسے کہا
مجھے کچھ وصیت کرو اُنھون نے ترشروئی کی مینے کہا مین مسترشد ہون تم مجھے ارشاد کرو
اللہ تمکو ارشاد کریگا میری طرف منھ کر کے کہا تلاش کر اللہ کی رحمت کو پاس اُسکی طاعت کے
اور بچ اُسکے انتقام سے پاس اُسکی معصیت کے اور نا امید نہو اُس سے درمیان اس حالت کے
پھر وہ مجکو چھوڑ کر چلدیے **حکایت** ابراہیم تیمی کہتے ہین مین قبرستان مین بہت جایا
کرتا تھا موت کو یاد کرتا تھا ایک رات وہان سو گیا کیا دیکھتا ہون کہ ایک قبر پھٹ گئی کوئی کہتا ہی
اس زنجیر کو لیکر اُسکے منھ مین ڈالکر اُسکے دبر سے نکال وہ مردہ کہتا ہے ای رب کیا مین قرآن
نہین پڑہتا تھا کیا مینے تیرے گھر کا حج نہین کیا ہے اسطرح وہ اپنے اعمال نیک گن کر
بتاتا تھا ایک کہنے والے نے کہا ہان تو ظاہر مین یہ کام کرتا تھا لیکن جب اکیلا ہوتا تھا تو
کھسکر گناہ کرتا تھا میرا لحاظ نکرتا تھا **حکایت** عبد اللہ بن المدینی کہتے ہین کہ ہمارے
ایک دوست نے کہا مینے نماز مغرب کی قریب ایک مقبرہ کے پڑہی ایک قبر سے آواز آہ و نالہ
کی سنی مردہ کہتا تھا مین تو نماز پڑہتا روزہ رکھتا تھا میرے بدن پر بال کھڑے ہوگئے
مینے اور لوگون کو بلا کر وہ آواز سنوائی دوسرے دن جاکر پھر اُسی جگہ نماز مغرب کی پڑہی پھر

وہی آواز آئی قد کنت اصلی قد کنت اصوم گھر آیا دو ماہ تک بیمار پڑا رہا

حکایت

ابن حجر مکی نے کہا ہے کہ اسیطرح کا ایک واقعہ مینے بھی دیکھا ہے مین کم سن تھا اپنے باپ
کی قبر پر جاکر کچھ قرآن پڑھا کرتا ایک دفعہ عشرۂ اخیرۂ رمضان شب قدر مین بعد نماز صبح ذرا
اندھیرے مین جاکر وہان بیٹھکر کچھ قرآن پڑھنے لگا وہان اسوقت سوا میرے کوئی نہ تھا۔
ایک آواز آہ ونالہ کی سنی کہ کوئی زور زور سے آہ آہ آہ کرتا ہے وہ آواز ایک قبر سفید پختہ گچ کردہ
سے آتی تھی جس سے دل گھبرایا جاتا تھا مین سنا کیا اتنے مین صبح ہوگئی آواز دب گئی ایک
آدمی اُدھر سے نکلا مینے پوچھا یہ کسکی قبر ہے کہا فلان شخص کی ہے مینے اُسکو لڑکپن مین دیکھا تھا
وہ ہمیشہ مسجد مین حاضر رہتا نماز وقت پر پڑھتا خاموش رہتا مجھپر یہ امر سخت گذرا کیونکہ مین
اُسکو اچھا جانتا تھا جب اُسکے حال کی تحقیق کی معلوم ہوا کہ وہ سود خوار تھا تجارت کیا
کرتا تھا مرتے دم تک سود کھایا کیا تاکہ مال کم ہو آخر اس عذاب الیم مین ماہ رمضان شب قدر
مین بھی مبتلا رہا جب مینے یہ حال بعض شہر والون سے کہا اُنھون نے کہا اس سے بھی زیادہ
عجیب تر حال عبد الباسط رسول فلان قاضی کا ہے مین اُس شخص کو بھی جانتا تھا پہلے وہ
ایک قاصد قاضیون کا تھا پھر مالدار ہوگیا مینے پوچھا اُسکا کیا حال ہے کہا ہمنے اسکی قبر
ایک دوسرے مردہ کے لئے کھودی گیا دیکھا کہ اُسکے گلے مین ایک بڑی زنجیر پڑی ہے اُس
زنجیر مین ایک بڑا کالا کتا بندھا ہے وہ اُسکے سر پر کھڑا ہوا دانتون اور پنجون سے نوچ کھسوٹ رہا ہے
ہمنے جلدی سے اُس قبر کو مٹی سے توپ دیا پھر ایک دوسری قبر کھودی سوا ے اسکا سر کے کچھ
باقی نہ تھا اُس سر مین بڑی بڑی چوڑی میخین ٹھکی تھین گویا ایک بڑا سا دروازہ
تھا اُسپر بھی مٹی ڈالی ایک تیسری قبر کھودی اُس قبر سے ایک بڑا سانپ نکلا جو مردہ کے
گلے کا ہار تھا ہمنے اسکا بھگانا چاہا اُسنے ایک ایسی پھنکار ماری کہ قریب تھا کہ ہم سب ہلاک
ہوجاوین فنعوذ باللہ من عذاب القبر الناشی من غضب اللہ ومعصیتہ

ف سلیمان بن عبد الجبار کہتے ہین کہ مجھسے ایک گناہ ہوگیا تھا مینے اسکو حقیر سمجھا مجھے خواب مین

کہا گیا کہ تو کسی گناہ کو حقیر نہ سمجھ اگرچہ صغیرہ ہو جو تیرے نزدیک آج صغیرہ ہے وہ کل اللہ کے
نزدیک کبیرہ ہے تحسبونہ ھیّنا وھو عند اللہ عظیم **ف** بڑی روکنے والی
چیز گناہ سے اللہ کا خوف اور ڈر اور اندیشہ انتقام و سطوت اور حذر اُسکے عقاب و غضب و بطش سے
ہے قال تعالیٰ فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبھم فتنۃ او یصیبھم عذاب
الیم وہب بن ورد نے کہا ہے عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہے محبت فردوس کی خوف جہنم کا
صبر دلاتی ہین مصیبت پے دو ر پھینکتی ہین بندہ کو لذات و شہوات و معاصی دنیا سے حسن نے
کہا ہے واللہ گزر گئی ہین سامنے تمھارے وہ لوگ کہ اگر اُنھین کوئی برابر کنکریون کے سونا
خرچ کرتا تھا تو بھی ڈرتا تھا کہ کہین ایسا نہو کہ نجات نہ پاوے کیونکہ گناہ کو بڑا سمجھتا تھا حدیث
مین آیا ہے اگر تم جانو وہ حال جو مین جانتا ہون تو ہنسو تھوڑا اور رووُ بہت اور نکل بھاگو طرف
پہاڑون کے پناہ مانگتے ہوئے اللہ سے ڈر سے اُسکے دبدبہ و شدت انتقام کے دوسری روایت
مین یون ہے تم نہین جانتے ہو کہ نجات پاؤگے یا نہین بکر بن عبداللہ مزنی نے کہا ہے جو
کوئی گناہ کرے اور وہ ہنستا ہے تو جاویگا وہ دوزخ مین روتا ہوا حدیث مین آیا ہے
اگر جانے مومن وہ سارا عذاب جو نزدیک اللہ کے ہے تو نہ بے اُمن مین آگ دوزخ سے
صحیحین مین آیا ہے کہ جب یہ آیت اُتری وانذر عشیرتک الاقربین حضرت ﷺ کھڑے
ہوکر فرمایا اے گروہ قریش کے خرید کرلو اپنی جانون کو اللہ سے مین کام نہین آنے کا تمکو اللہ
سے کچھ اے بنی عبد مناف لا اغنی عنکم من اللہ شیئا اے عباس عم رسول اللہ مین کچھ
کام نہین آنیکا تجکو اللہ سے اے صفیہ عمہ رسول خدا لا اغنی عنک من اللہ شیئا اے فاطمہ
بنت محمد مانگ لے مجھسے جو تو چاہے میرے مال سے مین کچھ کام نہ آؤنگا تیرے اللہ سے عائشہ
نے حضرت ﷺ سے کہا والذین یؤتون ما اتوا وقلوبھم وجلۃ انھم الیٰ ربھم راجعون یہ آیت کیا
اُسکے حق مین ہے جو زنا کرتا ہے چوری کرتا ہے شراب پیتا ہے اور اللہ سے ڈرتا ہے فرمایا
نہین اے بنت ابی بکر یا بنت صدیق یہ تو اُسکے حق مین ہے جو نماز پڑھتا ہے روزہ رکھتا

صدقہ دیتا ہے اور ڈرتا ہے کہ کہین ایسا نہو کہ قبول نہو رواہ احمد کسی نے حسن بصری سے
کہا ای ابا سعید ہم کیا کرین ہم ایسی قوم کے پاس بیٹھے ہین جو ہمکو امید کی باتین سناتے ہین قریب ہے
کہ ہمارے دل اُڑ جاوین کہا واللہ اگر تو ایسی قوم کے پاس بیٹھے جو تجھکو ڈراتی ہین یہانتک کہ تو
امن پاوے یہ بہتر ہے تیرے واسطے اس بات سے کہ تو ایسی قوم کے پاس بیٹھے جو تجھکو امن دلاتے ہین یہانتک
کہ آ لگین تجھکو خوفناک چیزین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب زخمی ہوئے اور وفات قریب ہوئی
اپنی بیٹے سے کہا میرا رخسار زمین پر رکھدے افسوس ہے مجھکو افسوس ہے مجھکو اگر رحم نکرے
اللہ مجھپر ابن عباس نے کہا یہ کیا خوف ہے اے امیر المومنین اللہ نے تمہارے سبب سے
بہت فتوح کئے بہت سے شہر بسائے یہ کیا وہ کیا کہا مین چاہتا ہون کہ نجات پاؤن نہ کچھ ضرر
ہو مجھکو نہ کوئی فائدہ دوسرا لفظ یہ ہے نہ اجر ہو نہ وزر امام زین العابدین علیہ السلام جب
وضو کرکے اُٹھتے کانپنے لگتے کسی نے کہا یہ کیا حال ہے کہا افسوس ہے تمپر تم جانتے ہو کہ مین
کسکے سامنے کھڑا ہوتا ہون کس سے مناجات کرتا ہون امام احمد نے کہا اللہ کا خوف مجھکو کھانے
پینے شہوت سے روک دیتا ہے **ف** صحیحین مین منجملہ اُن سات شخصون کے جنکو نیچے
عرش کے سایہ ملیگا ایک وہ شخص بھی ہے جسنے تنہائی مین اللہ کو یاد کیا اور اُسکی آنکھ
سے آنسو بہے یعنی ڈر سے گناہون اور مخالفت کے حدیث مرفوع ابن عباس مین آیا ہے
دو آنکھین ہین جنکو آگ نہ چھوئیگی ایک وہ جو اندر رات کے ڈر سے اللہ کے روئی دوسری
وہ جو راہ خدا مین حراست کرتی رہی ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے ہر آنکھ روئیگی دن قیامت
کو مگر وہ جو بند ہوئی محارم خدا سے اور وہ جو جاگی راہ خدا مین اور وہ جس سے آنسو نکلا برابر
سر مکھی کے ڈر سے اللہ کے ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے داخل نہوگا آگ مین وہ
شخص جو رویا ڈر سے اللہ کے یہانتک کہ پھرے دودھ تھن مین اور جمع نہوگا غبار راہ خدا کا
اور دھوان جہنم کا رواہ الترمذی وقال حسن صحیح ابن عمر نے کہا ایک آنسو جو ڈر سے
اللہ کے بہے دوست تر ہے مجھکو ہزار دینار کے تصدق کرنے سے عون بن عبد اللہ نے کہا ہے

مجکو یہ بات پہنچی ہے کہ جس جگہ بدن پر کوئی آنسو خوف خدا سے گرتا ہے وہ جگہ دوزخ پر حرام
ہوجاتی ہے حضرت کے سینہ مبارک سے وقت رونے کے دیگ کی سی آواز آتی تھی کندی نے
کہا ہے ایک آنسو جو خوف خدا سے بہتا ہے وہ پہاڑ کے پہاڑ آگ کے بجھا دیتا ہے ابن سماک اپنی
جان پر عتاب کرتے کہتے تو باتین تو زاہدون کیسے کرتا ہے اور کام منافقون کیسے معہذا چاہتا ہے
کہ تو جنت مین جاوے افسوس ہے افسوس جنت کے لئے اور ہی لوگ ہین انکے اعمال ہمارے اعمال سے
الگ ہین **ف** سفیان ثوری نے امام جعفر صادق سے وصیت چاہی فرمایا مت
بیٹھ پاس فاجر کے وہ تجکو اپنا فجور سکھائیگا آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے
دوستی دیکھ بھال کے کر مشورہ لے اپنے کام مین اُن لوگون سے جو اللہ سے ڈرتے ہین پھر
کہا مجکو میرے باپ نے تین ادب سکھائے ہین ایک یہ کہ بُری صحبت مین مت بیٹھ تو سلامت
نرہیگا بُری جگہ مت جا تجپر تہمت لگے گی جسکی زبان قابو مین نہین ہوتی ہے وہ پشیمان ہوتا
ہے ابن مبارک نے وہیب بن ورد سے پوچھا کیا مرد گنہگار بھی مزا عبادت کا پاتا ہے کہا
نہین اور نہ وہ آدمی جو ارادہ گناہ کا کرتا ہے **ع**

کسے کز لذت طاعت بود محروم سن غافل | کہ بگزارند در جنت ولی با داغ حرمانش

ابن الجوزی نے کہا ہے خوف ایک آگ ہے جو شہوتون کو جلا دیتی ہے فضیلت خوف کی بقدر
جلانے شہوتون کے اور روکنے کے گناہ سے اور اُٹھانے کے طاعت پر ہوتی ہے یہ فضیلت
کیون نہو خوف ہی سے تو عفت ورع تقوی مجاہدہ اعمال فاضلہ حاصل ہوتے ہین جنسے اللہ
کا تقرب ہاتھ آتا ہے جسطرح کہ آیات واخبار مین آیا ہے هدى ورحمة للذين هم لربهم
يرهبون **وقال تعالى** رضي الله عنهم ورضوا عنه ذلك لمن خشي ربه
وقال تعالے وخافون ان كنتم مومنين **وقال تعالى**
ولمن خاف مقام ربه جنتان **وقال تعالے** سيذكر من يخشى **وقال تعالے**
انما يخشى الله من عباده العلماء جتنی آیتین حدیثین فضیلت علم مین آئی ہین وہ

سب دلیل ہین فضیلت خوف پر کیونکہ خوف ثمرہ ہے علم کا **ع** کرے علم تو ان خدا را شناخت
ابن ابی الدنیا نے مرفوعاً روایت کیا ہے جب کھڑے ہو جاتے ہین بال بدن پر بندے
کے ڈر سے اللہ کے تو جھڑ پڑتی ہین خطائین اُسکی جیسے جھڑ پڑتی ہین سوکھی پتی درخت سے
حضرت نے فرمایا ہے اللہ سبحانہ کہتا ہے مجکو قسم ہے میری عزت کی مین جمع نہین کرتا
اپنے بندے پر دو خوف اور نہ دو امن اگر امن مین رہا مجھسے دنیا مین تو ڈراتا ہون اُسکو دن قیامت
کے اور اگر ڈرا مجھسے دنیا مین تو امن دیتا ہون اُسکو دن قیامت کے ابو سلیمان دارانی نے کہا ہے
جس دلمین اللہ کا ڈر نہین ہے وہ دل ویران ہے **قال تعالی** انہ لا یامن مکر اللہ الا
القوم الخاسرون مالک بن دینار نے کہا ہے رونا گناہ پر گناہون کو یون جھاڑتا ہے
جسطرح ہوا سوکھی پتی گراتی ہے بعض سلف نے کہا ہے اگر یہ ندا ہو کہ سب لوگ بہشت مین
جاوین مگر ایک شخص تو مین ڈرتا ہون کہ مین وہ شخص مین ہی ہون عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھو کہ
بعد ابوبکر کے افضل ناس تھے حضرت نے اُنکو جنت کی بشارت دی تھی مگر حذیفہ صاحب
سر رسول خدا صلعم سے پوچھا کہ اے حذیفہ کیا مین منافق ہون کہا نہین واللہ اے امیر المومنین
عمر کو یہ ڈر پیدا ہوا کہ کہین اُنپر حال اُنکے نفس کا مشتبہ نہ ہا ہو عیب مستور رہے ہون اس خوف
سے یہ خیال کیا کہ وہ وعدہ جنت کا شاید مشروط بشروط ہو اور وہ شروط اُنسے نہ بن پڑے
ہون تو دیکھو کہ کیا ڈر چاہیے ؂

خواہی کہ عیب ہاے تو بر تو شود عیان		یکدم منافقانہ نشین در کمین خویش

ف حسن نے کہا ہے آدم جب جنت سے اُتارے گئے تین سو برس تک رویا کئے
یہانتک کہ سراندیپ کے جنگل اُنکے آنسوؤن سے بہ نکلے سراندیپ ایک جگہ ہے ہند مین
وہ اعدل بلاد ہے مطلقاً وہان نزول آدم کا اسلئے ہوا تھا کہ مفارقت جنت کی کوئی ضرر
نہ اُنکو نہ پہنچائے اگر کسی اور جگہ مین اُترتے جہانکی گرمی سردی معتدل نہین ہے
تو ضرر اُنکو پہنچتا وہب بن ورد نے کہا ہے اللہ نے جب حضرت نوح پر عتاب کیا بابت

بابت اُنکے بیٹھے کے اور فرمایا انی اعظك ان تکون من الجاھلین تو وہ تین سو برس تک
روئے یہانتک کہ آنکے گالون مین گڑھے مثل چھوٹی نہرون کے پڑ گئے وہب بن منبہ نے کہا
داؤد علیہ السلام اتنا روتے کہ بیمار بدن سامنے کا آنسوؤن سے بھیگ جاتا زمین پر سبزہ اوگتا
پھر یہانتک روئے کہ آواز پڑ جاتی ابن عمر نے کہا یحیی بن زکریا اتنا روئے کہ رخسار پھٹ کر
داڑھین نظر آنے لگین مان نے کہا اے بیٹے اگر تو کہے تو مین دو پھاہے رکھدون لوگ تو
ان داڑھون کو نہ دیکھین کہا اچھا پھر اتنا روتے کہ وہ پھاہے تر ہو جاتے مان آکر انکو نچوڑتین
اُنکے ہاتھون پر آنسو بہتے صحیح بخاری مین آیا ہے عائشہ نے کہا ابوبکر ایک مرد گریان تھے
جب قرآن پڑھتے آنکھین قابو مین نرہتین یہ بھی بخاری مین ہے کہ جب حضرت نے اپنی بیماری
مین حکم دیا کہ ابوبکر نماز پڑھاوین عائشہ نے کہا ای رسول خدا وہ ایک مرد اسیف یعنے غمگین ہین
جب تمہاری جگہہ پر کھڑے ہونگے لوگ بسبب رونیکے اُنکی آواز نہ سُنین گے عبداللہ بن عیسے
نے کہا عمر بن خطاب کے چہرہ پر دو خط سیاہ پڑ گئے تھے رونیسے ابن عمر نے کہا یہ آیت أمّن
ھو قانت آناء اللیل ساجداً و قائماً یحذر الآخرۃ و یرجو رحمۃ ربہ حق مین عثمان
بن عفان کے اُتری ہے معاویہ بن ابی سفیان نے ضرار سے حال علی مرتضی کا پوچھا تھا
کہا مجھے معاف رکھو کہا نہین تب بنظر احوال کے یہ بھی کہا کہ وہ دنیا کی بہار سے گھبراتے تھے
تاریکی شب سے مانوس تھے بہت روتے بہت فکر مند رہتے افسوس و غم سے ہتیلی اُلٹتے پلٹتے
رہتے اپنی جان کو مرجعات متعلقات سے مخاطب کرتے موٹا کپڑا پہنتے جو سامنے آتا کھاتے
اہل دین کی تعظیم کرتے مسکینون کو دوست رکھتے انتہی ابن عباس اتنا روئے کہ مثل
پرانی مشک کے ہو گئے اُنکے شاگرد سعید بن جبیر روتے روتے چندھے ہو گئے عبدالرحمن
بن زید نے یزید بن مرثد سے کہا مین دیکھتا ہون کہ تمہاری آنکھین خشک نہین ہوتی ہین
یعنے رونیسے کہا تو کیون پوچھتا ہے میٔنے کہا شاید اللہ مجکو فائدہ بخشے کہا اے بھائی اللہ نے
مجکو وعید دی ہے کہ اگر مین اُسکی نافرمانی کرونگا تو وہ مجکو دوزخ مین قید رکھے گا واللہ اگر

اتنی ہی وعید دی ہوتی کہ حمام مین مجھے قید کریگا تو بھی یہی لائق تھا کہ میری آنکھ نسو کھے
مینے کہا کیا تم تنہائی مین بھی اسی حال پر ہوتے ہو کہا تو کیون دریافت کرتا ہے مینے کہا
شاید اللہ مجکو کچھ نفع دے کہا واللہ جب مین پاس اپنی بی بی کے جانا چاہتا ہون تب بھی
یہی رونا حائل ہوتا ہے سامنے میرے کھانا رکھا جاتا ہے مین رونے لگتا ہون یہانتک
کہ بی بی بچے بھی روتے ہین نہین جانتے کہ مین کیون روتا ہون کبھی بی بی کو جھڑک دیتا
ہون وہ کہتی ہے مین کس رنج دراز مین تیرے پاس آکر اس دنیا مین پھنسی ہون کہ ذرا بھی
میری آنکھ تجھسے ٹھنڈی نہین ہوتی ثابت بنانی کی آنکھین دکھنے آئین تھین طبیب نے کہا
ایک کام کے تم شناسن ہو جاؤ تو یہ آنکھین اچھی ہو جائین کہا کیا کہا روؤ نہین جواب دیا
کہ اس آنکھ مین کیا خیر ہے جو روتی نہین ہے ۵

این موج سطرہا کہ بدریا نوشتہ اند		مضمون گریہ ایست کہ از ما نوشتہ اند

حسن بن عرفہ کہتے ہین مینے یزید بن ہارون کو شہر واسط مین دیکھا اُنکی آنکھین نہایت
خوبصورت تھین پھر جو دیکھا تو نابینا پایا مینے کہا تمھاری آنکھون کو کیا ہوا کہا وقت
سحر کے رونے نے کھو دیا عبید بن عمر نے عائشہ سے کہا عجیب تر شے جو تمنے حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی دیکھی ہو بتاؤ وہ چپ ہو رہین پھر کہا ایک رات حضرت نے مجھسے فرمایا چھوڑ دے
مجکو اے عائشہ کہ آجکی رات مین اپنے رب کی عبادت کرون مینے کہا مین تو آپکا قرب
اور جسمین آپ خوش ہون وہ بات چاہتی ہون پھر اُٹھکر وضو کرکے نماز پڑھنے لگے اتنا
روئے کہ گود تر ہوگئی ڈاڑھی بھیگ گئی بیٹھے ہوئے روتے رہے یہانتک کہ زمین
نم ہوگئی بلال نماز کے واسطے بلانے کو آئے دیکھا کہ آپ رو رہے ہین کہا اے رسول خدا
کیون روتے ہو اللہ نے تو سارے گناہ تمھارے اگلے پچھلے بخشدئے ہین فرمایا افلا
اکون عبداً شکوراً آجکی رات مجھپر ایک آیت اتری ہے افسوس ہے اُسکو جسنے اُسکو
پڑھا اور اُسمین تفکر نکیا ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنہار

انواع گریہ

الآیۃ کما ھا رواہ ابو حاتم بن حبان فی صحیحہ ف رونا کئی طرح پر
ہوتا ہے غم سے درد سے گھبراہٹ سے خوشی سے پھر کبھی شکر کے لئے ہوتا ہے اور کبھی خوف
سے اللہ کے یہ پچھلا رونا دن آخرت کو سب سے بڑھکر درجہ مین سب سے زیادہ گران قیمت مین ہوگا
اور جو رونا ریا و کذب سے ہوتا ہے لوگون کے دکھانے سنانے کو تو رونے والا انتہاہی مردود
مطرود ممقوت و مبغوض ہو جاتا ہے جسکو یہ بات معلوم نہین ہے کہ اللہ کے علم سابق مین
قلم کس بات پر چلا ہے بسعادت مؤبد یا شقاوت مخلد پر اور وہ درمیان ان دونون حالت
کے مرتکب محرمات مخالف خالق کائنات ہو کر ارتکاب منہیات مین مبتلا ہے اُسکو لائق ہے
کہ اُسکا رونا اور غم و حزن و رنج کرنا نالہ و افسوس مین رہنا سب سے زیادہ تر ہو کھلے چھپے فواحش
کو چھوڑ دے اگلی مخالفتون و نافرمانیون سے طرف اللہ کے پناہ پکڑے قبائح شہوات و قبائح
سیئات پر سخت نادم و منفعل ہو شاید اللہ اُسکو توفیق توبۂ نصوح کی بخشے تاریکی جہل و گناہ
سے نکالکر طرف علم و طاعت کے لیجاوے ثمرات معرفت و فتوح کے ارزانی فرمائے
بعض نے کہا ہے رقیق دل کے لوگ قلیل الذنوب ہوتے ہین حدیث عقبہ بن عامر مین آیا ہے
کہ اُنھون نے حضرت سے کہا ای رسول خدا نجات کس بات مین ہے فرمایا روک اپنے اوپر اپنی
زبان چاہیے کہ گنجایش کرے تجھکو گھر تیرا اور اپنی خطا پر اپنے گھر مین چپکا بیٹھکر گناہون
پر رونا موجب نجات کا ہوتا ہے حضرت نے فرمایا ہے مین بہت زیادہ جانتا ہون تمسے
اللہ کو بہت زیادہ ڈرتا ہون بہ نسبت تمہارے اللہ سے یہی وجہ ہے کہ انبیا و رسل و
علما و اولیا پر خوف غالب رہتا ہے خلاف اغنیا و فراعنۂ اغنیا و جہلہ و عوام رعاع طغام پر
مکر غالب ہوتا ہے گویا اُنکا حساب کتاب ہو چکا ہے وہ فارغ البال ہوکر بیٹھ رہے ہین
اُنکو نہ کچھ خوف سطوت عقاب کا ہے نہ کچھ اندیشہ نار عذاب کا نہ کچھ پروا اُنکے حساب کی
نہ کچھ دہشت رب الارباب کی وہ اللہ کو بھول گئے ہین اللہ نے اُنکو اُنکی جانین بھلا دین وہ
تو فاسق ہین عثمان بن مظعون جب مرے تو ام العلا نے کہا تجھپر اللہ رحمت کرے

مین گواہ ہون تجہپر کہ اللہ نے تیرا اکرام کیا وہ بڑے عابد تھے معرکہ بدر مین حاضر ہوئے تھے
حضرت نے فرمایا تجھے کیونکر معلوم ہوا کہ اللہ نے اُسکا اکرام کیا ہے کہا ہان مجھے نہین معلوم ہے
فرمایا عثمان کو موت آئی مین اُسکے لئے امید خیر کی رکھتا ہون یہ حدیث بطولہ صحیح بخاری
مین آئی ہے حضرت نے ام العلاء پر اِس بات کا انکار اِسلئے کیا تھا کہ اُسنے بطور جزم ایسی
گواہی ظاہر کی تھی جسطرح کسیکو خوب ہی یقین کامل اُس شہادت کے مقتضا کا حاصل ہو
حالانکہ کوئی مستند قطعی لایق اعتماد کے اِس باب مین موجود نہ تھا بلکہ چاہئے یون تھا کہ
اظہار اُس گواہی کا حیز رجا مین کیا جاتا نہ حیز جزم مین جسطرح کہ حضرت نے کیا پھر فرمایا
مین نہین جانتا اور مین رسول ہون اللہ کا کہ میرے ساتھہ کیا معاملہ کیا جاویگا ام العلاء کہتی
ہین واللہ اب مین کسی کا تزکیہ بعد عثمان کے نکرونگی یعنے بطور جزم و تیقن کے بلکہ اگر کرونگی
تو بطور رجا و حسن ظن باللہ کے پھر کہا کہ مین اسی غم مین سو گئی مینے دیکھا کہ عثمان کے لئے
ایک نہر جاری ہے مینے آکر حضرت سے کہا فرمایا ذالک عملہ یعنی یہ اُسکا عمل ہے عثمان
مذکور نے جب وفات پائی حضرت صلعم نے اُنکے رخسار پر بوسہ دیا اور روئے یہان تک کہ
آپکے آنسو عثمان کے گال پر بہتے قوم بھی روئی فرمایا ابو السائب سے دنیا یون گئی کہ وہ
کسی شئے کا بھی دنیا مین سے متلبس نہوا حضرت نے اُنکا نام سلف صالح رکھا سب سے پہلے
بقیع مین وہی مقبور ہوئے یہ جگہہ تامل کی ہے کہ باوجود اِسکے کہ عثمان حاضر معرکہ بدر ہوئے
تھے حضرت نے ام العلاء کو جزم بشہادت علی اللہ پر گھرک دیا حالانکہ حق مین اہل بدر کے
یون فرمایا ہے وما یدریک لعل اللہ اطلع علی اہل بدر وقال اعملوا ما شئتم
فقد غفرت لکم اور خود اُنکا بوسہ لیا اور روئے اور بڑے عمدہ افضل وصف سے اُنکو
یاد کیا کہ وہ دنیا کی کسی چیز کے ساتھہ متلبس نہوئے اور اُنکا نام سلف صالح رکھا اِس سے
معلوم ہوا کہ تو کیسی ہی طاعات ادا کیون نکرے تجکو یہی چاہئے کہ حیز خوف و خشیت خدا
و عذاب و عقاب الٰہی مین رہے کیونکہ اللہ پر کوئی شئے اُسکے خلق کے لئے واجب نہین ہے

سلف صالح

قل فمن یملک من اللہ شیئا ان اراد ان یہلک المسیح ابن مریم وامہ و
من فی الارض جمیعا اس انکار کی ایک نظیر وہ انکار ہے جو حضرت نے عائشہ پر کیا تھا
صحیح مسلم مین آیا ہے کہ حضرت کو ایک بچہ انصار کے جنازہ پر بلا لیگئے تو عائشہ نے کہا طوبی
لہذا عصفور من عصافیر الجنۃ لم یدرک الشر و لم یعملہ فرمایا اور کچھ ای عائشہ
اللہ نے جنت کے لئے اہل پیدا کئے ہین جنت کو انکے لئے بنایا ہے حالانکہ وہ ابھی اپنے اباء کی
پشت مین ہین اور دوزخ بنائی اور اسکے لئے لوگ پیدا کئے ہین وہ ہنوز اصلاب آباء مین
ہین اور بنایا ہے دوزخ کو واسطے انکے بعض نے اس حدیث سے یہ سمجھا ہے کہ اطفال مومنین کو
قطعی جنتی نہ کہنا چاہیئے لیکن علما نے اس بات پر سخت انکار کیا ہے اسلئے کہ یہ قول خلاف قواطع
آیات واحادیث کے ہے اس جگہ ظاہر حدیث بالاجماع مراد نہین ہے یہ بات حضرت نے قبل
اسکے کہی تھی کہ انکا جنتی ہونا معلوم ہوا اسوقت بھی عدم جزم کرنا اور جزم پر انکار فرمانا مناسب
تھا پھر نصوص قطعیہ سے عدم انکار جزم پر ثابت ہوا اور خلاف اہل علم کا اطفال کفار مین
ہے اصح یہ ہے کہ وہ بھی جنت مین ہونگے **ف** سارے مسلمان کسطرح خوف
نکرین حالانکہ رسول خدا صلعم فرماتے ہین کہ بوڑھا کر دیا مجھکو ہود اور اسکی بہنون نے یعنے
الحاقہ واقعہ عم یتساءلون اذا الشمس کورت غاشیہ نے بعض علماء نے کہا ہے یہ شاید اسلئے ہے کہ
ان سورتون مین تخویف فظیع و وعید شدید ہے کیونکہ یہ سورتین باوجود قصر کے مشتمل ہین
حکایات احوال و عجائب و فظائع آخرت و احوال ہالکین معذبین پر اور ہود تو مشتمل
ہے امر باستقامت پر جب مامور ہوئے سو یہ مقام اصعب مقامات سے ہے کوئی ستا اہل اسکے
قیام کا نہین ہے مگر رسول خدا صلعم یہ مقام مثل مقام شکر کے ہے کیونکہ شکر اسکا نام
ہے کہ ہر ذرہ و نفس مین جو کچھ انعام اللہ نے بندے پر حواس ظاہرہ و باطنہ سے کیا ہے
بندہ اس سبکو اسی جگہ صرف کرے کہ جسکے لئے وہ سارے حواس پیدا کئے گئے ہین یعنے عبادت
وطاعت رب مین مناسب ہر جارحہ کی جوارح سے بروجہ اکمل واتم اسی لئے جب حضرت صلعم

ف اطفال مومنین جنتی ہین

کو کہا گیا کہ آپ اتنا مجاہدہ نفس اور اس قدر گریہ و خوف و تضرع و زاری کیون کرتے
ہین اللہ نے تو آپکے سارے اگلے پچھلے گناہ بخشدئے ہین تو فرمایا کیا مین بندہ شکر گزار نہ بنون

ف عجیب بات یہ ہے کہ بعض بے تامل لوگون نے اس آیت سے وانی لغفار لمن
تاب وامن وعمل صالحا ثم اهتدی یہ سمجھا ہے کہ اس آیت مین رجاء عظیم ہے کہو
یہ رجاء عظیم کسطرح ہو سکتی ہے اللہ تعالے نے تو جو مبالغہ اس جگہ مغفرت کین فرمایا
ہے اُسکے لئے چار شرطین ذکر کی ہین ایک توبہ دوسرے ایمان کامل جسکا بیان حدیث
مین یون آیا ہے لا یومن احدکم حتی یحب لاخیه ما یحب لنفسه تیسرے عمل صالح
چوتھے چلنا راہ پر مہتدین کے وہ راہ یہ ہے کہ اللہ کا مراقبہ و شہود کرے ذکر و فکر مین دوام
کرے حال و قال و دعا و اخلاق مین متوجہ علی اللہ مو اسی کی نظیر یہ آیت ہے فاما من
تاب وآمن وعمل صالحا فعسی ان یکون من المفلحین اس دہوکے مین نہ رہے کہ
لفظ عسی طرف سے اللہ کے واجب الوقوع ہوتا ہے کہ یہ اکثری ہے نہ کلی دیکھو اللہ نے
فرمایا تھا فقولا له قولا لینا لعله یتذکر او یخشی حالانکہ فرعون لعنہ اللہ نے نہ تذکر
کیا تھا نہ وہ ڈرا بلکہ اللہ نے تو یہ تنبیہ کی ہے کہ جب تو توبہ نصوح کرے اور ایمان کامل لاوے
اور عمل صالح کرے تب بھی امید حصول فلاح و ہدایت و قرب حضرت حق کی رکھے نہ یقین
جزم مغفرت تک سو ہرگز اللہ کے مکر سے امن مین رہنا نہ چاہیے اگرچہ کسی درجہ صلاح تک
کیون نہ پہنچ جاوے اللہ کے مکر سے وہی لوگ امن مین ہو بیٹھتے ہین جو مرض خسران مین ہوتے
ہین بلکہ اس قول کا استحضار رکھے لیسئل الصادقین عن صدقهم و **قوله** و کذلک
اخذ ربک اذا اخذ القری وهی ظالمة ان اخذه الیم شدید ان فی ذلک لایة
لمن خاف عذاب الاخرة ذلک یوم مجموع له الناس و ذلک یوم مشهود و
ما نؤخره الا لاجل معدود یوم یات لا تکلم نفس الا باذنه فمنهم شقی و سعید
فاما الذین شقوا ففی النار لهم فیها زفیر و شهیق الایة و **قوله تعالے**

وان منکم الا واردها کان علی ربک حتما مقضیا ثم ننجی الذین اتقوا
ونذر الظالمین فیہا جثیا **وقولہ** وقدمنا الی ما عملوا من عمل فجعلناہ
ہباءً منثورا **وقولہ** ولقد صدق علیہم ابلیس ظنہ فاتبعوہ الا فریقا
من المؤمنین **وقولہ** فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال
ذرۃ شرا یرہ **وقولہ** والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین امنوا وعملوا الصلحٰت
وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر **ف** اب تو ذرا اس جگہ بعین بصیرت و نور سریرت
دیکھیے کہ اللہ پاک نے یہ حکم خسران کا ہر انسان پر لگایا ہے کیونکہ حرف ال بیان واسطے
عموم و استغراق کے آیا ہے بدلیل استثناء یعنے ہر بشر خاسر ہے مگر وہ آدمی جسنے چار
باتون کو جمع کر لیا ہے وہ البتہ اس خسران مؤدی الی الہلاک سے نجات پاویگا ایک ایمان
کامل دوسرے عمل صالح تیسرے وصیت بحق چوتھے وصیت بصبر تو اصی بحق جب ہوتی
ہے کہ متلبس ہو ساتھ مدلول کتاب و سنت کے تمام اخلاق و آداب و احکام و شروط اور سارے
اقوال و افعال و احوال باطنہ و ظاہرہ مین کوئی شے انمین سے نہو مگر اسمین اخلاص و ابتغاء
وجہ اللہ موجود ہو تواصی بصبر جب ہے کہ طاعات پر صبر کرے جو مکارہ و بلیات آوین انکا
متحمل ہو معاصی و شہوات و لذات سے صابر ہو سو جس کسی شخص مین یہ چارون شرطین
متحقق ہونگی وہ البتہ رجاء عظیم سلامت رہنے کی خسار و عار و شنار و بوار سے رکھتا ہے
اور امید وار وصول کا ہے طرف شہود کبیر متعال کے اور متمنی فوز کا رضای خدا سے
حال و مآل مین ہو سکتا ہے حققہ اللہ لنا ذلک بمنہ وکرمہ کسی عاقل کو کب یہ بات
درست ہو سکتی ہے کہ وہ اللہ پاک کے سطوات و انتقامات سے خاطر جمع ہو جاے حالانکہ
اسکا دل درمیان دو اصابع رحمن کے ہے جدہر چاہے پھیر دے خواہ کسی ایک قوم کی
سعادت کی طرف رد کرے یا کسی دوسری قوم کی شقاوت کی طرف قلب کو قلب اسی لیے کہتے
ہین کہ ابلتے دیگ سے بھی جسکے نیچے تیز آنچ ہو رہی ہے زیادہ تر منقلب ہوتا ہے اسی لیے

حضرت صلعم سجدہ مین یہ دعا بہت کیا کرتے تھے یا مقلب القلوب ثبت قلبی علے
دینک سو مقلب القلوب نے فرمایا ہے ان عذاب ربہم غیر مامون اگر اللہ اپنے
عباد عارفین علماء وارثین کے ساتھ لطف نہ فرماتا اور اُنکے دلونکی ترویح روح رجا سے
نکرتا تو اُنکے جگر آتش خوف سے جل جاتے اس آگ کو اللہ نے براہ عدل اپنی لوامیع
قہر سے سلگایا ہے اگر حقائق اُسکے منکشف ہوجاتے تو سب کے دم نکلجاتے دل پھٹ جاتے
ابو درداء رضی اللہ عنہ قسم کھا کر کہتے تھے کہ جو کوئی وقت موت کے سلب ایمان سے مامون
رہتا ہے وقت موت اُسکے اُسکا ایمان سلب کرلیا جاتا ہے یعنے یہ جزا ہے اُسکے امن کی
اللہ کے مکر سے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا ہے سفیان ثوری مرنے لگے جب درد سخت
ہوا رونے لگے ایک آدمی نے کہا کیا تم بڑے گنہگار ہو سر اونچا کرکے کچھ زمین پر سے اُٹھاکر
کہا واللہ میرے گناہ نزدیک میرے اس ذرہ خاک سے بھی بے حقیقت ہین
مجکو یہ ڈر ہے کہ کہین موت سے پہلے ایمان سلب نکرلیا جاوے سہل کہتے تھے مرید کو یہ
خوف ہوتا ہے کہ کہین معاصی مین مبتلا نہوجاوے عارف کو یہ ڈر ہوتا ہے کہ کہین کفر مین پھنس جاوے
ف علماء نے کہا ہے سوء خاتمہ کی کئی نشانیان ہین جو موت سے پہلے ہوتی ہین جیسے
ایک بدعت حضرت نے فرمایا ہے اہل بدعت نار مین کلاب اہل نار ہونگے یا جیسے نفاق
عمل حضرت نے فرمایا ہے منافق کی تین نشانیان ہین جب بات کہے جھوٹ بولے جب وعدہ
کرے خلاف کرے جب امانت رکھو خیانت کرے گو نمازی روزہ دار ہو اور زعم کرے کہ وہ
مسلمان ہے اسی لئے سلف نفاق سے نہایت درجہ ڈرتے تھے بعض نے کہا ہے اگر
مین جانون کہ مین نفاق سے بری ہون تو مجکو یہ بات ساری دنیا سے زیادہ تر دوست
ہے ابو الدرداء نے کہا ہے پناہ مانگو اللہ کی خشوع نفاق سے پوچھا وہ کیا ہے کہا یہ کہ تن کو
خاشع دیکھو اور دل کو فاجر دیکھی بخاری مین انس سے آیا ہے کہ تم وہ کام کرتے ہو جو تمہارے آنکھون مین بال
سے زیادہ باریک ہین ہم اُنکو عہد رسول خدا صلعم مین موبقات سے مہلکات مین گنتے تھے

علامات سوء خاتمہ

ابوذر کہتے ہین وصیت کی مجکو میرے حبیب رسول خدا صلعم نے چار باتون کی وہ باتین محبوب تر
ہین مجکو دنیا و ما فیہا سے مجسے کہا ای اباذر نئی کرنا و بیشک دریا گہرا ہے ہلکا کر بوجہ سفر
دور کا ہے زاد راہ اُٹھا گھاٹی لمبی ہے خالص کر عمل کو ناقد بصیر ہے رواہ النصر للقدسی
سعید بن جبیر سے پوچھا خشیت کیا ہے کہا یہ کہ ڈرے تو اللہ سے یہانتک کہ حائل ہو وہ ڈر
درمیان تیرے اور گناہون کے اللہ کی خشیت یون ہی ہوتی ہے رہا مغرور ہونا اللہ پر
سو یون ہوتا ہے کہ بڑہتا ہے آدمی گناہ مین اور تمنا کرے اللہ پر مغفرت کی **حکایت**
ایک آدمی ایک سیرگاہ مین گیا تہا اُسکے جی مین آیا کہ وہان کوئی گناہ کرے کہا یہان کون
دیکھے گا ناگاہ ایک آواز غیب سے سنی الا یعلم من خلق وہو اللطیف الخبیر سعید بن
جبیر نے تفسیر مین اس آیت کی ولا یغرنکم باللہ الغرور یون کہا ہے غرور یہ ہے کہ مناہی
پر قائم دائم ہو اور آرزو بخشش کی رکہے بشر نے فضیل سے کہا تہا مجہے وعظ کرو اللہ تمکو رحمت
کریگا کہا جو کوئی ڈرتا ہے اللہ سے تو وہ ڈر راہ دکہاتا ہے اُسکو ہر خیر پر علما باللہ مثل
عوام الناس کے خوف نہین ہوتے ہین عکرمہ نے کہا و منکم من یرد الی ارذل العمر
جسنے قرآن خوب سمجہکر پڑہا ہے وہ اس حالت خرافت کو نہین پہنچتا ہے مجاہد نے کہا ہے ولمن
خاف مقام ربہ جنتان یہ وہ شخص ہے جسنے ارادہ کیا معصیت کا پہر اللہ کو یاد کرکے
اُس گناہ سے باز رہا اللہ سے ڈر کر شرمایا **حکایت** زمانہ عمر بن خطاب مین ایک جوان
پرہیزگار عابد ملازم مسجد تہا ایک عورت نے اُسکو چاہا اپنی طرف بلایا جب خلوت مین گیا اپنا کہڑا
ہونا سامنے اللہ کے یاد کیا بیہوش ہو کر گر پڑا اُس عورت نے اُسکو باہر نکال کر دروازے
پر ڈال دیا اُسکا باپ آکر اُسکو اُٹھا لیگیا وہ زرد ہو کر کانپ کر مرگیا کفن دفن کر دیا عمر نے کنارہ
قبر پر کہڑے ہو کر وہ آیت پڑہی ولمن خاف مقام ربہ جنتان اُسکی قبر سے آواز آئی
اللہ نے مجہے دونون جنتین دین اور اپنی رضامندی بخشی اور رضا بہی بڑہکر دیا یحیی بن
معاذ نے کہا بڑا دہوکا یہ ہے کہ گنہگار امیدوار عفو ہو بغیر ندامت کے متوقع قرب ہو اللہ سے بغیر

طاعت کے منتظر جزا رہو بغیر عمل کے متمنی علی اللہ ہو باوجود افراط کے **ف** اعظم حاصل
خوف و خشیت سطوت خدا پر علم ہوتا ہے اللہ نے فرمایا ہے انما یخشی اللہ من عبادہ
العلماء پھر یہ فرمایا ذلک لمن خشی ربہ معلوم ہوا کہ جنت خاص حصہ اُن لوگون کا ہے
جو اپنے رب سے ڈرتے ہین اسی لئے علماء صحابہ و من بعدہم پر خوف نہایت غالب تھا یہانتک
کہ ابوبکر صدیق نے کہا ہے کاش مین ایک بال ہوتا سینہ مین کسی مومن کے عمر نے نزدیک موت
کے کہا افسوس ہے عمر کو اگر بخشا نگیا ابن مسعود نے کہا کاش مین بعد موت کے مبعوث نہوتا سبب
باتین ڈرے گناہون کے تھین لیکن جب کچھ اقوام علم سے دور جا پڑی اور انھون نے ملاحظہ اپنے
اعمال کا کیا پھر بعض کے لئے اتفاق الطاف کا بھی مشابہ کرامات کے ہوا تو لگے دعوی کرنے
اور طریق سلف صالح کو ترک دعاوی مین سر سے چھوڑ دیا یہانتک کہ بعض نے کہا مین
چاہتا ہون کہ قیامت قائم ہو تو مین جہنم پر اپنا خیمہ نصب کرون کسی نے پوچھا یہ کس لئے کہا
مین جانتا ہون کہ جب جہنم مجھے دیکھے گی سرد پڑ جاویگی مین خلق کے لئے رحمت ہو جاؤنگا
سو ایسا کلام نہایت اقبح و افحش ہے اسمین تحقیر ہے شان نار کی جسکی شان اللہ نے بہت بڑی
کی ہے اور اسکے وصف مین مبالغہ فرمایا ہے فاتقوا النار التی وقودہا الناس والحجارۃ
وقال تعالی اذا رأتہم من مکان بعید سمعوا لہا تغیظا و زفیرا اور حدیث
صحیح مین نزدیک مسلم کے آیا ہے یہ آگ تمھاری جسکو تم سلگاتے ہو ایک جزء ہے ستر اجزاء
جہنم مین سے کہا واللہ تھین تو یہی آگ ہماری کافی ہے اے رسول خدا فرمایا وہ آگ اس آگ
پر انہتر جزء زیادہ ہے ہر جزء اسکا مثل اس آگ کے گرم ہے دوسری حدیث صحیح مین
آیا ہے لاوینگے جہنم کو اس دن اسکی ستر ہزار باگین ہونگی ہمراہ ہر باگ کے ستر ہزار فرشتے
ہونگے جو اسکو کھینچتے لاوینگے **حکایت** ایک شخص صالح بیٹھا تھا اسکے پاس چراغ
رکھا تھا اسکو ایک گناہ کا خطرہ ہوا اپنے جی سے کہا مین ایک انگلی اس فتیلہ مین لگاؤن
اگر تو اسپر صبر کریگا تو مین تیرا کہنا اس معصیت مین مانونگا جب انگلی آگ مین رکھی ایک چیخ

مارے کہا اے دشمن خدا تجھکو اس دنیا کی آگ پر تو صبر ہی نہین ہے جو ستر بار بجھائی گئی ہے تو
نار جہنم پر کیا خاک صبر کریگا عمر بن خطاب نے کعب احبار سے کہا ای کعب ذرا ہمین ڈراو کہا اے
امیر المومنین تم اگر قیامت کو ستر پیغمبرون کا عمل لیکر آؤگے تو اپنے عمل کو سامنے اُسکی چیز
کے چھپے تم دیکھوگے حقیر پاؤگے عمر دیر تک سر جھکائے رہے پھر افاقہ مین آکر کہا اے
کعب کچھ اور زیادہ کرو کہا اے امیر المومنین اگر جہنم سے بقدر منخر ثور کے مشرق مین مفتوح
کرین اور ایک آدمی مغرب مین ہو تو دماغ اُسکا پک کر بہنے لگے عمر پھر سر بگریبان ہوگئے
بعد دیر کے سر اُٹھا کر کہا ای کعب کچھ اور کہو کہا ای امیر المومنین جہنم دن قیامت کو ایک
آواز کریگی پھر تو کوئی ملک مقرب و نبی مرسل باقی نرہے گا مگر گھٹنون کے بل گر پڑیگا اور رب
نفسی نفسی کہنے لگے گا ٥

در اندم کہ از فعل پرسند و قول | اولوالعزم را تن بلرزد ز ہول

ایک حدیث مین آیا ہے حضرت نے جبرئیل سے پوچھا مین میکائیل کو ہنستے نہین دیکھتا
ہون کہا جب سے دوزخ پیدا ہوئی ہے وہ نہین ہنسے اور جب سے جہنم بنائی گئی ہے میری
آنکھ خشک نہین ہوئی اس ڈر سے کہ مین مجھسے گناہ ہوا اور مین اُسمین رکھا جاؤن
حکایت ایک دن عبداللہ بن رواحہ رونے لگے بیبی نے کہا کیون روتے ہو کہا اللہ نے
مجھے خبر دی کہ مین آگ پر وارد ہونگا اور یہ خبر نہین دی کہ پھر مین اُس سے نکلونگا بھی یا
نہین سو جس صورت مین کہ ملائکہ و انبیاء و صحابہ جو کہ ادناس سے پاک تھے اُنکی یہ حالت ہو
اور وہ اس قدر آگ جہنم سے ترسان تو اس مدعی مغرور کے نزدیک کیونکر وہ آگ ایسی
ہلکی پھلکی ٹھیری کہ اُسکے جی نے یہ بات ٹھیرائی کہ اُسکا غیمہ نار جہنم کو بجھا دیگا اور اُسکو اپنی
جان کی نجات کا یقین حاصل ہو گیا حالانکہ یہ یقین واسطے کسی کے نہین ہے مگر خاص اُن واسطے
عشرہ مبشرہ کے جنکو رسول خدا نے قطعی جنتی کہا ہے یا اہل بیت و اہل بدر وغیرہ جنکے
حق مین نص صحیح صریح آچکی ہے سو خود انکا حال مارے ڈر کے یہ تھا کہ صدیق و عمر نے

وہ کہا جو اوپر گزر گیا ایک حدیث مین آیا ہے کہ جسنے کہا مین جنت مین ہون وہ دوزخ
مین ہے **ف** مراد ہماری خوف سے اس جگہ رقت نساء نہین ہے کہ دم بھر رو لین پھر
عمل کرنا چھوڑ دیا بلکہ مراد وہ خوف ہے کہ جو دل مین بس جائے صاحبدل کو معاصی سے روک دے
ملازمت طاعت پر آمادہ کرے خوف نافع یہی خوف ہوتا ہے نہ خوف حمقا کہ جب کوئی
بات خوف کی سنتے ہین تو فقط یا رب سلم نعوذ باللہ کہکر بدستور اپنے قبائح اعمال
پر جمے رہتے ہین شیطان انسے مسخرہ پن کرتا ہے جسطرح تو کسی شخص کو دیکھے ایک
درندہ نے اسکا قصد کیا ہے اور وہ شخص زیر قلعۂ بلند کھڑا ہے تو اس سے کہے کہ
مت ڈر دروازہ قلعہ کا کھلا ہے وہ رب سلم کہکر رہجائے اتنے مین درندہ آکر اسکو کھالے
صحیح بخاری مین آیا ہے کہ ایک آدمی مسرف تھا اپنی جان پر اسراف کرتا تھا اس کو
موت آئی تو اسنے اپنے بیٹون سے کہا کہ جب مین مرجاؤن تو تم مجکو جلاکر پیس کر ہوا
مین اڑا دینا واللہ اگر اللہ مجپر قدرت پاویگا یعنے ارادہ میری تعذیب کا کریگا تو مجکو ایسا
عذاب دیگا جو کسی کو ندیا ہوگا جب وہ مرگیا تو اولاد نے ایسا ہی کیا اللہ نے زمین کو حکم
دیا کہ تو جمع کردے جو کچھ تیرے اندر اسمین سے ہے زمین نے ایسا ہی کیا وہ آٹھ کھڑا
ہوا اللہ نے کہا اے شخص تو نے یہ کام کیون کیا کہا اے رب تیری ڈر سے اللہ نے اسکو
بخشدیا لفظ ارادہ کو بلفظ قدرت تعبیر کرنا جائز ہے یہ قصہ بخاری مین حذیفہ سے مرفوعا
دوسرے تیسرے طریق سے بھی بالفاظ کم وبیش آیا ہے حدیث شریف مین ہے کہ حضرت
ایک جوان کے پاس گئے وہ مر رہا تھا فرمایا تو کیسا ہے کہا ارجو اللہ یا رسول اللہ
واخاف ذنوبی فرمایا لا یجتمعان فی قلب عبد فی مثل ہذا الموطن الا
اعطاہ اللہ ما یرجو وامنہ مما یخاف ۔

باب اول بیان مین کبائر باطنہ کی اور جو گناہ تابع کبائر ہین

اس باب کو اسلیئے مقدم کیا گیا ہے کہ یہ کبائر نہایت خطرناک ہین انکا مرتکب اذل عصاۃ اخفر ناس ہوتا ہے یہ کبائر اعم الوقوع اسہل الارتکاب ہوتے ہین انکی نسبت بکثرت تر ہے ایسے لوگ کم ہین جو بعض ان کبائر سے جُدا رہین چہ جاے جملہ کبائر کے کیونکہ اوا والفن کبائر مین بنہایت درجہ سُستی کاہلی کیا کرتے ہین اسلیئے توجہ کرنا طرف اس قسم کے اَولی اور صرف عنان فکر بجانب تلخیص و تحریر ان معاصی باطنہ کے احری ہے بعض ائمہ نے کہا ہے کہ کبائر قلوب اعظم تر ہین کبائر جوارح سے اسلیئے کہ اعضا کی کبائر موجب فسق وظلم کے ہوتے ہین اور کبائر قلوب کے کہین اُنسے بڑھکر ہین کیونکہ حسنات کو کھاجاتے ہین اور مستولی شدائد عقوبات کے ہوتے ہین بعض ائمہ نے جب ان کبائر باطنہ کو ذکر کرکے ساتھ کبیرہ تک پہنچایا تو یہ کہا ذم ان کبائر پر اعظم تر ہے ذم سے زنا و سرقہ و قتل و شرب خمر پر کیونکہ انکا مفسدہ اور سوء اثر و دوام عظیم تر ہوتا ہے یہ آثار و اثم قائم ہوکر دل مین شخص کی حالت اور اُسکی ہیئت راسخہ بنجاتے ہین بخلاف آثار معاصی جوارح کے کہ وہ سریعۃ الزوال ہوتے ہین بمجرد باز رہنے کے ہمراہ توبہ و استغفار کے دور ہوجاتے ہین حسنات ماحی سئیات مصائب مکفر خطیئات بنجاتی ہین ان الحسنات یذہبن السئیات ذلک ذکری للذاکرین

فصل پہلا کبیرہ شرک اکبر ہی

اعاذنا اللہ منہ بمنہ وکرمہ وختم لنا بالحسنی فی عافیۃ بلا محنۃ انہ الکریم کریم وارحم رحیم قال اللہ تعالی ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء اللہ نہین بخشتا ہے شرک کو اور بخشتا ہے کم کو

اُس سے جسکو چاہے وقال تعالیٰ ان الشرک لظلم عظیم شرک کرنا بڑا ظلم ہے و
قال تعالیٰ انه من یشرک بالله فقد حرم الله علیه الجنة وماواه النار
وما للظالمین من انصار یعنی مشرک پر جنت حرام دوزخ واجب ہے صحیح مین آیا ہے
حضرت نے فرمایا کیا خبر دون مین تمکو اکبر کبائر کی وہ شرک کرنا ہے ساتھ اللہ کے اور نافرمانی
کرنا ہے مان باپ کی حضرت تکیہ لگائے تھے بیٹھ گئے فرمایا سن رکھو اور قول زور ہے
اور شہادت زور یعنی جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی یہانتک تکرار کیا کئے کہ ہم نے کہا کاش
خاموش ہو جائین یہ بھی حدیث صحیح مین آیا ہے کہ بچو سات چیزون سے جو ہلاک کرنیوالی
ہین منجملہ اُنکے ذکر اشراک باللہ کا کیا احمد و بخاری و ترمذی و نسائی کا لفظ یہ ہے کبائر اشراک
باللہ عقوق والدین قتل نفس ہین الحدیث دوسرا لفظ یہ ہے کیا نہ بتاؤن مین تمکو اکبر کبائر
وہ قول زور ہے اسکو مسلم نے بھی روایت کیا ہے اسکو اکبر بہ نسبت اُس گناہ کے کہا
ہے جسمین کوئی دلیل اس بات پر نہین آئی ہے کہ فلان گناہ اُس سے بھی زیادہ تر بُرا ہے
جیسے شرک قتل زنا ابو داؤد و نسائی کا لفظ یہ ہے کبائر نو ہین اُن سب مین بڑا کبیرہ
اشراک باللہ ہے طبرانی کا لفظ یہ ہے بچو سات کبائر سے ایک شرک باللہ الحدیث بزار کا
لفظ یہ ہے بیشک اکبر کبائر اشراک باللہ عقوق والدین منع آب زائد و منع فحل ہے
احمد و شیخین و ترمذی کا لفظ یہ ہے کیا خبردار نکرون مین تمکو ساتھ اکبر کبائر کے وہ شرک
کرنا ہے ساتھ اللہ کے اور نافرمانی مان باپ کی اور قول زور طبرانی کا لفظ یہ ہے کبائر سات
ہین اشراک باللہ الخ منجملہ اُنکے ایک گاؤن مین جا کر رہنا ہے بعد ہجرت کے بخاری کا لفظ
یہ ہے اکبر کبائر اشراک باللہ قتل نفس عقوق والدین شہادت زور ہے احمد و ترمذی و ابن
حبان و حاکم کا لفظ یہ ہے اکبر کبائر شرک باللہ عقوق والدین یمین غموس ہے طبرانی کا لفظ
یہ ہے کہ منجملہ اکبر کبائر کے ایک شرک باللہ اور یمین غموس ہے ف حاکم و طبرانی
و بیہقی کا لفظ یہ ہے سن رکھو اللہ کے ولی وہ ہین جو نماز پنجگانہ پڑھتے ہین جسکو اللہ نے

اُنپر لکھا ہے یعنے فرض کیا ہے روزہ رمضان کا رکھتے ہین امید اجر پر جانتے ہین کہ یہ روزہ
اُنپر حق ہے یعنے واجب دیتے ہین زکوٰۃ مال کی جی سے خوش ہوکر امید اجر پر سمجھتے ہین کبائر
سے جنسے اللہ نے اُنکو منع کیا ہے کہا اے رسول خدا کبائر کتنے ہین فرمایا نو سب مین بڑا
کبیرہ اشراک باللہ قتل مومن بغیر حق فرار معرکہ سے قذف محصنہ کا سحر کرنا مال یتیم کا کھانا
سود کا لینا مسلمان ماں باپ کی نافرمانی کرنا بیت الحرام کا حلال کرنا ہے جو تمہارا قبلہ ہے
حیات و موت مین نہین مرتا کوئی شخص جسنے یہ کبائر نہین کئے ہین اور وہ نماز کو قائم رکھتا تھا
زکوٰۃ دیتا تھا مگر رفیق محمد صلعم کا ہوگا درمیان جنت کے جسکے کواڑ سونے کے ہین حضرت نے
فرمایا جا اے ابن خطاب یا اُٹھ اے عمر پکار دے لوگون مین کہ نہین داخل ہونگے جنت مین
مگر مومن رواہ احمد و مسلم والترمذی وقال حدیث حسن صحیح اور فرمایا
اے ابن عوف سوار ہو اپنے گھوڑے پر پھر پکار دے کہ حلال نہین ہے جنت مگر واسطے مومن
کے رواہ ابوداؤد اور فرمایا اُٹھ اے بلال اور پکار دے کہ نجاویگا بہشت مین مگر مومن
اور اللہ مدد کرتا ہے اس دین کی مرد فاجر سے رواہ البخاری اور فرمایا نجاویگا جنت مین
مگر نفس مسلمان رواہ احمد و مسلم وابوداؤد وابن ماجۃ دوسرا لفظ احمد و بخاری
کا یہ ہے کہ جو شخص بدل ڈالے دین اپنا اُسکو قتل کرو سنن اربعہ کا لفظ یہ ہے جو کوئی پھر جاوے
اپنے دین سے اُسکو قتل کرو طبرانی کا لفظ یہ ہے تو مسلمان ہوجا اگرچہ کارہ ہو حدیث ضیاء
وابو یعلی و بخاری مین آیا ہے مین حکم کرتا ہون تمکو تین باتون کا اور منع کرتا ہون تمکو تین
کامون سے عبادت کرو تم اللہ کی شریک نکرو ساتھ اُسکے کسی شئے کو اور پکڑو اللہ کی
رسی کو سب متفرق نہو اطاعت کرو اُسکی جسکو اللہ نے تمہارے کام کا والی کیا ہے
الحدیث رواہ ابو نعیم حضرت نے فرمایا جو مرد پھر گیا اسلام سے تو اُسکو طرف اسلام
کے بلا اگر توبہ کرے تو قبول کر تو اگر توبہ نکرے تو گردن مار اُسکی اور جو عورت پھر گئی اسلام
سے تو اُسکو طرف اسلام کے بلا اگر توبہ کرے تو قبول کر اگر انکار کرے تو قید رکھ اوسکو

رواہ الطبرانی ظاہر حدیث یہ ہے کہ عورت مرتدہ قتل نہین کیجاویگی لیکن اصح نزدیک شافعیہ
کے برخلاف اسکے ہے بوجہ عموم خبر صحیح من بدل دینہ فاقتلوہ بیہقی کا لفظ یہ ہے جسنے
بدلا اپنا دین یا پھرا اپنے دین سے اسکو قتل کرو مت عذاب کرو اللہ کے بندون کو عذاب خدا سے
یعنے آگ مین نہ جلاؤ طبرانی کا یہ لفظ ہے جسنے بدلا اپنا دین اسکو مارو قبول نہین کرتا اللہ توبہ
اُس بندے کی جو کافر ہوا بعد اسلام کے یعنے جب تک کہ وہ مصر ہے اپنے کفر پر ابن حبان
کا لفظ یہ ہے جو پھرا اپنے دین سے اسکو قتل کرو اور عذاب نہ دو کسی کو اللہ کے عذاب سے
یعنے آگ سے شافعی و بیہقی کا لفظ یہ ہے جسنے متغیر کیا اپنے دین کو اسکی گردن مارو طبرانی
کا لفظ یہ ہے جسنے خلاف کیا اپنے دین کو دین مسلمین سے اسکی گردن مارو اور جب گواہی دے
اس بات کی کہ لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ تو پھر نہین ہے تمکو راہ طرف اسکے مگر
یہ کہ ایسا کام کرے کہ اسپر حد قایم کیجاوے **ف** شرک کا پہچاننا ایک امر مہم و مشکل ہے
بعض انواع شرک کے لوگون مین کثیر الوقوع ہین اور زبان عام پر جاری ہین اور وہ نہین
جانتے کہ وہ کام شرک ہے حالانکہ شرک سے حبط اعمال کا خلود اعظم عذاب اشد عقاب
مین ہوتا ہے ایک جماعت ائمہ کی نزدیک جیسے ابو حنیفہ ہین سارے اعمال مرتکب کفر کے حبط
ہوجاتی ہین قضا عمل واجب کے اُسپر لازم آتی ہے اصحاب ابو حنیفہ نے بیان مین مکفرات
کے بہت توسیع کی ہے اور ائمہ مذاہب سے اس باب مین زیادہ مبالغہ ظاہر کیا ہے وہ اسکے
بھی قائل ہین کہ ردت محبط اعمال ہوتی ہے مرتد کی جورو اس سے الگ ہوجاتی ہے اُسپر
قطعا حرام ٹھیر جاتی ہے باوجود اس تشدید عظیم کے اتساع مکفرات مین مبالغہ کرتے ہین
اسلئے بہر دیندار پر متعین ہے کہ وہ ان امور کو پہچان کر مجتنب رہے ایسا نہو کہ انمین گرفتار
ہوکر عمل حبط کرائے قضا لازم آوے جورو بائن ہوجاوے بلکہ نزدیک شافعی کے اگرچہ ردت
محبط عمل نہین ہے لیکن محبط ثواب عمل ہے اس صورت مین درمیان ابو حنیفہ و شافعی کے
کچھ خلاف باقی نہین رہتا مگر فقط قضا مین اکثر لوگ اگرچہ انکی تقلید اس باب مین نکرین لیکن

استبراء دین مین اور نفس ماموربہ احتیاط و مراعات خلاف کو واجب کرتا ہے سو جہان تک
ہو سکے اس باب تنگ شدید الحرج فی الدنیا والآخرہ سے بچتا ہی رہے اُس سے زیادہ اور کوئی
امر نہین ہے جیسے اعتقاد قدم عالم کا اگرچہ بالنوع ہو یا نفی اُس صفت کی جو واسطے اللہ کے
ثابت ہے باجماع یا انکار علم جزئی الٰہی کا یا اثبات صفت منفی کا جیسے لون یا اعتقاد اتصال
خدا کا عالم سے یا خروج کا عالم سے مگر اسمین نزاع ہے یا سجدہ کرنا کسی مخلوق کو جیسے سورج
و چاند وغیرہ یا ایسا کام کرنا جو باجماع مسلمین سوائے کافر کے کبھی دوسرے شخص سے صادر
نہین ہوتا ہے اگرچہ تصریح باسلام کرے جیسے بتخانہ مین زنار پہنکر جانا یا ایسے کاغذ کو
نجاست مین پھینکدینا جسمین کوئی آیت قرآن کی یا علم شرعی یا اللہ کا نام پاک یا کسی نبی یا
فرشتہ کا نام لکھا ہو یا شک کرنا کسی نبی مین جسکی نبوت پر اجماع ہے یا انزال کتاب مین
جیسے توریت انجیل زبور صحف ابراہیم یا کسی آیت قرآن مین جسپر اجماع ہے جیسے معوذتین
یا تکفیر مین اُس قائل کے جو ایسی بات کہتا ہے جس سے توصل طرف تضلیل امت یا تکفیر صحابہ
یا مکہ یا کعبہ یا مسجد حرام یا صفت حج یا ہیئت معروفہ یا نماز یا روزہ یا کسی حکم مجمع علیہ کی جیسے
تحریم لمس و مشروعیت نماز عید یا استحلال محرم کی جیسے نماز بغیر وضو یا ایذا مسلمان یا کافر ذمی
بلا کسی مسوغ شرعی کے یا تحریم حلال جیسے بیع و نکاح ناجائز یا مذمت کرنا حضرت صلعم کا
بابت کسی امر و خلق و صفت کے یا ولی کو نبی سے افضل ٹھیرانا یا استخفاف و استہزا و کرنا کسی
نبی یا فرشتہ سے یا کافر کہنا کسی مسلمان کو بلا تاویل کے کہ اسمین اسلام کا نام کفر رکھنا لازم
آتا ہے یا بطور استہزا و بیوجہ کہنا کہ مین یہ کام نہین کرتا اگرچہ سنت ہے یا بی بی سے کہنا کہ تو مجھکو
اللہ و رسول سے زیادہ محبوب ہے بطور تعظیم کے یا انکار کرنا صحبت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا یا قذف
کرنا عائشہ کو یا یہ کہنا کہ میرا جی قرآن و نماز سے بھر گیا ہے یا یہ کہنا کہ سماع غنا داخل ہے دین
مین یا اُسکا اثر دلون مین قرآن سے بڑھکر ہے یا روح قدیم ہے یا ظہور ربوبیت سے عبودیت
جاتی رہتی ہے یا روح اللہ کا نور ہے جب نور سے نور جا ملا تو دونون ایک ہوگئے و مثل ہذا

زواجر مین اسجگہ بیان مقالات کفر مین بہت طول کیا ہے پھر کتاب اعلام بما یقطع الاسلام پر
حوالہ فرمایا ہے ف حدیث طبرانی مین آیا ہے جب ایک مرد نے اپنے بھائی سے کہا اے
کافر تو اُن دونون مین سے ایک کافر ہو جاتا ہے جسکو اسنے کافر کہا ہے اگر وہ کافر ہے تو خیر
ورنہ وہ کفر اسی کہنے والے پر پھر آتا ہے خرائطی و دیلمی و ابن نجار کا لفظ یہ ہے گواہی ندی
کسی شخص نے کسی شخص پر کفر کی مگر ایک اُنمین سے کافر ہو جاتا ہے اگر وہ کافر تھا تو خیر اور اگر
کافر نہ تھا تو اب یہ اُسکی تکفیر کرنیسے کافر ہوگیا طبرانی کا لفظ یہ ہے جب کسی نے اپنے بھائی کو
کافر کہا تو یہ مثل اُسکے قتل کرنیکے ہوا مومن پر لعنت کرنا مثل قتل کے ہے نسائی و ابن ماجہ و
حاکم کا لفظ یہ ہے جسنے کہا مین اسلام سے بری ہون وہ اگر جھوٹا ہے تو ویسا ہی ہے جیسا
اُسنے کہا ہے اور اگر سچا ہے تو اب طرف اسلام کے سلامت نہین پھرتا بخاری کا لفظ یہ ہے
اذا قال الرجل لاخیہ کافر فقد باء احدھما طبرانی کا لفظ یہ ہے تم باز رہو لا الٰہ الا
اللہ والون سے کافر نکہو اُنکو بسبب کسی گناہ کے جسنے تکفیر کی اہل لا الٰہ الا اللہ کی وہ
کفر سے قریب تر ہے اس باب مین بہت سی حدیثین آئی ہین مترجم کہتا ہے حاصل مقام
یہ ہے کہ کفر دو طرح کا ہوتا ہے ایک تصریحی دوسرا تاویلی سو منکر ضروریات دین کی تکفیر کرنا
جائز ہے اور ماؤل کی تکفیر کرنا نچاہیے اسلئے کہ وہ بسبب تاویل کے گرفتار بدعت ہے اپنی
نافہمی سے شبہہ و شک مین پڑا ہے کچھ معاند اسلام یا منکر حقائق شرع حق نہین ہے اس
زمانۂ آخر مین تکفیر کرنا بہت آسان سمجھ لیا گیا ہے ادنی خلاف پر کسی مسئلہ جزئی کے ایک
دوسرے کو کافر کہدیتا ہے بلکہ کتب و رسائل مین کافر لکھدیتا ہے ایسا کفر خود اُسکے قائل
فاعل پر واپس آتا ہے مکفر کا کچھ نہین بگڑتا ف یہ آیت کہ ان اللہ لا یغفر ان یشرک
بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء مخصص عموم قولہ تعالیٰ ہے یا عبادی
الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا
انہ ھو الغفور الرحیم ان دونون آیتون سے معلوم ہوا کہ حق مذہب اہل سنت و جماعت ہے

منع تکفیر مسلمانان

[illegible]

یعنی میت مومن فاسق مشیت الٰہی میں ہے جسطرح چاہے اُسکو عذاب کرے لیکن پھر انجام اُسکا عفو ہے وہ دوزخ میں جل بھنکر سیاہ کوئلا ہو جاویگا پھر اُسکو آگ سے نکال کر ایک غوطہ نہر حیات مین دیا جاویگا اُس سے ایک بڑا حسن و جمال و نضارت و کمال اُسکو عود کر آویگا پھر اللہ اُسکو داخل بہشت کریگا اور جو کچھ اُسکے لئے پہلے بسبب ایمان و اعمال صالحہ کے طیار کر رکھا تھا وہ اُسکو عطا کریگا جسطرح کہ حدیث بخاری وغیرہ مین آیا ہے اور اگر اللہ چاہے تو اول ہی سے عفو و مسامحت کرکے اور اُسکے خصما کو راضی فرما کے داخل جنت ہمراہ دیگر اہل نجات کے کر دے یہ قول خوارج کا کہ مرتکب کبیرہ کافر ہے اور یہ قول معتزلہ کا کہ وہ مخلد فی النار ہے وجوباً عفو کرنا اُس سے جائز نہین ہے جسطرح کہ مطیع کو عقاب کرنا جائز نہین تقوّل و افترا ہے اللہ پاک پر اللہ ان ظالمین جاحدین کے قول سے پاک متعالی ہے رہی وہ آیت کہ ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاؤہ جہنم خالدا فیہا و غضب اللہ علیہ ولعنہ واعدلہ عذابا الیما سو محمول ہے مستحل پر کیونکہ استحلال قتل مومن کا کفر ہے پس مراد خلود سے اس جگہ تابید فی النار ہے مثل سائر کفار کے لیکن خلود مستلزم تابید کو نہین ہوتا ہے نصوص شرعیہ و مواد لغویہ اسکے شاہد ہین مطلب یہ ٹھیرا کہ یہ اُسکی جزا ہے اگر عذاب کیا جاتا ورنہ اُس سے عفو کر دیا جاتا ہے جسطرح کہ لفظ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء سے معلوم ہوا کہ یہ ارشاد کہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا اور یہ قول کہ قاتل مومن کی توبہ قبول نہین ہوتی ہے مراد اُس سے زجر و تنفیر ہے قتل سے ورنہ نصوص کتاب و سنت صریح ہین توبہ مین مثل کافر کے بلکہ اولیٰ تر یہ قول مرجیہ کا کہ ایمان کے ساتھ کوئی گناہ ضرر نہین کرتا جسطرح کہ ہمراہ کفر کے کوئی طاعت نفع نہین کرتی محض افترا ہے اللہ پر اور جو دلیلین اسکی موید ہین وہ اپنے ظاہر پر نہین ہین بدلیل دیگر نصوص قاطعہ و براہین ساطعہ کے اس صورت مین ہر مسلمان پر واجب ہے کہ یہ اعتقاد رکھے کہ بیشبہ ایک جماعت گنہگار مومنونکی داخل نار ہوگی کیونکہ اس بات کا انکار کفر ہے اسمین صریح تکذیب ہے اُن نصوص قطعیہ کی جو کہ دلیل ہین اس مدعا پر **ف** امام الحرمین نے اہل اصول سے

نقل کیا ہے کہ جسنے کوئی کلمہ ردت کا کہا اور یہ زعم کیا کہ اُسنے اضمار توریہ کیا ہے تو وہ ظاہرًا باطنًا
کافر ہوگیا اور جسکو وسوسہ ہوا ایمان یا صانع مین یا اُوسنے نقص یا سب کیا اور وہ سخت کارہ
وناخوش ہے اور دفع پر قادر نہین ہوا تو اُسپر کچھ گناہ نہین بلکہ وہ وسوسہ طرف سے شیطان
کے ہے اللہ سے اُسکے دفع پر مدد چاہے کیونکہ اگر اُسکے جی سے وہ بات ہوتی تو ہرگز اُسکو مکروہ
نہ پاتا ذکر ذلک عبد السلام وغیرہ ف ایمان کافر اصلی یا مرتد سے بدون نطق شہادتین
کے حاصل نہین ہوتا ہے گو ایک شہادت کا مقر کیون نہو اس جگہ پر ابن حجر نے مسئلہ صفات
باری تعالی کا لکھکر مذہب خلف کو بابت تاویل اوصاف کے قوی ٹھیرایا اور تفویض کو مذہب سلف
بتاکر ایک فرقہ حنابلہ کو گمراہ کہا ہے اس بات سے ہمارے دل کو نہایت قلق ہے حنابلہ ہرگز
مجسمہ نہین ہین طریق اسلم یہی ہے کہ سارے اوصاف کا قائل سب صفات پر مطابق ظاہر
الفاظ کے مومن ہو جو تشبیہ تمثیل ظاہر الفاظ سے متبادر ہوتی ہے اُسکی علاج یہ کلمہ اجمالی
ہے لیس کمثلہ شیء ولم یکن لہ کفوا احد مانا کہ تاویل کسی توجیہ سے جائز ہو لیکن اسمین
شک نہین ہے کہ مذہب سلف کا اقوی واحوط واسلم واتم واکمل واجب ہے متاولین صفات
خطر مین پڑے ہوئے ہین مفوضین شاہراہ الیقین پر ہین ابن حجر عفا اللہ عنہ کو رگ تقلید مذہب نے
اس جوش خروش مین ڈالا ورنہ سارے سلف صالحین ومحدثین ومجتہدین مذاہب اربعہ قائل
تفویض کے گذرے ہین اُنمین کوئی بھی مئول صفات استوا وغیرہ کا نہ تھا یہ تاویل مروج
متاخرین اہل علم نے باعتقاد تنزیہ نکالی ہے جس سے وہ گرفتار بلاے تعطیل ہوکر صراط مستقیم
سے دور جا پڑے ہین یہ نہ جانا کہ تاویل ایک نوع ہے تکذیب کی اللہ تعالی اُنکی تاویل سے کہین
بہتر ہے وللہ المثل الاعلی حاصل یہ ہوکر مذہب اہل حق کا اس مسئلہ مین بھی تفویض
بلا تاویل اور ایمان بلا تعطیل اور اعتقاد کرنا ظاہر الفاظ پر بلا تمثیل ہے ہر مسلمان پر واجب ہے کہ
اپنا عقیدہ موافق اسی تقریر کے درست کرے خوض کرنے سے کیفیت وماہیت وکنہ ذات وصفات
مین بازرہے اللہ پاک کو ہر نقص صریح یا استلزام سے بلکہ ہر اُس شئے سے جسمین کچھ نقص ہے

کمال منزہ جانتے اس بات کا معتقد رہے کہ اللہ تعالیٰ متصف باکمل کمال مطلق ہے اپنی ذات
وارادت واوصاف واسماء اور سارے شیون وافعال مین سبحانہ ما اعظم شانہ رہی دوسری
شہادت رسالت سو اسمین ترتیب شہادتین کی شرط ہے نہ موالات اور نہ نطق بعربیت ہان
سمجھنا معنی لفظ ملفوظ کا شرط ہے اگر کوئی اصل سے منکر رسالت کا ہے تو اُسکو شہادتین
کافی ہین اور اگر قائل تخصیص کا ساتھ عرب کے ہے جیسے عیسویہ تو وہ یون کہے کہ
وہ رسول ہین اللہ کے طرف ساری خلق کے جن وانس سے گونگے کا اشارہ کرنا مثل
زبان سے کہنے کے ہے اسلام کا نفع آخرت مین جب ہی ہوگا کہ دل سے تصدیق توحید
الوہیت وربوبیت وکتب ورسل ویوم آخر کی کرے پھر اگر دل سے تصدیق کی ہے مگر
زبان سے تلفظ شہادتین کا نہین کیا ہے باوجود قدرت کے تو وہ ہنوز کفر پر باقی ہے
ہمیشہ کو مخلد فی النار رہے گا نووی نے اسپر اجماع نقل کیا ہے لکن اس نقل پر یہ
اعتراض وارد ہے کہ ائمہ اربعہ کا یہ قول ہے کہ اُسکو ایمان نفع دیگا غایت درجہ یہ ہے
کہ وہ مومن عاصی ہے اور اگر زبان سے تلفظ کیا ہے اور دل سے تصدیق نہین کی ہے
تو وہ آخرت مین بالاجماع کافر ہوگا گو دنیا مین اُسپر احکام مسلمین کے بظاہر جاری ہین
اگر کسی عورت مسلمان سے اُسنے نکاح کرلیا ہے پھر دل سے تصدیق کی ہے تو وہ عورت
اُسکو حلال نہین ہے جب تک کہ بعد اسلام کے پھر نکاح جدید نکرے واللہ اعلم **ف**
مذہب اہل حق کا یہ ہے کہ ایمان وقت غرغرہ کے اور وقت معائنہ عذاب استیصال کے نفع
نہین کرتا ہے **قال تعالیٰ** فلم یک ینفعہم ایمانہم لما رأوا بأسنا سنۃ اللہ
التی قد خلت فی عبادہ وخسر ہنالک الکافرون ہان قوم یونس علیہ السلام اس
حکم سے مستثنیٰ ہے **لقولہ تعالیٰ** الا قوم یونس لما آمنوا کشفنا عنہم عذاب
الخزی فی الحیاۃ الدنیا ومتعناہم الیٰ حین یہ اس بنیاد پر ہے کہ استثناء اس مگہ
متصل ہے اور انکا ایمان لانا وقت معائنہ عذاب استیصال کے تھا بعض مفسرین اسکے

قائل ہین کہ یہ استثناء واسطے کرامت وخصوصیت یونس علیہ السلام کے تھا اُسپر قیاس
نہین ہوسکتا ابن حجر مکی کہتے ہین دیکھو اللہ نے ہمارے نبی صلعم کا کیسا اکرام کیا کہ اُنکے مان
باپ کو زندہ کردیا وہ حضرت پر ایمان لائے کما جاء فی حدیث صححہ القرطبی و ابن
ناصر الدین حافظ الشام و غیرھما سو اُن دونون کو اُنکے ایمان نے بعد موت کے
خلاف قاعدہ بغرض اکرام حضرت وخصوصیات جناب رسالت نفع دیا اُسپر قیاس نہین ہو سکتا
ہے بعض لوگون نے خبر احیاء ابوین حضرت مین نزاع طویل کیا ہے جبکا رد ہمنے فتاوی
مین لکھا ہے قرطبی وابن دحیہ وغیر ہمانے کہا ہے حضرت کے فضائل وخصائص ہمیشہ متوالی
ومتتابع مین وفات تک رہے سو یہ امر بھی منجملہ فضل واکرام نبوی کے ہے احیاء وایمان
اُنکا عقلاً وسمعاً کچھ ممتنع نہین ہے قتیل بنی اسرائیل زندہ کردیا گیا تھا یہانتک کہ
اُسنے اپنے قاتل کو بتایا عیسی علیہ السلام مُردون کو زندہ کردیتے تھے اسی طرح اللہ نے ہاتھ
پر ہمارے حضرت کے ایک جماعت موتی کو زندہ کردیا تو پھر احیاء ابوین سے بعد الموت کون
مانع ہے یہ احیاء واسطے زیادت کرامت وفضیلت کے تھا آفتاب کو بعد غروب کے حضرت پر
پھیر دیا یہانتک کہ علی مرتضی نے نماز عصر پڑھی سو جسطرح یہ اکرام بعود شمس اور وقت
بعد فوات کے کیا اسی طرح یہ اکرام بعود حیات و وقت ایمان بعد ممات کے فرمایا یہ قول
بعض مفسرین کا کہ آیہ ولا تسئل عن اصحاب الجحیم حق مین ابوین کے اُتری ہے صحیح
نہین اور بطور تنزل کہہ سکتے ہین کہ مراد یہ ہے کہ اگر تمھاری کرامت نہوتی تو وہ اصحاب
جحیم سے تھے حدیث صحیح مسلم ابی وابوک فی النار یا تو قبل علم کے فرمایا ہے یا واسطے اطمینان اُس
اعرابی کے ایسا ارشاد کیا ہے اسلئے کہ اُسکو یہ بات بُری لگی تھی کہ ابوک فی النار انتہی
مترجم کہتا ہے بیشبہہ اس مسئلہ مین بزمانہ خلف بڑا طول نزاع ہوا ہے مگر یہ نزاع متاخرین
نے نکالا ہے سلف متقدمین نے اسمین خوض نہین کیا اور نہ یہ مسئلہ کچھ لائق خوض کے
تھا اسلئے کہ صحت ایمان وکفر کی کچھ اس عقیدہ پر اثباتاً ونفیاً موقوف نہین ہے اور نہ

ف ایمان ابوین حضرت

بصورت عدم ثبوت احیاء و ایمان ابوین کے کوئی گرد منقصت جناب رسول صلعم کے دامن مبارک
پر لگتی ہے حضرت ابراہیم کے باپ قطعاً کافر رہے ہین نوح کا بیٹا کافر ہوگیا تھا اگرچہ سامنے
علو رتبہ جناب رسالت مآب کے زندہ ہوکر ایمان لانا ابوین کا کچھ ہستی نہین رکھتا ہو لیکن واسطے
ثبوت ایسے اقوال کے دلائل صحیحہ مرفوعہ قویہ درکار ہوتے ہین نہ کچھ ضعیفہ واحضہ چچا کو خود
حضرت نے برابر باپ کے فرمایا ہے مگر باوجود زندہ پانے ابوطالب کے ہرچند سعی فرمائی کہ وہ ایمان
لے آئین مگر اللہ پاک کو منظور نہ تھا تو ایمان نہ لائے اُسپر یہ آیت اُتری انک لا تھدی من
احببت ولکن اللہ یھدی من یشاء و قرطبی وغیرہ گو روایت علم حدیث کیا کرتے ہین لیکن
نقاد اس فن کے نہین ہین اُنکی تصحیح یا اُنکی امثال و اشباہ کی تصحیح بمقابلہ حدیث صحیح
مسلم کے لائق اعتماد نہین ہوسکتی ہے احوط و اولی یہ بات ہے کہ اس قسم کے مسائل مین
خواہ خاص مسئلہ ایمان و احیاء ابوین کا ہو یا اور کوئی مسئلہ جیسے مسئلہ صفات باریتعالی کا
یا فضیلت مدینہ کا مکہ پر یا فضیلت بقعہ مرقد مبارک کا عرش پر و نحو ذلک خوض کرنا اور بال
کی کھال نکالنا اور تعمق و تشدد کو کام فرمانا سرے ہی سے خوب نہین ہے اللہ تعالی نے
سلف صلحاء کو اس طرح کے منازعات و مکابرات سے ہمیشہ عافیت و صحت مین رکھا تھا
ہمکو چاہیے کہ ہم بھی اُنھین کے قدم بقدم چلین اپنے علم و وقت کو ایسے فضول مسائل
مین صرف نکرین فقہ اکبر جو منسوب ہے طرف امام اعظم ابوحنیفہ رح کے اُسمین تو یون لکھا
ہے کہ و والدا رسول اللہ صلعم ماتا علی الکفر مگر اُسکے بعض نسخ سے بعض حنفیہ نے
اس جملہ کو نکال ڈالا ہے ف علماء امت و مجتہدین ملت نے جنپر اعتماد ہے آیۂ فلم یک
ینفعھم ایمانھم لما رأوا بأسنا سے اخذ اجماع کیا ہے کفر فرعون پر اسکو ترمذی نے تفسیر
سورۂ یونس مین دو طریق سے روایت کرکے ایک حدیث کو حسن دوسری حدیث کو حسن غریب
صحیح کہا ہے ابن عدی و طبرانی کا لفظ یہ ہے حضرت نے فرمایا اللہ نے یحیی بن زکریا کو اُنکی مان کے
پیٹ مین مومن اور فرعون کو اُسکی مان کے پیٹ مین کافر پیدا کیا تھا اور یہ حکایت سورۂ

بحث کفر و ایمان فرعون

یونس کی حتی اذا ادرکہ الغرق قال آمنت انہ لا الٰہ الا الذی آمنت بہ بنو اسرائیل
وانا من المسلمین کچھ اسکو نافع نہین ہے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے بعد اسکے یون فرمایا ہے آلآن
وقد عصیت من قبل وکنت من المفسدین سبب اسکا باوجود تکرار ایمان کے
دو بار فتح ان پر اور تین بار کسر ان پر یہ ہے کہ وہ وقت نزول عذاب استیصال کے ایمان
لایا تھا اُسوقت کا ایمان لانا کسیکے بھی کام نہین آتا علاوہ اسکے وہ ایمان لانا اُسکا تقلید محض
تھا بدلیل الا الذی آمنت بہ بنو اسرائیل گویا اُسنے یہ اقرار کیا کہ وہ اللہ کو نہین پہچانتا
ہے بنی اسرائیل سے سنا کہ کوئی اس عالم کا اللہ صانع ہے سو اُس سنے سنائے خدا پر جسکے
وجود کے وہ مقر تھے ایمان لے آیا سو یہ نری تقلید تھی حالانکہ وہ ایک شخص دہری منکر وجود
صانع تھا سو ایسا اعتقاد خبیث جو قبح وفحش مین اس درجہ تک پہونچتا ہے تقلید محض سے
زائل نہین ہوتا ہے بلکہ اُسکے زوال کے لئے ہونا کسی برہان قطعی کا ضرور ہے اور بر تقدیر
تنزل کے اسلام دہری وغیرہ مین جو کہ کوئی دین باطل رکھتا ہے یہ بات بھی لابد ہونا چاہیے
کہ وہ اقرار کرے اس شئے کی بطلان کا جسکا انکار کرتا ہے فقط اتنی کہدینے سے کہ آمنت
بالذی لا الٰہ غیرہ مسلمان نہین ہوتا سو فرعون نے اُس کفر یعنے نفی صانع اور اپنی
الوہیت کے بطلان کا اقرار نہین کیا تھا معلوم نہین کہ مراد اسکی الا الذی آمنت بہ بنو اسرائیل
سے کیا تھی پس جبکہ ائمہ دین نے بابت آمنت بالذی لا الٰہ غیرہ کی یہ تصریح کی ہے
کہ بوجہ احتمال یہ قول محصل ایمان نہین ہے تو اسی طرح حال اُسکے قائل کا بھی ہے پھر بطور
تنزل اسپر بھی اجماع منعقد ہو چکا ہے کہ اللہ پر ایمان لانا اور رسول اللہ پر ایمان نہ لانا
صحیح نہین ہوتا ہے سو اگر یہ بات بھی تسلیم کیجاوے کہ فرعون اللہ پر ایمان صحیح لے آیا تھا
مگر جبکہ موسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہلایا اور نہ اُس ایمان سے متعرض ہوا تو بھی اُسکا ایمان
نافع نہوگا سمجھو کہ اگر کوئی کافر ہزار بار یون کہے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ والذی
آمن بہ المسلمون تو وہ مومن نہوگا جبتک کہ اشہد ان محمد رسول کا قائل نہو

رہی یہ بات کہ جادوگرون نے بھی اپنے ایمان لانے مین کچھ تعرض موسیٰ نہین کیا تھا معناً
انکا ایمان قبول ہوا سو یہ اعتراض ممنوع ہے بلکہ انھون نے تعرض کیا تھا اس قول سے آمنّا
برب العالمین رب موسیٰ وھارون حالانکہ وہ ایمان لانا انکا اُسدم معجزۂ موسوی
ہی پر تھا کہ عصا انکی سارے سحر کو چٹ کر گیا پس ایمان لانا اللہ پر مع ایمان کے ساتھ معجزہ
رسول کے خود رسول ہی پر ایمان لانا ہے اسلئے انکا ایمان موسیٰ پر صریح ٹھیرا بخلاف فرعون
کے کہ نہ صریحاً ایمان لایا نہ اشارۃً بلکہ بنی اسرائیل کا ذکر کیا نہ موسیٰ کا حالانکہ رسول برحق
عارف باللہ ہادی طریق صواب وہی مولے تھے نہ بنی اسرائیل اسمین اشارہ ہے طرف اس
بات کے کہ فرعون اپنے کفر ہی پر باقی رہا ہان قاضی عبدالصمد حنفی نے اپنی تفسیر مین یہ
تصریح کی ہے کہ مذہب صوفیہ کا یہ ہے کہ جو ایمان وقت معائنہ عذاب کے ہوتا ہے وہ بھی نفع کرتا ہے
اور یہ دلیل ہے اس بات پر کہ یہ مذہب صوفیہ کا قدیم ہے کیونکہ قاضی صاحب اوائل سنہ پانسو
مین تھے یعنے چارسو تیس ۴۳۰ ہجری مین اور ذہبی نے لکھا ہے کہ حد فاصل درمیان علماء متقدمین
ومتاخرین کے راس قرن ثالث ہے یعنی تین سو سال ہجری سو جبکہ مذہب صوفیہ کا ٹھیرا
تو اجماع کفر فرعون پر کس طرح جائز ہو سکتا ہے اسکا جواب یہ ہے کہ اگر ہم صحت اس مذہب
کی صوفیہ اہل اجتہاد سے جنپر اعتماد ہے اور باوجود انکی مخالفت کے اجماع منعقد نہین ہو سکتا
ہے مان بھی لین تو بھی کچھ ایراد ہمپر نہین ہوتا ہے اور نہ اجماع امت مین کفر فرعون پر
کوئی خلل آتا ہے اسلئے کہ ہمنے حکم کفر فرعون کا کچھ فقط اتنی ہی بات پر نہین کیا ہے کہ وہ
ایمان وقت باس کے لایا تھا بلکہ اسکے ہمراہ یہ بھی ہے کہ اسکا ایمان لانا اللہ پر صحیح ہوئے نہ تھا
اور بطریق تنزل کے یہ ہے کہ وہ موسیٰ پر پہلے ہی سے ایمان نہ لایا تھا اس صورت مین اثر مذہب
صوفیہ وارد نہوگا محی الدین بن عربی نے فتوحات مکیہ مین کہا ہے کہ ایمان نزدیک اضطرار
کے صحیح ہے اور فرعون ایمان لے آیا تھا جب ڈوبنے لگا تو اللہ کی طرف ملتجی ہوا باطن مین اپنی
ذلت و افتقار کو پکار اٹھا الذی آمنت بہ بنو اسرائیل واسطے رفع اشکال کے کہا جسطرح سحرہ نے

حدِ فاصل درمیان متقدمین ومتاخرین ف

محی الدین ابن عربی ف

آمنا برب العلمین رب موسی وھارون کہا تھا تا کہ شک واشکال اُٹھ جاوے
پھر یہ کہا کہ وانا من المسلمین اُسپر اللہ نے اُسکو بلسان عتاب یہ خطاب کیا کہ اب تو وہ
بات ظاہر کرتا ہے جسکو تو پہلے سے جانتا تھا پہلے تو نافرمان رہا مفسد رہا خیر آج ہم تجکو
نجات دینگے یہ بشارت اُسکو قبل قبض روح کے سنادی تاکہ یہ بشارت واسطے پچھلون کے
ایک علامت نجات کی رہے اور جو کوئی یہ بات کہے جو مینے کہی ہے اُسکی نجات مثل نجات
فرعون کے ہو کیونکہ تعلق عذاب کا فقط ظاہر سے رہا خلق نے اُسکی نجات عذاب سے دیکھ لی
تھی ابتدا غرق عذاب تھا موت کا آنا ڈوب کر شہادت خالصہ تھی یہ سب اسلئے کیا کہ
کوئی شخص اللہ کی رحمت سے نا امید نہو کیونکہ نہین نا امید ہوتے اُسکی رحمت سے مگر قوم
کافر اور اعتبار اعمال کا خاتمہ پر ہے رہی یہ آیت فلم یک ینفعھم ایمانھم لما راوا
باسنا سو یہ ایک کلام محقق ہے نہایت وضوح مین کیونکہ نافع اللہ ہے سو نفع نہ دیا اُنکو مگر
اُسی اللہ نے سنة اللہ التی قد خلت فی عبادہ سے مراد ایمان وقت رویت باس کے
ہے فرعون مقبوض ہوا وقت ایمان لانے کے اُسکی اجل مین تاخیر نکی گئی کہ کہین
پھر اُسی دعوی سابق کی طرف رجوع نکرے فاوردھم النار کچھ نص نہین ہے
اسپر کہ فرعون بھی ہمراہ اُنکے داخل نار ہوا ہو بلکہ اللہ نے تو یون فرمایا ہے ادخلوا
آل فرعون یہ نہین کہا ہے ادخلوا فرعون سو اللہ کی رحمت وسیع تر ہے اس سے
کہ ایمان مضطر کو قبول نکرے فرعون سے اضطرار سے حال غرق مین کونسا اور اضطرار
بڑھکر ہوگا حالانکہ اللہ تعالے فرماتا ہے امن یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوٓء
یہان اجابت دعاء وکشف سوء کو مقرون باضطرار کیا ہے سو فرعون کا عذاب پانی مین
ڈوبنے سے زیادہ نہوا انتہی کلامہ ابن حجر مکی کہتے ہین یہ کلام معتبر ہے یا مردود اگر مردود
ہے تو وجہ رد کی کیا ہے اسکا جواب یہ ہے کہ یہ کلام معتبر نہین ہے اگرچہ ہم معتقدین ولایت
قائل کے کیونکہ عصمت نہین ہے مگر واسطے انبیاء کے امام مالک وغیرہ ائمہ نے کہا ہے

مامن احد الا ماخوذ من قوله ومردود علیه الا صاحب هذا القبر یعنی سوا نبی صلعم
کے ہر کسی کی بات لیجاتی ہے اور رد کیجاتی ہے حالانکہ بعض کتب جناب ابن عربی سے یہ بھی
منقول ہے کہ انھون نے تصریح کی ہے اس بات کی کہ فرعون ہمراہ ہامان وقارون کے ہوگا
سو جب خود انکا کلام مختلف ٹھیرا تو جو بات اُنکے موافق ادلۂ ظاہرہ ہے وہی لیجاویگی اور جو
خلاف اُسکے ہوگی اُس سے کچھ تعرض نہین کیا جاویگا پہلے یہ بات گزر چکی ہے کہ آیت وحدیث
صحیح ترمذی صریح ہین بطلان ایمان باس مین تو اب تاویل فلم یک ینفعهم ایمانهم اسطرح
کہ نافع اللہ ہی ہے لائق التفات کے نہین ہوسکتی ہے اسکے سوا ایک بطلان اس تاویل
کا یون ہے کہ اصطلاح قرآن وسنت کی یہ ہے کہ اضافت اشیاء کی طرف اسباب اشیاء کے
کیجاتی ہے سو جب یون کہا کہ لاینفع الایمان تو معنی شرعی اس عبارت کے یہی ہوئے
کہ اسپر حکم بطلان کا لگایا اُسکو غیر معتد بہ ٹھیرایا پھر کون سے معنی قائل کو مسوغ اس قول کے
ہین کہ نفع الٰہی کو خاص ساتھ اس حالت وقوع عذاب کے کرے حالانکہ اللہ کا نافع ہونا
حقیقۃً ہر وقت مین واقع وثابت ہے اگر اللہ کو نفع قوم فرعون کا منظور ہوتا تو عذاب سے
کیون اُنکو مستاصل کرتا وخسر هنالك الكافرون دلیل واضح ہے اس بات پر کہ مراد فلم
یک ینفعهم ایمانهم سے یہ ہے کہ وہ باوجود اُس ایمان کے اپنے کفر پر بدستور باقی ہین
اس جگہ ہمین تفسیر آئمہ صحابہ وتابعین ومن بعدہم کی جو کہ موافق حدیث صحیح واجماع سابقین
کے ہے کفایت کرتی ہے سو جبکہ یہ بات ٹھیر چکی اور ثابت ہوگئی کہ ایمان باس صحیح نہین ہوتا ہے
تو یہ بات بھی ثابت ہوگئی کہ ایمان فرعون کا صحیح نہین ہے حالانکہ اوپر یہ بات گزر چکی ہے
کہ اگر ایمان باس صحیح بھی ٹھیرے تب بھی آیت دلیل ہے عدم صحت ایمان فرعون پر اسلیئے
کہ وہ موسی وہارون پر ایمان نہ لایا بخلاف سحرہ کے کہ وہ دونون پر ایمان لے آئے تھے
تامل کرنے سے صیغۂ ایمان فرعون وصیغۂ ایمان قوم فرعون مین جنکی حکایت قرآن عظیم مین
آئی ہے صاف فرق دونون ایمان کا واضح ہوتا ہے اس صورت مین قیاس ایک ایمان کا دوسرے

ایمان پر ٹھیک نہین بیٹھتا سہی بات کہ فرعون ملتجی ہوا طرف اپنے ذل وافتقار باطن کے
سو یہ ایک عجیب بات ہے کیونکہ باوجود انکار ربوبیت رب الارباب کے اور اس اعتقاد کے
کہ وہ خود الہ مطلق و رب اعلی و اکبر ہے ذل وافتقار باطن کہان سے آیا وہ تو راتدن موسے
علیہ السلام کو ستاتا جھٹلاتا تھا ابوجہل کی طرح انکی معاندت مین لگا رہتا تھا اسی لئے حضرت
نے ابوجہل کو فرعون اس است کا فرمایا ہے مانا کہ وہ باطن مین خوار زار تھا لکن پھر اُسکا
نفع کیا جب کہ ایمان ہی صحیح نہین ہے اور حمل کرنا آلآن وقد عصیت کا عتاب پر نہایت
بعید ہے اگر اُسکا اسلام و ایمان صحیح ہوتا تو انسب بمقام فضل جسطرف نظر شیخ رح کی
جارہی ہے یہ تھا کہ یون ارشاد فرمایا جاتا آلآن نقبلك و نکرمك کیونکہ صحت ایمان کی
مستلزم رضای حق ہوتی ہے اور جسکے ساتھ رضای اکبر واقع ہوتی ہے اُسکو باعتبار
رعایت مقام فضل کے بجواب اُسکے ایمان صحیح کے یون نہین کہتے آلآن وقد عصیت
وکنت من المفسدین جس کسیکو ادنی رویت و سلیقہ ہوگا وہ یقین کرسکتا ہے کہ یہ خطاب
مغضوب علیہ کو کیا جاتا ہے نہ مرضی عنہ کو تخصیص کنت من المفسدین کی انکار اس
بیان کا کرتی ہے اسلئے کہ جب ایمان صحیح ٹھیرا تو اب عصیان و فساد کہان بادہ تو محو ہو گیا
پھر باوجود اس محو عظیم کے عتاب و خطاب تانیب محض و تقریع صرف و توبیخ حق کا یہنے
چہ پس معلوم ہوا کہ یہ خطاب محض واسطے اقامت اعظم نوامیس غضب کے فرعون لعین پر
تھا اسکو اُسکے قبائح و فضائح یاد دلائی گئی اور یہ بات جتلائی گئی کہ یہی تیرے قبائح
مانع ہین تجکو نطق بالایمان سے تا آخر رمق اسلئے وہ نطق اُسکا اُسدم کچہ اُسکے کام نہ آیا
حالانکہ وہ اُسی تکذیب و عناد رسول و آیات و اعراض پر باقی تھا تخصیص نجات کی ساتھ
بدن کے اعظم و اعدل شاہد ہے اس بات پر کہ مراد مفسرین و معتبرین ہی کی مقصود ہے
اُنھون نے غرق فرعون کا یقین نکیا تھا بسبب دعوی الوہیت فرعون کے اور سمجھے تھے
کہ کہین معبود بھی مرا کرتا ہے اسلئے اللہ نے اُسکو ایک زمین کے ٹیلے پر نکال کر ڈال دیا

کہ اونچی جگہ پر مع درع کے پڑا ہوا دیکھکر سب لوگ اُسکو بخوبی پہچان لیں عرب اطلاق بدن
کا درع پر کرتے ہین وہ ایک درع معروف پہنتا تھا قراءت شاذہ بابدانک اسیکی موید
ہے مراد ابدان سے درع ہے جسکو اپنی جان کی ڈر سے اکثر پہنا کرتا تھا یا یہ مطلب کہ وہ
برہنہ پڑا تھا کوئی شے ساتر اُسپر نہ تھی یا بدن سے روح تھا دوسری قرارت ننحیک ہے
یعنے ہم تجکو ایک ناحیہ متصلۂ دریا پر ڈالدینگے مفسرین نے کہا ہے ایک طرف دریا کے مثل
کالو کے پھینکدیا گیا تھا تاکہ واسطے بنی اسرائیل وغیرہم کے ایک علامت اس بات کی ہو کہ
جو کوئی اللہ پر تجبر تکبر کرتا ہے ضرور ہے کہ اُسکو اسی طرح توڑا جاوے اور بنہایت ذلت سے
پکڑا جاوے تاکہ لوگ اُسکے طریقہ سے منزجر ہون جرت پکڑین حالانکہ اس تخصیص اخراج
مین منجملہ سارے قوم کے ایک دلیل ہے اللہ کی قدرت کاملہ و صدق موسی علیہ السلام پر پھر
اللہ نے اس قصہ کو اس آیت پر ختم فرمایا ہے وان کثیرا من الناس عن آیاتنا لغافلون
اسمین زجر ہے امت محمدیہ کو اعراض کرنے پر دلائل سے اور اُٹھاتا ہے امت مذکور کا
تامل کرنے پر اس قصہ مین واسطے اعتبار کے کما قال تعالی لقد کان فی قصصہم عبرۃ
لاولی الالباب **ف** آیات و احادیث دلیل ہین اس بات پر کہ عذاب کفار کا جہنم
مین دائم سرمد ہوگا جو کچھ خلاف اسکے آیا ہے اُسکی تاویل کرنا واجب ہے جیسے یہ قول اللہ
تعالی کا خالدین فیہا ما دامت السموات والارض الا ما شاء ربک ان ربک
فعال لما یرید ظاہر اس آیت کا یہ ہے کہ مدت عقاب کفار کی مساوی مدت بقاء سموات
وارض کے ہوگی مگر جو کچھ کہ اللہ چاہے اس مدت سے کہ اُسمین وہ خالد ہونگی علماء نے
اس آیت کی تاویل مین طرح طرح کی ہے کوئی تاویل طرف حکمت اس تقیید کے پھرتی ہے اور
کوئی طرف حکمت و معنی استثناء کے ابن حجر مکی نے ایک ایک طرح کی تاویل دونون اقسام
مین سے اسجگہ ذکر کی ہے پھر یہ کہا ہے کہ یہ تاویلات کچھ منافی اُس حدیث کے نہین ہین
جسکو امام احمد نے ابن عمرو سے روایت کیا ہے لیاتین علی جہنم یوم تصفق فیہ

ابوابها ابلیس فیہا احد وذلک بعد ما یلبثون فیہا احقابا اسلیے کہ اِس حدیث کی
سند مین راوی غیر ثقہ صاحب اکاذیب کثیرہ عظیمہ ہے ہان اِس مقالہ کو بہت لوگون نے
ابن مسعود اور ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے ابن تیمیہ رح نے کہا ہے کہ عمر بن خطاب
وابن عباس وابن مسعود وابی ہریرہ وانس کا بھی قول یہی ہے حسن بصری وحماد
ابن سلمہ بھی اِسی طرف گئے ہین علی بن طلحہ والبی اور ایک جماعت مفسرین کی بھی اِسیکی
قائل ہے انتہی لیکن اور اہل علم نے کہا ہے کہ جب ثابت نے اِس بات کو حسن سے
پوچھا تھا تو اُنھون نے انکار کیا ظاہر ہے کہ جن لوگون نے ابن تیمیہ نے اِس قول کو
ذکر کیا ہے اُنسے کچھ بھی اِسمین سے صحت کو نہین پہنچا اور بطریق تنزل کے یہ معنی ہو سکتے
ہین کہ دوزخ مین کوئی ایک بھی عصاۃ مومنین سے باقی نرہیگا رہے مواضع کفار کے
سو وہ بدستور کفار سے مملو ومشحون رہینگے وہ ابداً دوزخ سے باہر نکلین گی جسطرح کہ
بہت سی آیتون مین آیا ہے تفسیر فخر الدین رازی مین لکھا ہے کہ ایک قوم نے کہا
عذاب کفار کا منقطع ہو جاویگا اُس عذاب کے لیے ایک نہایت ہی دلیل اُنکی یہی آیت
ہے اور لفظ لابثین فیہا احقابا ہے اِسکے سوا معصیت ظلم کی متناہی ہوتی ہے تو ہونا
عقاب غیر متناہی کا اُسپر ظلم ہے انتہی آیت کا جواب تو اوپر گزر گیا کہ مراد اُس سے دوام
ہے نہ تحدید مدت اور لفظ احقاب مقتضی نہایت کو نہین ہے اسلیے کہ عرب تعبیر دوام
کی ایسے الفاظ سے کیا کرتے ہین اور اِسمین کچھ بھی ظلم نہین ہے اسلیے کہ کافر کا عزم
کفر پر مادام الحیات رہتا ہے لہذا اُسکا عقاب بھی دائمی ٹھیرا تو یہ عقاب دائم نہوا مگر
امر دائم پر اور یہ عذاب نہوا مگر جزا وفاق انتہی مترجم کہتا ہے ابن حجر مکی نے جو مسئلہ
خلود کفار کا اِسجگہ لکھا ہے بی شبہہ حق وصواب مطابق واضح سنت وظاہر کتاب کے
یون ہی ہے اِسمین کچھ شک نہین ہے لیکن یہ کہنا انکا کہ نقل ابن تیمیہ رح غیر صحیح ہے
صحیح نہین ہے اسلیے کہ علو وعبور ابن حجر کا عشر عشیر علو وعبور شیخ اسلام کو نہین پہنچا

ابن تیمیہ ابن حجر سے بہت پہلے تھے اُنکی نقل مین احتمال کذب وافترا کا ہرگز لایق قبول کے نہین ہو سکتا ہے روایت فخر رازی بھی اسیلیے صحیح و موید ہے یہ اور بات ہے کہ اُنھون نے اس مسئلہ مین جانب ضعیف کو واسطے اپنے اختیار کیا تھا ہم بھی اس قول مین برخلاف اُنکے عقیدہ رکھتے ہین شوکانی و سید محمد امیر و جمہور اہل علم اسیکے قائل ہین کہ خلود سے مراد دوام و تابید غیر منقطع ہے نہ مدت محدودہ واللہ اعلم

خاتمہ حدیث ابن ماجہ مین مرفوعًا

فضل مومن بر کعبہ

آیا ہے کہ حضرت نے کعبہ سے کہا کیا اچھا ہے تو اور کیا خوب ہے ہوا تیری بہت بڑا ہے تو اور بہت بڑی ہے حرمت تیری قسم ہے اُسکی جسکے ہاتھ مین ہے جان محمد کی البتہ حرمت مومن کی اعظم تر ہے نزدیک اللہ کے تیری حرمت سے کیا مال اُسکا اور کیا خون اُسکا اور یہ کہ گمان نکیا جاوے ساتھ اُسکے مگر خیر احمد و نسائی و ابن حبان و حاکم کا لفظ یون ہے جو کوئی آیا اور وہ پوجتا تھا اللہ کو شریک نکرتا تھا ساتھ اُسکے کسی شے کو نماز پڑھتا زکوۃ دیتا رمضان کا روزہ رکھتا تھا کبائر سے بچتا تھا تو اُسکے لیے جنت ہے کہا کبائر کیا ہین فرمایا اشراک باللہ قتل نفس مسلمہ الحدیث نسائی و ابن حبان و حاکم و بیہقی مرفوعًا روایت کرتے ہین مین زعیم یعنے ضامن ہون واسطے اُسکے جو ایمان لایا مجھپر اور مسلمان ہوا اور ہجرت کی ایک گھر کا ربض جنت یعنے اسفل بہشت مین اور ایک گھر کا وسط جنت مین اور ایک گھر کا اعلی غرف جنت مین جسنے یہ کام کیا اُسنے کوئی مطلب خیر کا اور کوئی مہرب شر سے باقی نچھوڑا اب مرے وہ جہان چاہے ابن ماجہ و حاکم کا لفظ یہ ہے جسنے چھوڑا دنیا کو اخلاص پر اللہ وحدہ لاشریک لہ کی اور قائم رکھا نماز کو اور دی زکوۃ تو وہ مرا اور اللہ اُس سے راضی ہے احمد و مسلم کا لفظ یہ ہے اللہ ظلم نہین کرتا مومن پر ایک نیکی کا بھی دیتا ہے اُسکو نیکی پر دنیا مین اور ثواب بخشتا ہے آخرت مین لیکن کافر سو عوض دیتا ہے اُسکے حسنات کا اُسکو دنیا مین یہانتک کہ جب پہنچتا ہے وہ آخرت کو تو نہین ہوتی واسطے اُسکے کوئی نیکی جزا کے طبرانی کا لفظ یہ ہے قبول نہین ہوتا ایمان بلا عمل کے اور نہ عمل بلا ایمان

بخاری و ترمذی مین آیا ہے حضرت نے فرمایا مینے خواب مین دیکھا کہ جبرئیل پاس میرے سر کے اور میکائیل پاس میرے پاؤن کے ہین ایک نے دوسرے سے کہا اِس شخص کے لئے کوئی مثال بیان کرو کہا سن تیرا کان سنے سمجھ تیرا دل سمجھے تیری مثال اور تیری امت کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بادشاہ نے گھر بنایا پھر ایک رسول یعنے قاصد بھیجا کہ لوگون کو واسطے کھانا کھانے کے بلالا بعض لوگون نے قبول کیا اور بعض نے ترک کردیا سو اللہ بادشاہ ہے گھر اسلام ہے جنت محل ہے اور تو اے محمد رسول و قاصد ہے جسنے تیری بات مانی وہ اسلام مین داخل ہوا جو اسلام مین داخل ہوا وہ جنت مین گیا جو جنت مین گیا اُسنے جنت کی سب چیزین کھائین **ف** ابونعیم کا لفظ یہ ہے اللہ تعالی عذاب کرتا ہے موحدین کو جہنم مین بقدر نقصان اعمال کے پھر پھیرتا ہے اُنکو طرف جنت کے وہ ہمیشہ اُسمین رہینگے بسبب اپنے ایمان کے احمد وغیرہ کا لفظ یہ ہے خوشی ہو اُسکو جسنے مجھے دیکھا اور مجھپر ایمان لایا ایکبار اور خوشی ہو اُسکو جسنے مجھے نہین دیکھا اور ایمان لایا مجھپر سات بار سو آیت طیالسی مین تین بار بھی آیا ہے ۵

موحدین کو عذاب

دلا خوش باش کان محبوب جانزا		بہ مسکینان و درویشان نظر ہست	

طبرانی و حاکم کا لفظ یہ ہے فلاح پائی اُسنے جسنے راہ پائی طرف اسلام کے اور تھا عیش اُسکا کفاف قناعت کی اُسنے اُس عیش پر مسلم کا لفظ یہ ہے تو نے نہین جانا کہ اسلام ڈہا دیتا ہے اُسکو جو پہلے اُسکے ہوا ہے اور ہجرت ڈہا دیتی ہے جو پہلے اُسکے تھا اور حج ڈہا دیتا ہے جو کچھ کیا تھا پہلے اُسکے ظاہر یہ ہے کہ سارے معاصی و مظالم منہدم ہوجاتے ہین خواہ حقوق خدا ہون یا حقوق عباد مگر جمہور نے حقوق عباد کو اِس حکم عام سے بدلیل دیگر نصوص قطعیہ کے خاص و مستثنی کیا ہے کیا عجب ہے کہ جو سچے پکے دل سے اسلام لائے ہجرت یا حج کرے تائب و نادم و منفعل ہو تو اللہ قیامت کو حقوق عباد سے بھی اُسکو نجات دلوادے مظلوم و صاحب حق سے اُسکا قصور معاف

ف تمام ہوا بیان شرک کا باقی رہے انواع شرک سو بیان اُنکا کتاب کرادب دین خالص مین اور رسالہ تقویۃ الایمان مین لکھا ہے اگر اللہ پاک نے توفیق بخشی تو دین خالص سے ترجمہ انواع شرک کا زبان اردو مین مختصر طور پر وقت فرصت کیا جاویگا انشاءاللہ تعالیٰ

فصل دوسری اکبر شرک اصغر ہی جسکو ریا کہتے ہین

تحریم ریا پر کتاب و سنت گواہ ہین امت کا اجماع ہوا ہے قال تعالی الذین ھم یراؤن وقال تعالی والذین یمکرون السیئات لھم عذاب شدید مجاہد نے کہا مراد اہل ریا ہین وقال تعالی ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا یعنی عمل مین ریا نکرے اسی لئے یہ آیت اُس شخص کے بارہ مین اوتری ہے جو اپنی عبادات و اعمال پر طالب اجر و حمد کا ہے وقال تعالی انما نطعمکم لوجہ اللہ لا نرید منکم جزاء و لا شکورا احمد نے مرفوعًا روایت کیا ہے کہ بڑا خوف مجکو تمپر شرک اصغر کا ہے یعنی ریا کا اللہ تعالی دن قیامت کے جبکہ لوگون کو جزا اُنکے اعمال کی دیگا فرماویگا جاؤ تم پاس اُنکے جنکو تم دنیا مین اپنے عمل دکھاتے تھے دیکھو تم اُنکے پاس کیا جزا پاتے ہو طبرانی کا لفظ یہ ہے ادنی ریا شرک ہے بہت دوست بندون مین خدا کو اتقیا اسخیا اخفیا ہین یعنے وہ لوگ جو عبادات کے چھپانے اور پاک کرنے مین شوائب اغراض فانیہ و اخلاق دنیہ سے مبالغہ کرتے ہین یہ وہ لوگ ہین کہ جب غائب ہون تو تلاش نکئے جاوین اور جب حاضر ہون تو پہچانے نجاوین وہی ہین آئمہ ہدی مصابیح دجی طبرانی کا لفظ یہ ہے شہوت خفیہ و ریا شرک ہے ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے بڑا خوف مجکو اپنی امت پر اشراک باللہ کا ہے سُن لو مین یہ نہین کہتا کہ وہ سورج چاند بت کو پوجینگے ولیکن عمل کرینگے واسطے غیر اللہ کے اور شہوت خفیہ ہوگی حکیم ترمذی کا لفظ یہ ہے شرک مخفی تر ہے میری امت مین

رفتار چیونٹی کی سے پتھر پر حاکم کا لفظ یہ ہے شرک خفی یہ ہے کہ عمل کرے آدمی واسطے آدمی کے حکیم ترمذی و حاکم و ابو نعیم کا لفظ یہ ہے شرک خفی تر ہے میری امت میں چیونٹی کی چال سے پتھر پر اندھیری رات میں ادنی شرک یہ ہے کہ دوست رکھے تو کسی کو ذرا سے جور پر یا دشمن رکھے تو ذرا سے عدل پر نہیں ہے دین مگر حب فی اللہ بغض فی اللہ قال تعالی قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ترمذی و حاکم کا لفظ یہ ہے قیامت کے دن اللہ طرف بندون کے اُترے گا تاکہ اُنکے بیچ مین فیصلہ کرے ہر امت گھٹنون کے بل ہوگی سب سے پہلے جس شخص کو بلایا جاویگا وہ آدمی ہوگا جسنے قرآن کو جمع کیا تھا اور دوسرا وہ آدمی جو راہ خدا مین مارا گیا تھا اور وہ آدمی جو کثیر المال تھا اللہ قاری سے کہیگا کیا مینے تجکو وہ نہین سکھایا جو اپنے رسول پر مینے اُتارا وہ کہیگا ہان اے رب فرماویگا تو نے اُس علم پر کیا عمل کیا وہ کہے گا مین رات دن اُسکو پڑہا کرتا تھا اللہ کہے گا تو جھوٹا ہے بلکہ تیری مراد یہ تھی کہ تو قاری مشہور ہو سو مشہور ہو گیا مالدار کو لاوینگے اللہ کہیگا کیا مینے تجھپر وسعت نہین کی تھی یہانتک کہ تجکو کسی کا محتاج نرکھا تھا وہ کہے گا ہان ای رب فرماویگا تو نے اُس عطا مین کیا کام کیا وہ کہیگا مین صلۂ رحم و صدقہ کرتا تھا اللہ فرماویگا بلکہ تو نے یہ چاہا تھا کہ تجکو سخی کہین سو کہا گیا پھر مقتول راہ خدا کو لاوینگے اللہ کہیگا تو کس بات مین مارا گیا وہ کہیگا مجکو حکم تھا جہاد کا تیری راہ مین سو مین لڑا یہانتک کہ مارا گیا اللہ فرماویگا کہ تو جھوٹا ہے بلکہ تو نے یہ چاہا تھا کہ بہادر کہلاوے سو کہا گیا ای ابو ہریرہ خلق اللہ مین انھین تینون سے پہلے پہل آگ کو سلگاوینگے دن قیامت کے احمد و مسلم و نسائی کا لفظ یہ ہے سب سے پہلے جس شخص پر دن قیامت کو حکم کیا جاویگا وہ ایک مرد شہید ہوگا اُسکو لاکر اللہ کی نعمت یاد دلاکر کہینگے تو نے کیا عمل کیا وہ کہیگا مین تیری راہ مین یہانتک لڑا کہ شہید ہوا اللہ تعالی کہیگا تو جھوٹا ہے لیکن تو اسلئے لڑا تھا کہ بہادر مشہور ہو سو مشہور ہوا پھر حکم ہوگا تو اُسکو منہ کے بل گھسیٹ کر دوزخ مین ڈالدیا جاویگا دوسرا وہ مولوی ہے جسنے علم سیکھا

سکھایا قرآن پڑھا اُسکو لاکر اللہ کی نعمت جتلائینگے وہ جان لیگا اللہ کہے گا تو نے اُس
نعمت مین کیا کام کیا وہ کہیگا علم سیکھا سکھایا تیرے لئے قرآن پڑھا اللہ فرماویگا تو جھوٹا
ہے تو نے تو اسلئے علم سیکھا کہ مولوی کہلائے قرآن اسلئے پڑھا کہ قاری کہا جاوے سو
یہ ہوا پھر حکم ہوگا تو اُسکو منہ کے بل گھسیٹ کر آگ مین ڈال دیا جاویگا تیسرا وہ شخص
ہے جسپر اللہ نے کشایش کی طرح طرح کے مال اُسکو دئے اُسکو لاکر اللہ کی نعمت جتائینگے
اللہ کہیگا تو نے کیا عمل کیا وہ کہیگا مینے کوئی راہ نہین چھوڑی کہ اُسمین خرچ کرنا
تجکو دوست ہو مگر خرچ کیا اللہ فرماویگا تو جھوٹا ہے لکن تو نے یہ کام اسلئے کیا کہ سخی کہلاوے
سو کہا گیا پھر اُسکے لئے حکم ہوگا وہ منہ کے بل گھسیٹ کر آگ مین پھینکدیا جاویگا مولوی صاحب
وقاری صاحب و مجاہد صاحب کے حق مین اسطرح کئی حدیثین نزدیک حاکم وغیرہ کی آئی
ہین ایک لفظ حاکم کا یہ ہے تین شخص ہین جو وقت حساب کے ہلاک ہونگے سخی و بہادر
و مولوی احمد و ترمذی و ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے جب جمع کریگا اللہ اولین آخرین کو اُس دن
کے لئے جسمین کوئی شک نہین ہے تو ایک پکارنے والا پکاریگا جس کسی نے شریک کیا
ہو کسی عمل مین جو اللہ کے لئے کیا ہے کسی اور کو تو مانگے ثواب اپنا اُسی شریک سے بیشک
اللہ غنی تر ہے شرکا مین شرک سے احمد کا لفظ یہ ہے اللہ فرماتا ہے مین بہتر قسیم ہون
واسطے اسکے جسنے شریک کیا ہے کسیکو ساتھ میرے سو جسنے کسی شئے کو میرا شریک
کیا ہو تو اسکا عمل تھوڑا ہو یا بہت واسطے اُسی شریک کے ہے جسکو میرے ساتھ
ملایا ہے مین اُس عمل سے غنی ہون مسلم و ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے اللہ تعالے نے فرمایا ہے
مین غنی تر ہون شرکا مین شرک سے جس کسی نے ایسا عمل کیا ہے جسمین میرے ساتھ
کسی غیر کو شریک کیا ہے تو مین اُسکو اور اُسکے شرک کو چھوڑ دیتا ہون جب دن قیامت کا
ہوگا مہر لگے ہوئے صحیفے لاکر سامنے اللہ کے رکھی جاوینگی اللہ فرشتون سے کہیگا اسکو قبول
کرو اُسکو پھینکدو فرشتے کہینگے قسم ہے تیری عزت کی نہین دیکھی ہمنے مگر خیر اللہ فرماویگا

ہان لکن واسطے میرے غیر کے تھی آجکے دن مین قبول نکرونگا مگر وہی عمل جس سے مقصود
میری ذات تھی یہ مضمون اور چند احادیث مین بھی اسیطرح آیا ہے بخاری کا تاریخ مین ترمذی
کا سنن مین یہ لفظ ہے پناہ مانگو اللہ کے جُبّ الحزن سے جو ایک جنگل ہے جہنم مین خود جہنم
ہر دن اُس سے چارسو بار پناہ مانگتی ہے اُسمین ریاکار قاری جاوینگے جو اپنے اعمال
دکھاتے ہین بڑے دشمن قاریونمین اللہ کو وہ لوگ ہین جو زیارت امرا کی کیا کرتے ہین
طبرانی کا لفظ یون ہے جہنم مین ایک بیابان ہے جس سے جہنم ہر دن چارسو بار پناہ مانگا
کرتی ہے وہ جنگل واسطے ریاکاران امت محمد صلعم کے طیار کیا گیا ہے جو حامل کتاب
اللہ متصدق سے نے ذات اللہ حاج بیت اللہ خارج فی سبیل اللہ ہین احمد و مسلم کا لفظ
یہ ہے جو سناتا ہے یعنے اپنا کام سناویگا اُسکو اللہ جو دکھاتا ہے دکھاویگا اُسکو اللہ جو
سختی مین ڈالتا ہے کسیکو سختی مین ڈالیگا اُسکو اللہ عقیلی و دیلمی کا لفظ یہ ہے بڑا دشمن
بندون مین اللہ کو وہ ہے جسکے دو کپڑے بہتر ہین اُسکے عمل سے کپڑے تو نبیون کے سے
ہون عمل جابرون کا سا ہو عبدالرحمن سلمی نے ستر الصوفیہ مین اور دیلمی نے مسند الفردوس مین
کہا ہے بچو دو شہرتون سے صوف و خز بہت سخت تر عذاب لوگون مین دن قیامت کے
اُس شخص کو ہوگا جو لوگون کو یہ دکھلاتا ہے کہ اُسمین خیر ہے حالانکہ اُسمین کوئی خیر نہین ہے
ابونعیم و دیلمی کا لفظ یہ ہے کہ حرام کیا ہے اللہ نے جنت کو ہر مرائی پر دیلمی نے کہا ہے
زمین فریاد کرتی ہے طرف اللہ کے اُن لوگون سے جو ریا سے صوف پہنتے ہین ابن ماجہ کا
لفظ یہ ہے بہت سے روزہ دار ہین جنکو روزہ سے کچھ حاصل نہین مگر بھوک بہت سے
قائم ہین جنکو قیام سے کچھ فائدہ نہین مگر جاگنا ہ

ہم سے دل مردہ اگر انکھو جاگے تو کیا	چشم بیدار تو ہے پر دل بیدار نہین

احمد و طبرانی و حاکم کا لفظ یہ ہے بہت سے قائم ہین جنکا حصہ قیام سے یہی جاگنا ہے بہت
سے صائم ہین جنکا حصہ صیام سے یہی گرسنگی ہے دیلمی کا لفظ یہ ہے جنت کی ہوا

پانسو برس کی راہ سے آتی ہے جو شخص دنیا کو عمل آخرت سے طلب کرتا ہے وہ اُسکو نپاویگا طبرانی وابو یعلی وبیہقی کا لفظ یہ ہے جسنے اچھی طرح پڑہی نماز ایسی جگہ کہ لوگ اُسکو دیکھتے ہین پھر بری طرح پڑہی جہان کہ اکیلا تھا تو یہ ایک استہانت ہے جس سے اُسنے اپنے رب کی اہانت کی ہ

کلید در دوزخ است آن نماز		که در چشم مردم گزاری دراز	.

طبرانی کا لفظ یہ ہے جو کوئی آراستہ ہوا عمل آخرت سے اور وہ ارادہ آخرت کا نہین رکھتا ہے نہ اُسکا خواہان ہے تو وہ ملعون ہوتا ہے آسمانون اور زمین مین ابن عدی کا لفظ یہ ہے جب آراستہ ہوئی قوم آخرت سے اور تجمل کیا واسطے دنیا کے تو جگہ اُسکی نار ہے طبرانی کا لفظ یہ ہے جسنے ریا کی اللہ سے واسطے غیر اللہ کے وہ بری ہوا اللہ سے احمد و شیخین کا لفظ یہ ہے المتشبع بما لم یعط کلابس ثوبی زور طبرانی واحمد کا لفظ یہ ہے حضرت نے فرمایا ای لوگو بچو شرک سے کہ وہ چونٹی کی چال سے بھی زیادہ مخفی ہے کہا کیونکر بچین ہم اے رسول خدا فرمایا یون کہو اللھم انا نعوذبک ان نشرک بک شیئاً نعلمہ ونستغفرک لما لا نعلمہ دوسری روایت یون ہے کہ ابو بکر سے کہا شرک تم مین پوشیدہ تر ہے رفتار مورچہ سے اور مین بتاؤن گا تجکو ایک شے کہ جب تو وہ کام کرے تو وہ چھوٹے بڑے شرک کو تجسے دور کردے تو کہہ اللھم انی اعوذ بک ان اشرک بک وانا اعلم واستغفرک لما لا اعلم اسکو تین بار کہا کر اسکو حکیم ترمذی نے بھی ابن جریج سے بلاغاً روایت کیا ہے ہر دن مین تین بار کہنا ذکر کیا ہے دیلمی کا لفظ یہ ہے آدمی کوئی کام چھپ کر کرتا ہے اللہ اُسکو پوشیدہ لکھ لیتا ہے اُسکے پیچھے شیطان لگتا ہے یہانتک کہ اُسکو منہ سے نکالتا ہے تب وہ عمل سر سے محو ہوکر علانیہ مین لکھا جاتا ہے اگر دوبارہ کہا تو سر و علانیہ دونون سے محو ہوکر ریا مین لکھا گیا ابو داؤد نے بسند صحیح روایت کیا ہے جسنے سیکھا کوئی علم جس سے طلب خدا کی

جاتی ہے نہین سیکھا اُسکو مگر اسلیئے کہ کچھ سامان دنیا کا ملے وہ قیامت کو جنت کی ہوا تک
بھی نہ پاویگا احمد و حاکم و بیہقی کا لفظ یہ ہے کیا خبر ندون مین تمکو اُس بات کی جسکا مجھے
تمپر ڈر ہے مسیح سے بھی زیادہ وہ شرک خفی ہے کہ کوئی آدمی کسی آدمی کے لیئے
عمل کرنے کو کھڑا ہو حدیث بیہقی مین اُس نماز کا جو کسیکے دکھانے کو اچھی طرح پڑہی
جاتی ہے پورا پورا رکوع و سجدہ ادا کیا جاتا ہے اسلیئے کہ کوئی شخص اُسے دیکھ رہا ہے
شرک السرائر نام رکھا ہے طیالسی و احمد و طبرانی و حاکم و بیہقی کا لفظ یہ ہے جسنے نماز
پڑہی دکھانے کو اُسنے شرک کیا جسنے روزہ رکھا دکھانے کو اُسنے شرک کیا جسنے صدقہ
دیا دکھانے کو اُسنے شرک کیا ابو نعیم کا لفظ یہ ہے نہین سُنتا ہے اللہ سیعی و عا کو سُنانے
والے دکھانے والے لہو و لعب کرنے والے سے ذہبی کا لفظ یہ ہے ایک آدمی نے
حضرت سے پوچھا نجات کیونکر ہو فرمایا اللہ کو دہوکا نہ دیوے فریب نکرے کہا اللہ کو کیونکر دہوکا
دیا جاتا ہے فرمایا اسطرح کہ تو وہ کام کرے جسکا اللہ و رسول نے تجکو حکم دیا ہے اور
مراد تیری غیر وجہ اللہ ہو تم بچو ریا سے کہ وہ شرک باللہ ہے ریاکار کو دن قیامت کے سامنے
خلائق کے چار ناموں سے پکارینگے اے کافر اے فاجر اے غادر اے خاسر اکارت
گیا عمل تیرا باطل ہوا اجر تیرا آجکے دن تیرا کچھ حصہ نہین ہے تو اپنا اجر اُس سے مانگ
جسکے لیئے تونے عمل کیا تھا اے مخادع مکار غرضکہ ذم ریا مین بہت سی حدیثین آئی ہین
جنکا ذکر زواجر مین موجود ہے **ف** رہا اجماع تحریم ریا پر سو بعد معلوم ہو جانے ان
نصوص قطعیہ و احادیث صحیحہ کے خود واضح ہے ائمہ دین کے کلمات ذم ریا پر متوافق
ہین امت کا تحریم ریا و تعظیم اثم ریا پر اطباق و اتفاق ہے عمر رضی اللہ عنہ نے ایک
شخص کو دیکھا کہ گردن جھکائے ہوئے بیٹھا ہے کہا اے گردن والے سر اُٹھا خشوع
کچھ رقاب مین نہین ہے خشوع تو دلمین ہوتا ہے ابو امامہ نے ایک شخص کو مسجد مین
اندر سجدہ کے روتے ہوئے دیکھا کہا انت انت لو کان ھذا فی بیتک یعنی اجی تم

علامات ریا

ابھی تم ہو کاش یہ بات گھر مین ہوتی بیٹے تو کیا اچھا کام تھا ہو علی مرتضیٰ نے کہا ہے ریا کار
کی تین علامتین ہین کاہل و کاسل ہوتا ہے جبکہ تنہا ہو نشاط مین ہوتا ہے جبکہ لوگون
مین ہو زیادہ عمل کرتا ہے جبکہ اسکی ثنا کیجائے کم عمل کرتا ہے جبکہ اسکی ذم کیجائے پھر کہا
بندہ کو جو نیت پر دیا جاتا ہے وہ عمل پر نہین ملتا کیونکہ نیت مین ریا نہین ہوتی ہے بعض روایات
مین آیا ہے کہ نیت مومن کی بہتر ہے اسکے عمل سے ایک شخص نے کہا مین اپنی تلوار سے
اللہ کی راہ مین بارادۂ وجہ اللہ و محمدت ناس قتال کرتا ہون عبادہ بن صامت نے کہا
لاشئ لك لاشئ لك لاشئ لك یعنی تجھکو کچھ خاک اجر بھی نہین ہے اللہ تو یون کہتا
ہے انا اغنی الشرکاء عن الشرك الحدیث قتادہ نے کہا بندہ ریا کرتا ہے تو اللہ
فرماتا ہے میرا بندہ مجھسے استہزاء کرتا ہے ابراہیم بن ادہم نے کہا اسنے اللہ کو سچا نجانا
جسنے ارادہ شہرت کا کیا فضیل نے کہا ہے جس کسیکو ریاکار کا دیکھنا ہو وہ مجھے دیکھے
پھر کہا ترک کرنا عمل کا واسطے لوگون کے ریا ہے اور عمل کرنا واسطے انکے شرک ہے
اخلاص یہ ہے کہ اللہ تجھکو ان دونون سے عافیت مین رکھے بعض حکماء نے کہا ہے
مثال صاحب ریا و سمعہ کی ایسی ہے جیسے کوئی شخص اپنے کیسہ مین سنگریزہ بھر کر
بازار کو جائے کہ کچھ خرید کرے جب اسے کیسہ کو سامنے بائع کے کھولا رسوا ہوا کوئی منفعت
بھی حاصل نہوئی سوا اس بات کے کہ لوگون نے کہا اسکا کیسہ پر تھا مگر اسکو کیا ملا اسیطرح
عامل ریا و سمعہ کو کچھ نفع عمل کا نہین ہے سوا لوگونکی باتون کے اور آخرت مین کچھ ثواب
نملیگا قال تعالیٰ وقدمنا الیٰ ما عملوا من عمل فجعلناہ ھباء منثورا
یعنی وہ اعمال جنسے غیر اللہ مقصود تھا انکا ثواب جاتا رہا وہ عمل مثل ذرہ کے پریشان و برباد
ہو گئی ف ریا اسکو کہتے ہین کہ ارادہ عامل کا عبادت سے غیر وجہ اللہ ہو مثلاً یہ قصد
کرے کہ لوگ اسکے عبادت و کمال پر مطلع ہون تاکہ اس حیلہ سے مال یا آبرو یا ثنا حاصل ہو
خواہ لاغری تن و زردی رنگ ظاہر کرے یا پریشانی بال و بذاذت ہیئت اور پستی آواز

تعریف ریا

اور چشم پوشی تاکہ لوگون کو یہ وہم ہو کہ وہ عبادت مین بڑی کوشش کرتا ہے یا خزن
وقلت اکل و بے پروائی تاکہ یہ معلوم ہو کہ وہ مشتغل بامر اہم ہے یا پیاپے روزے
رکھے راتون کو لگاتار جاگے دنیا و اہل دنیا سے اعراض ظاہر کرے اِس نامراد کو
یہ نہین معلوم ہے کہ وہ اسدم اراذل ناس سے بھی بدتر ہے جیسے مکاسین اور
راہ زن وغیرہم کیونکہ وہ لوگ اپنے گناہونکے معترف ہین دین مین مغرور نہین ہین
بخلاف اِس مخذول ممقوت کی یا زبی صلحاؤکا اظہار کرے مثلاً چلنے مین سر جھکائے
چلے آہستہ پاؤن اُٹھائے ماتھے پر نشان سجدہ کا جمائے صوف پہنے سوئی کپڑے
لادے گدڑی اوڑھے چندیان لگائے پھرے وغیر ذلک تاکہ لوگون کو یہ وہم ہو کہ
وہ علماء و سادات صوفیہ مین سے ہے رضی اللہ عن مجقیھم وخذل مبطلیھم
حالانکہ وہ باطن مین حقیقت علم وتصوف سے بالکل مفلس و قلاش ہے اور یہ نہین
جانتا ہے کہ جو کچھ اس تلبیس سے اُسکو ہاتھ لگے گا وہ اُسپر حرام ہے اگر اسنے لیکر
کھایا فاسق ہوا لوگون کا مال باطل سے اُڑایا یا وعظ و تذکیر کرے حفظ سنن لقاء
مشائخ اتقان علوم وغیرہ کا اظہار کرے اِسکے سوا اور بہت سی راہین ہین ریا بالقول
بہت ہوتی ہے اور اُسکے بہت سے انواع ہوتے ہین جنکا حصر مشکل ہے یا
تطویل وتحسین ارکان نماز و اظہار تخشع کرے یا اسی طرح صوم وحج وغیرہما مین عبادات
سے ریاکاری کرے کیونکہ ریا بالاعمال کے انواع بھی منحصر نہین ہوسکتے ہین بلکہ اکثر یہ
ہوتا ہے کہ ریاکار شدت حرص سے اتقان واحکام ریا پر خلوت مین بھی ایسے ہی
فعل کا مالوف ہوتا ہے تاکہ مجمع مین بھی اُسی عادت وخلق پر رہے یہ کام کچھ اللہ کے
خوف وحیا سے نہین کرتا ہے بعض ریاکار عالم امیر صالح سے طالب اپنی زیارت
کے ہوتے ہین واسطے ایہام رغبت کے کہ وہ ایک ایسا شخص ہے جسکی زیارت اکابر
کرتے ہین اور اُسکو متبرک جانتے ہین کبھی یہ افتخار کرتا ہے کہ اُسنے بہت سے مشائخ

سے ملاقات کی ہے اسمین اپنا ترفع غیر پر منظور رکھتا ہے یہ قیجا مع ہین ابواب ریا کے جو
باعث ہوتی ہین اسکو اثنا اوپر افعال مذکور کی واسطے طلب جاہ و منزلت و اشتہار صیت کے
یہانتک کہ زبانین اسکی ثنا کرتی ہین اور سائر آفاق سے حطام دنیا کا طرف اسکے آتا ہے
ف اطلاق ریا کا زبان حاملان شرع پر جہان کہین آیا ہے مراد اس سے وہی
ریا مذموم ہے جسکا ذکر اوپر گزر چکا پھر اگر بجز ریا اور کچھ مقصود نہین ہے تو ساری عبادات
اسکی باطل ہے کاش اتنی ہی برائی اسکو حاصل ہوتی لکن اسپر تو گناہ عظیم اور ذم قبیح
وارد ہے جسکی تفصیل آیات و احادیث سابقہ سے معلوم ہو چکی ہے ریا کا حرام و کبیرہ ہونا
مقتضی لعن کا ہے کیونکہ اسمین استہزاء ہے ساتھ حقتعالی کے اسی لئے ریا اکبر کبائر
مہلکہ ٹہیری اور حضرت نے اسکا نام شرک اصغر رکھا ریا مین خلق کو دہوکا دینا اور اس
بات کا ایہام کرنا ہے کہ وہ اللہ کا مطیع ہے حالانکہ مطیع نہین ہے بلکہ امر دنیا مین بھی تلبیس
کرنا حرام ہے مثلاً اگر کسی انسان کا قرض ادا کیا اسلئے کہ اسکے یا غیر کے خیال مین یہ بات
آوے کہ یہ شخص متبرع ہے اور اسکے ساتھ اعتقاد سخاوت کا ہو تو بھی گنہگار ہوگا کیونکہ
اسمین ایک طرح کی تلبیس و تملک قلوب بخداع و مکر ہے رہی یہ بات کہ جب ریا شرک اصغر
ٹہیری تو پھر شرک اکبر سے جدا کیون کی گئی سو اسکی وجہ یہ ہے کہ مثلاً جب کسی نمازی کو
لوگ صالح کہتے ہین تو یہ ریا اسکو باعث ہوتی ہے عمل پر لکن اثنا اس عمل مین کبھی قصد تعظیم
خدا کا کرتا ہے اور کبھی نہین کرتا دونون حال مین اس سے کوئی مکفر صادر نہین ہوتا ہے
بخلاف شرک اکبر کے کہ وہ اس عمل مین جب ہی حاصل ہوگا کہ مقصود اس سے تعظیم غیر اللہ
ہو جسطرح سجدہ سے مثلاً ارادہ تعظیم غیر اللہ کا کرے اس سے معلوم ہوا کہ یہ شرک اس طرح
ناشی ہوا ہے کہ اسنے قدر مخلوق کی تعظیم اپنے نزدیک کی وہ سبب ہوئی اسکو واسطے
رکوع و سجدہ کی گویا وہ مخلوق من وجہ معظم اسکے سمجھ ٹہیرا اور یہ عین شرک خفی ہے نہ جلی اور
نہایت درجہ کا جہل ہے کہ کوئی اسکو نہین کرتا ہے مگر وہی جسکو شیطان نے اپنے

فریب مین لیکر یہ وہم ڈالا ہے کہ ایک بندۂ ضعیف عاجز اسکے معایش و منافع کا مقدور اللہ
سے بھی زیادہ رکھتا ہے جب تو اُسنے اُسکا قصد کیا ہے اور اللہ کو مقصود نہ ٹھیرایا بلکہ اُس
مخلوق کے دل کی استمالت کرنے لگا ایسے شخص کو اللہ بھی دنیا و آخرت مین اوسی
مخلوق کی طرف سپرد کر دیتا ہے جسطرح کہ اوپر گذر چکا اذھبوا الی الذین کنتم تراؤن
فاطلبوا ذلک عندھم حالانکہ وہ اپنی جان کے بھی تو مالک نہین ہین خصوصًا آخرت
مین یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم یوم لا یجزی والد عن
ولدہ ولا مولود ھو جاز عن والدہ شیئا ان وعد اللہ حق فلا تغرنکم
الحیاۃ الدنیا ولا یغرنکم باللہ الغرور **ف** کبھی اطلاق ریا کا کسی امر
مباح پر بھی آتا ہے جیسے طلب کرنا جاہ و توقیر کا بغیر عبادت کے جسطرح کوئی شخص نظافت
و جمال سے یہ ارادہ کرے کہ لوگ اُسکی تعریف کرین اور یہ کہین کہ وہ شخص بڑا نفیس مزاج
صاف پاک طبیعت ہے اسی طرح حال ہر تجمل تزئین و تکرم کا واسطے لوگون کے ہے
مثلاً اپنا مال اغنیا پر خرچ کرے نہ بغرض عبادت و صدقہ مین تاکہ لوگ اُسکو سخی سمجھین یہ
نوع اسلئے حرام نہین ہے کہ اسمین کسی طرح کی تلبیس دین مین اور استہزا ساتھ اللہ پاک کے
نہین ہے حضرت صلعم جب باہر تشریف لاتے اپنا عمامہ درست کرتے بال سر کے سنوارتے
آئینہ مین منھ دیکھتے عائشہ نے کہا آپ ایسا کرتے ہین فرمایا ان اللہ دوست رکھتا ہے
اس بات کو کہ بندہ اپنے بھائیون کے لئے آراستگی کرے جب اُنکے پاس جاوے سو یہ کام
حضرت کا ایک عبادت مئاکدہ تھی کیونکہ آپ مامور تھے ساتھ دعوت خلق اور استمالت قلوب
مردم کے جہانتک کہ ممکن ہو اگر انکی نظر سے گر جاتی تو وہ آپسے اعراض کرتے تو ضرور ہوا
کہ اظہار محاسن احوال کا کیا جاوے تاکہ لوگ آپ کو حقیر نہ سمجھین کیونکہ نظر عوام طرف ظواہر
کے ہوتی ہے نہ طرف سرائر کے سوا اس قصد حضرت مین بہت بڑی قربت تھی یہی بات
حق مین علماء عرفاء کے جاری ہو سکتی ہے جب کہ مقصود انکا تحسین ہیأت سے بھی

قصد نبوی ہو واللہ اعلم مگر سنت سے زیادہ تجاوز نکرے کہ حد اسراف و تبذیر و تکلف و
تصنع تک پہنچ جاوے تو سط ہر امر مین محمود ہوتا ہے **ف** غزالی و ابن عبد السلام
کا اختلاف ہے حق مین اُس شخص کے جسکا قصد عمل مین ریا و عبادت ہے غزالی نے کہا
اگر باعث دنیا غالب ہے تو کچھ ثواب نہین ہے اور اگر باعث آخرت غالب ہے تو ثواب
ملیگا اور اگر دونون باعث برابر ہین تو دونون ساقط ہونگے اب بھی کچھ ثواب نہوگا ابن
عبد السلام نے کہا مطلقاً کچھ ثواب نہین ہے بدلیل حدیث من عمل عملا اشرك
فيه غيري فانا منه بري هو للذي اشرك ابن حجر مکی نے کہا ہے یہی قول راجح
ہے کریمہ فمن یعمل مثقال ذرة خیرا یرہ اسکو شامل نہین ہے اسلئے کہ
اُسکی تقصیر بقصد محرم مین موجب سقوط اجر کے ہو گئی ہے اب ذرہ برابر بھی خیر باقی نہین
رہی **ف** اگر عبادت اخلاص سے ادا کی ہے اور بعد تمام عمل کے ریا آئی تو وہ
مبطل ثواب عمل نہو گی اور اگر درمیان عمل کے آئی ہے اور نرا قصد ریا کا ہو گیا تھا تو محبط
عمل ہو گی اور اگر نری ریا نہ تھی بلکہ قصد قربت غالب تھا تو اسمین تردد ہے حارث محاسبی
مائل طرف افساد عمل کے ہین زواجر مین کہا ہے بہتر نزدیک ہمارے یہ ہے کہ اگر اثر اسکا
عمل مین ظاہر نہین ہوا ہے بلکہ صدور عمل کا باعث دین تھا مگر سرور اطلاع کا اُس سے
جا ملا تو عمل فاسد نہوگا کیونکہ اصل نیت باقی ہے ہان اگر عروض ریا کا اس درجہ ہوا ہے
کہ اگر لوگ اُسپر مطلع نہون تو وہ نماز کو قطع کر دے تو یہ صورت بیشک مفسد ہے اُس نماز
فرض کو پھر پڑھے ابن حجر مکی نے اسجگہ بال کی کھال نکالی ہے مسئلہ کو نہایت خاصی
ٹیڑھا ہے اسلئے ہمنے تفصیل کو ترک کر دیا **ف** ریا کے درجے قبح مین متفاوت ہین
اقبح زیادہ ہے جو ایمان مین ہو یہ شان منافقون کی ہے جنکے حق مین فرمایا ہے
ان المنافقين في الدرك الاسفل من النار سو اس قسم کے منافق بعد زمانہ
صحابہ کے کم ہین ہان مثل اُنکے قبح مین اور بدتر ہین جیسے معتقدین بدع مکفرہ کے جو کہ

انکار حشر کا کرتے ہین یا انکار اللہ کے عالم بالجزئیات ہونے کا یا معتقد اباحت مطلقہ کے
ہین کہ بعد اس قبح کے پھر کوئی قبح نہین ہے انھین کی الگ بھگ وہ ریاکار ہین جو
اصول عبادات مین ریا برتتے ہین کہ خلوت مین تو عبادت نہین کرتے جلوت مین بجو بن
مذمت عابد بنتے ہین سو یہ ریا بھی نزدیک اللہ کے بہت بری ہے ۵

چون بخلوت می روند آن کار دیگر میکنند		واعظان کین جلوه بر محراب و منبر میکنند

اس ریا کی بنیاد نہایت جہل و اعلے انواع سفاہت پر ہے انھین کے قریب وہ لوگ ہین
جو مجمع مین عادت نوافل کی رکھتے ہین اور خلوت مین کچھ رغبت انکو طرف نوافل عبادات
کے نہین ہوتی ہے اسکے قریب وہ ہین جو ظاہر مین نماز نہایت تحسین و اطالت ارکان و
اظہار تخشع و استکمال سائر مکملات سے پڑھتے ہین اور باطن مین ادنی واجبات پر اقتصار
کرتی ہین **ف** جو ریا کسی شخص کے لئے ہوتی ہے اسکے بھی درجات ہین اقبح
درجات یہ ہے کہ لقصد تمکن معصیت ہو جیسے اظہار کرنا ورع و زہد کا کہ لوگ اس وصف
کو پہچان کر اسکو متولی مناصب و وصایا کا کرین امانات اسکے پاس ودیعت رکھین
اموال سپرد کرین یا تقسیم صدقات حوالہ کرین اور اسکا قصد یہ ہے کہ وہ خیانت کرے یا تذکیر
و وعظ و تقلم و تعلیم اسلئے کرے کہ فلان عورت یا غلام ہاتھ آئے یہ لوگ بدترین ریاکار
ہین نزدیک اللہ کے اسلئے کہ انھون نے اللہ کی طاعت کو ایک سیڑہی واسطے وصول
معصیت و حصول معشوق کے ٹھیرایا ہے انکی عاقبت بہت بری ہے انھین کی الگ بھگ
وہ ریاکار ہین جو متہم بمعصیت یا خیانت ہین اور انھون نے واسطے دفع اس تہمت
کے اظہار طاعت و تصدق کا اختیار کیا ہے اسکے قریب وہ ہین جنکا قصد یہ ہے کہ کوئی
حظ مباح مثل مال یا نکاح وغیرہا کے حاصل کرین اور دنیا کا لطف اٹھاوین انھین کے
قریب وہ ہین جنکا قصد اظہار عبادت و ورع و تخشع سے یہ ہے کہ کوئی انکو حقیر
نہ سمجھے بنظر نقص نہ دیکھے بلکہ انکو منجملہ صلحا کے سمجھے اور خلوت مین وہ کوئی کلام ان

کاموں مین سے نہین کرتے ہین یا جس دن روزہ رکھنا مسنون ہے اُسدن اظہار مفطر
کا ترک کردے اِس ڈرسے کہ مبادا کوئی یہ گمان کرے کہ اُسکو کچھ توجہ طرف نوافل کے نہین
ہے یہ اصول ہین درجات ریا و مراتب مرائین کے غزالی نے کہا و جمیعہم تحت مقت اللہ
تعالی و غضبه و هو من اشد المهلکات **ف** اوپر یہ حدیث گزر چکی ہے ان
من الریاء ما هو اخفی من دبیب النمل اسمین بڑے بڑے علماء غوطے کھا جاتے
ہین آفات نفوس غوائل قلوب مین متزلزل ہو جاتے ہین عباد جہلاء کا کیا ذکر ہے اسکی صورت
یہ ہو کہ ریا ایک تو جلی ہوتی ہے جو حامل و باعث ہے عمل پر دوسری خفی ہوتی ہے جو حامل
نہین ہوتی لکن اُسکی مشقت خفیف ہوتی ہے جیسے کسی شخص کو عادت تہجد کی ہو ہر رات
نماز پڑہتا ہے اور اُسپر گران ہے لکن جب کوئی مہمان اُسکے یہان آکر نازل ہوتا ہے یا کوئی
شخص اُسکے حال پر اطلاع پاتا ہے تو ایک طرح کی نشاط حاصل ہوتی ہے اور وہ تہجد اُسپر
ہلکا ہو جاتا ہے حالانکہ یہ عمل اُسنے اللہ ہی کے لئے کیا ہے اگر ثواب مقصود نہوتا تو ہرگز
تہجد نہ پڑہتا علامت اِسکی یہ ہے کہ وہ بصورت عدم اطلاع کسی شخص کی بھی تہجد پڑہا کرتا
ہے اِس سے زیادہ خفی وہ ریا ہے کہ تسہیل و تخفیف پر بھی حامل نہو مگر ریا کاری ہو
وہ ریا اُسکے دلمین ایسی چھپی ہو جیسے آگ پتھر مین چھپی ہوتی ہے ایسے ریا پر اطلاع
بجز علامات کے نہین ہو سکتی ہے اَجلیٰ علامات اُسکی یہ ہے کہ لوگون کے مطلع ہونیسے
اُسکے طاعت و عبادت پر ایک طرح کا سرور حاصل ہو سبب سے بندہ مخلص ایسے ہوتے ہین
کہ اخلاص سے عمل کرتے ہین ریا کو مکروہ رکھتے ہین کوئی شے اُنکو حامل ریا پر ابتداءً یا دوام
عمل پر نہین ہوتی ہے لکن جب کوئی شخص اُسپر مطلع ہوتا ہے تو اُنکو خوشی حاصل ہوتی ہے
اور دل ست شوق عبادت کا زیادہ ہوتا ہے سو یہی سرور دلیل ہے ریاء خفی پر کیونکہ اگر
دل کا التفات طرف لوگون کے نہوتا تو ہرگز وقت اطلاع مردم کے وہ سرور بھی ظاہر
نہوتا اسی اطلاع نے باوجود عدم کراہت کے تحریک ساکن کی اور رگ ریاء خفی کی غذا

بنگلی اور آسی وجہ سے وہ واسطے سبب اطلاع کے متکلف بنجاتا ہے اگرچہ بطور تعریض
ہی کے کیون نہو جیسے اظہار لاغری و پستی آواز و خشکی لب و غلبہ اونگھ جو دلیل ہے طول
تہجد پر اس سے زیادہ خفی وہ ریا ہے کہ ایسا مختفی رہے کہ نہ کسی کی اطلاع چاہے نہ اطلاع
سے مسرور ہو لیکن یہ چاہے کہ لوگ اُسکی تعظیم کرین ابتدا السلام کرین بہت سی ثنا کرین اُسکے
حوائج کے پورا کرنے مین شتابی کرین اُسکے معاملہ مین مسامحت سے پیش آئین جب وہ
کسی کے پاس جائے اُسکے لئے توسیع مکان کرین اور جب ان امور مین کچھ کوتاہی
ہو تو اُسکے دل پر گران و ناگوار گزرے کیونکہ اُسکے جی مین عظمت طاعت کی بسی ہوئی ہے
اُسکے مقابلہ مین طالب احترام و اکرام و اعظام ہے فرضا اگر وہ یہ طاعات بجا نہ لاتا تو طالب
اس احترام کا بھی نہوتا سو جب وجود طاعت کا مثل عدم طاعت کے امور متعلقہ خلق
سے نہوا تو گویا اُسنے اللہ کی علم پر قناعت نہ کی اور شوب ریا خفی سے خالی نہ ہا غزالی
نے کہا ہے لگتا ہے کہ یہ ریا محبط اجر کرے سوا صدیقین کے کوئی اس طرح کی ریا سے
سلامت نہین رہتا ہے الا ماشاء اللہ حدیث مین آیا ہے کہ لا اجر لکم قد استوفیتم
اجر کم یہی سبب ہے کہ مخلصین ہمیشہ ریا خفی سے ڈرتے رہتے تھے لوگون کو اعمال
صالحہ کے اخفا و پر تحریص کرتے تھے جسطرح کوئی اخفاء فواحش پر حرص رکھتا ہے یہ بات
اس امید پر کرتے کہ اُنکا عمل خالص رہے کل قیامت کو اللہ اُنکے اعمال کی جزاء حسن سامنے
ساری خلق کے دے کیونکہ یہ بات اُنکو معلوم تھی کہ اللہ اُس دن اُسی عمل کو قبول کریگا
جو خالص واسطے اُسکے ہوگا وہان نہ مال کام آویگا نہ اولاد نفع دیگی اُسی کا بھلا ہوگا کہ جو قلب
سلیم لیکر آویگا وہ دن ایسا ہوگا کہ صدیقین کو بھی اپنے اپنے جان کی پڑی ہوگی ہر کوئی نفسی
نفسی پکاریگا کسی اور کا تو کیا ذکر ہے جو شخص اپنے جی مین درمیان اطلاع صغار و مجانین
کے اور درمیان اطلاع کبار و عقلاء کے اپنی عبادات پر فرق پاتا ہے اُسمین ایک شائبہ
ریا کا ہے کیونکہ اگر وہ یہ بات جان لیتا کہ نافع و ضار و قادر ہر شے پر فقط اللہ ہے اور ہر غیر اللہ

ہر شئے سے عاجز ہے تو نزدیک اُسکے سب چھوٹے بڑے برابر ہوتے اور کسی صغیر و کبیر کے حاضر
ہونیسے کچھ اثر اُسکے نفس مین نہوتا **ف** ہر شائبہ ریا مفسد و محبط عمل نہین ہوتا ہے
بلکہ سرور کبھی تو محمود ہوتا ہے اسطرح پر کہ یون جانے کہ اللہ نے لوگون کو اُسکے احوال جمیل
پر اپنے لطف و کرم سے مطلع کر دیا ہے ورنہ وہ تو نفس الامر مین ساتر طاعات و معصیت تھا
اللہ نے اُسکی معصیت مستور رکھی اُسکی طاعت ظاہر فرمائی ستر قبیح اظہار جمیل سے
بڑھکر اور کیا لطف و کرم ہوگا اس صورت مین نظر اس شخص کی طرف نظر جمیل و لطف خدا
کے ہوگی نہ طرف حمد و مدح اشخاص کے قل بفضل اللہ و برحمتہ فبذلک فلیفرحوا
یا یون سمجھے کہ جس صورت مین اللہ نے اُسکے قبیح کو مستور رکھا اور جمیل کو دنیا مین ظاہر
کیا ہے تو آخرت مین بھی وہ ایسا ہی کریگا کیونکہ حدیث مین آیا ہے ما ستر اللہ علی
عبد ذنبا فی الدنیا الا سترہ علیہ فی الاخرۃ یا یہ گمان کرے کہ جو لوگ مطلع ہوئے
ہین وہ طاعت مین اُسکے اقتدا کرینگے اُسکا اجر دوگنا ہوگا ایک اجر ستر کا اولاً ملیگا دوسرا
اجر علانیہ کا آخراً کیونکہ جو کوئی طاعت مین کسی کا مقتدی ہوتا ہے اُسکو اجر مقتدی
کا بلا کمی اجر اس شخص کے ملتا ہے سو یہ توقع لایق اُسکے ہے کہ اُس سے سرور پیدا ہو
کیونکہ ظہور مخائل ربح کا لذیذ ہوتا ہے سرور و حبور لاتا ہے یا یہ خیال کر کے خوش ہو کہ
اللہ نے اُسکو ایسے کام کی توفیق بخشی ہے جسکے سبب لوگ اُسکی مدح کرتے ہین اور
اُسکو دوست رکھتے ہین اور گنہگار و نکی طرح اُسکو نہین کیا ہے جو اہل طاعت پر ہنستے ٹھٹھا
کرتے ہین ایذا پہنچاتے ہین اس فرح کی یہ علامت ہے کہ جسطرح اپنی مدح سے خوش
ہو اسی طرح دوسرے کی مدح پر بھی خوش ہو مذموم وہ شائبہ ریا ہے کہ فرح اس بات سے
ہو کہ اُسکی منزلت لوگون کے دلمین ہے وہ اُسکی تعظیم تکریم کرتے ہین اُسکے قضاء حوائج
مین سرگرم رہتے ہین کہ یہ فرح مکروہ ہے **ف** معلوم ہوا کہ کتم عمل کا فائدہ اخلاص
و نجات ہے ریا سے اظہار کا فائدہ اقتدا اور ترغیب خلق ہے خیر مین لیکن اُسمین آفت

سیا کی ہوتی ہے اللہ پاک نے دونون قسم کی ثنا فرمائی ہے ان تبدوا الصدقات فنعما
ھی وان تخفوھا وتؤتوا الفقراء فھو خیر لکم لیکن اسمین مدح اسرار کی زیادہ
کی ہے اسلیئے کہ وہ آفت اظہار سے سلامت ہے کم لوگ اُس سے سالم رہتے ہین
ہان جہان کہین اسرار متعذر ہوتا ہے وہان اظہار ممدوح ٹہیرتا ہے جیسے غزو و حج و جمعہ
و جماعت اس جگہہ اظہار ان اعمال کا یہی ہے کہ ان کامون کی طرف شتابی کرے اظہار
رغبت واسطے تحریض دیگر اشخاص کے فرمائی بشرطیکہ اُسمین کوئی لگاؤ ریا کا نہو حاصل
یہ ہے کہ جب عمل شوائب ریا سے خالص ہوا اور اُسکے اظہار مین کسیکو ایذا نہوئی بلکہ
سبب اقتدا و تاسی کا واسطے لوگون کے اُس فعل خیر مین ٹہیر اور لوگون نے اسکو عالم
یا صالح جانکر مبادرت اقتدا مین کی تو یہ اظہار افضل ہوگا کیونکہ یہ مقام انبیاء اور ورثہ
انبیاء کا ہے اسکا نفع متعدی ہے لقولہ صلعم من سن سنۃ حسنۃ فلہ
اجرھا واجر من عمل بھا الی یوم القیامۃ اور اگر کوئی شرط اسمین سے مختل
ہوگئی ہے تو پھر اسرار افضل ٹہیریگا اسی تفصیل کی بنیاد پر اطلاق افضلیت اسرار کا
محمول ہے ہان مرتبہ اظہار فاضل کا مزلّت اقدام علماء و عباد ہے کیونکہ وہ اظہار مین
مشابہ اقویاء نہین ہین اور دل اُنکے اخلاص پر قوی نہین ہوتے ہین اسلیئے اجور
اُنکے بسبب ریا کے حبط ہو جاتی ہین اس بات کا تفطن کرنا نہایت درجہ غامض ہے
علامت حق اس باب مین یہ ہے کہ جو کوئی قائم ہے ساتھ اس امر کے اور یہ بات
جانتا ہے کہ اگر غیر اُسکا اقران و امثال مین سے بھی مثل اُسکے قیام کرے تو کچھ اثر
اُسکو نہو تب البتہ مخلص ہو سکتا ہے اور اگر اس بات کا یقین اُسکے جی مین نہین ہے
تو پھر وہ مرائی ہے نہ مخلص کیونکہ اگر اُسکو ملاحظہ نظر خلق کا نہوتا تو اپنے نفس کو
غیر پر باوجود معلوم ہونے اس بات کے کہ وہ خیر کافی ہے اختیار نکرتا اسلیئے بندہ کو
چاہیئے کہ خدع نفس سے بچتا رہے نفس بڑا خداع ہوتا ہے اور شیطان تاک مین لگا رہتا ہے

اور محبت جاہ کی دل پر غالب ہو جاتی ہے یہ بات بہت کم ہے کہ اعمال ظاہرہ آفات
و اخطار سے سلامت رہین سلامتی جو کچھ ہے وہ اخفا ہی مین ہے منجملہ اظہار کے ایک
یہ امر ہے کہ بعد عمل کے ذکر اُسکا لوگون سے کرے بلکہ اسکا خطر اور بھی سخت تر ہے
کیونکہ کبھی زبان سے زیادہ بات نکل جاتی ہے یا مبالغہ کرتا ہے اور نفس کو اظہار
دعاوی مین لذت ہوتی ہے اور آسان تر بھی ہے اسطرح پر کہ یہ ریا محبط عمل خالص
ماضی نہین ہوتی ہے **ف** بہت لوگ ڈر سے ریا کے ترک طاعات کرتے
ہین سو یہ بھی علی الاطلاق محمود نہین ہے کیونکہ اعمال یا تو لازم بدن ہوتے ہین غیر
سے کچھ تعلق اُنکا نہین ہوتا ہے اور نہ خود اُن اعمال مین کوئی لذت ہوتی ہے جیسے نماز
روزہ حج سو اگر باعث ابتدا ہی مین نزا لوگون کا دیکھنا ہے تو یہ محض معصیت ہوئی اسکا
ترک کرنا واجب ہے ہرگز اُسمین رخصت اس کیفیت پر نہین ہو سکتی ہے اور اگر باعث
انکے نیت تقرب الی اللہ کی ہے لکن وقت عقد و شروع عمل کے ریا عارض ہو گئی ہی
اور جی سے کوشش اُسکے دفع کے لئے کی ہے یا انکے ہاتھ آگی ہے تو قہراً نفس
کو طرف اخلاص کے پھیر کر عمل کو پورا کرے کیونکہ قاعدہ شیطان کا یہ ہے کہ اولاً تو وہ آدمی
کو طرف ترک عمل کے بلاتا ہے جب اُسنے کہنا اُسکا نہ مانا اور عزم و عمل شروع کیا تو پھر
طرف ریا کے بلاتا ہے جب یہ بھی نہوا اور اُسنے بکوشش نفس اُس عمل سے فراغت
حاصل کی تو پھر یون ندامت دلاتا ہے کہ تو ریا کار ہے اللہ اس عمل کا نفع کچھ بھی تجکو نہ دیگا
یہانتک کہ وہ اُسطرح کا دوبارہ عمل کرنا چھوڑ دیتا ہے شیطان کی غرض حاصل ہو جاتی
ہے اسلئے اُس لعین سے بچتے رہنا چاہیے کیونکہ اُس سے بڑھکر کوئی مکّار دغاباز ہی
نہین ہے دل کو اللہ سے شرمانے پر جمانا چاہیے اُس دشمن کے کہنے مین نہ آوے
دوسری قسم اعمال کی وہ ہے جنکا تعلق خلق سے ہوتا ہے ان اعمال مین آفات و
اخطار بہت بڑھکر پیش آتے ہین ایک عمل اعظم خلافت ہے پھر قضا و پھر تذکیر و تدریس

اعمال دو طرح کے ہوتے ہین

وافتا پھر انفاق مال سو کوئی شخص ایسا ہے کہ دنیا اُسکو مائل نہین کرتی ہے طمع نہین
بھکاتی ہے اللہ کی راہ مین لوم لائم سے نہین ڈرتا ہے دنیا واہل دنیا سے معرض رہتا ہے
ہر حرکت وسکون اُسکا اللہ ہی کے لئے ہوتا ہے تو وہ مستحق ہے کہ اہل ولایات دنیویہ
واخرویہ سے ہو ورنہ جس کسی شخص مین ایک شرط بھی ان شروط مین سے مفقود ہے تو
ساری اقسام ولایات کے اُسپر ضرر ہین اُسکو چاہیے کہ اُنسے رک جاوے اُنکے اختیار و
قبول کرنیسے باز رہے دہوکا نہ کھاوے اُسکا نفس تو اُسکو یہی بھما دیتا ہے کہ جب وہ متولی
کسی امر کا امور مذکورہ مین سے ہوگا تو عدل کریگا قائم بہ حقوق رہیگا مائل بشوائب طمع
وریا نہو گا حالانکہ وہ اس تسویل مین دروغگو ہے کیونکہ اُسکے نزدیک تو جاہ و ولایات
سے بڑہکر کوئی شے بھی لذیذ تر نہین ہے یہی محبت اُسکو باعث ہلاک پر ہو جاتی ہے
اسی لئے جبکہ ایک شخص نے عمر بن خطاب سے اجازت وعظ کی بعد نماز صبح کے چاہی تھی
تو اُسکو منع کیا تھا اُسنے کہا تم مجکو نصح ناس سے منع کرتے ہو کہا مجھے ڈر ہے کہ کہین
تو پھول کر ثریا تک نہ پہنچے اسلئے انسان کو فضائل تذکیر وعلم پر دہوکا کھانا نہ چاہیے کہ اسکا
خطر بہت بڑا ہے ہم کسی کو یہ حکم نہین کرتے ہین کہ اُنکو چھوڑ دے کیونکہ نفس علم و تذکیر
مین کوئی آفت نہین ہے آفت تو اُسکے اظہار مین ہے کہ متصدی وعظ و اقراء و افتا و
روایت کا بنے اور نہ ہم یہ کہتے ہین کہ باوجود باعث دینی کے ترک تصدی کرے اگرچہ کچھ
ریا سے ممزوج ہو بلکہ ہم تو یہ حکم دیتے ہین کہ متصدی بنے لیکن ساتھ مجاہدہ نفس کے
اخلاص و تنزہ پر خطرات ریا سے بچ جاوے شوائب ریا ف اس جگہ کام تین مین ہے
ایک ولایات اسکا فتنہ سب سے زیادہ بڑا ہے جو لوگ ضعفا ہین وہ سرے سے اُسکو
ترک کر دین دوسری صلوات وغیرہا اسکا ترک کرنا ضعفا روا قویا کسیکو نہ چاہیے لیکن دفع
شوائب ریا مین کوشش و کشش کی جاوے تیسری تصدی للعلوم یہ مرتبہ وسطی ہے
درمیان دونون مرتبہ مذکورہ کے لیکن ساتھ ولایات کے اشبہ اور طرف آفات کے اقرب ہے

ولایات

اسلئے حذر کرنا اُس سے حق ضعیف مین اسلم تر ہے باقی رہا چوتھا مرتبہ جو جمع مال و انفاق مال کا ہے سو بعض علمار نے اُسکو اشتغال ذکر و نوافل سے فاضل تر بتایا ہے اور بعض نے بالعکس کہا ہے حق یہ ہے کہ اِسمین بھی بڑے بڑے آفات ہین جیسے طلب ثنا استجلاب قلوب و تمیز نفس باعطا سو جو شخص ان آفات سے خالص ہے اُسکے لئے جمع و انفاق افضل ہے کیونکہ اُسمین وصل منقطعین و کفایت مستحقین و تقرب الی رب العالمین ہے اور جو شخص اُن آفات سے خالص نہین ہے اُسکے لئے ملازمت عبادات کے اور استفراغ وسع کا ادب و مکملات مین اولی تر ہے ایک علامت اخلاص عالم کی اوسکے علم مین یہ ہوتی ہو کہ اگر کوئی ایسا شخص ظاہر ہو جو وعظ و نصیحت مین اُس سے احسن اور علم و فضل مین اُس سے اکثر ہے اور لوگ اُسکو بہ نسبت اسکے زیادہ تر قبول رکھتے ہین تو یہ خوش ہو اور اُسپر حسد نکرے ہان رشک کرنے کا کچھ ڈر نہین ہے رشک یہ ہے کہ اپنے لئے بھی اُسکا سا علم چاہے اور اگر اکابر اسکی مجلس مین حاضر ہون تو کلام اسکا متغیر نہو بلکہ ساری خلق کو ایک ہی نظر سے دیکھے اور لوگون کا اپنے ہمراہ راہ مین چلنا دوست نرکھے **ف** آیات و احادیث و کلام ائمہ سے یہ بات ظاہر ہو چکی ہے کہ ریا محبط اعمال و سبب مقت ذوالجلال و موجب لعن و طرد ہے اور منجملہ کبائر مہلکات کے ہے سو جب یہ بات ٹھیری تو اب ہر مسلمان موفق کو چاہئے کہ ساق جد سے کوشش ازالۂ ریا مین کرے مکابدۂ قوت شہوات کے لئے تحمل مشاق شدیدہ کا فرمائے کیونکہ کوئی شخص ایسا نہین ہے جو محتاج اس بات کا نہو مگر وہ شخص جسکو اللہ نے قلب سلیم نقی خالص شوائب ریا و ملاحظۂ اغراض و مخلوق سے عطا کیا ہے اور دائما مستغرق شہود رب العالمین ہے و قلیل ما ھم ورنہ غالب خلق کی طبیعت ایسی ہی ہوتی ہے ریا مین اگر اور کچھ نہو یہی احباط ایک عبادت کا ہو تو بھی اُسکے شوم و ضرر کو کافی ہے کیونکہ آخرت مین ہر آدمی اس بات کا محتاج ہوگا کہ کوئی ایک ہی عبادت ایسی ہاتھ آئے جس سے

پلہ حسنات کا بھاری ہو جائے ورنہ اُسکو طرف نار کے لیجاینگے جو کوئی خلق کی رضامندی
اللہ کی خفگی مین طلب کرتا ہے تو اللہ کا اُسپر غصہ ہوتا ہے منع و عطا ضر و نفع سب اللہ کے
اختیار مین ہے اُسکے سوا نہ کوئی رازق ہے نہ نافع و ضار وہی اس بات کا مستحق ہے
کہ خاص وہی مقصود ہو جو خلق مین طمع کرتا ہے وہ ذل و خیبت یا منت و مہانت سے
خالی نہین رہتا ہے پھر ترک کرنا اُس خیر و نعمت کا جو نزدیک اللہ کے ہے ایک ریا ر
کاذب و وہم فاسد پر کسی طرح مناسب نہین ہے ان لوگون کو اگر اُس ریا پر اطلاع ہو جو
اُنکے دلمین ہے تو ضرور اُسکو سطرود و ممقوت مذموم رکھین اسلئے کہ جو شخص عین بصیرت
سے طرف اُسکے نظر کریگا ضرور اُسکی رغبت خلق مین فاتر ہوگی صدق پر متوجہ ہوگا یہ تو
دوا علمی ہوئی دوسری دوا عملی ہے کہ عادت اخفاء عبادات کی مثل اخفاء فواحش کے
ڈالے یہانتک کہ دل اُسکا اللہ کے علم پر قانع ہو اور نفس واسطے طلب علم و اطلاع غیر اللہ
کے منازعت نکرے اس اخفاء مین تکلیف اُٹھائے اگرچہ ابتدا مین شاق ہو گا لیکن ایک
مدت تک اُسپر بتکلف صبر کرنے سے ثقل دور ہو جائیگا اللہ تعالی اپنے فضل سے اُسکی مدد کریگا
وہ مدد اُسکو توفیق بخشے گی ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم بندہ کی
طرف سے مجاہدہ و قرع باب کریم در کار ہے اللہ کی طرف سے ہدایت و فتح ہے ان اللہ
لا یضیع اجر المحسنین. و ان تک حسنة یضاعفہا من لدنہ اجرا عظیما

خاتمہ بیان مین اخلاص کے

اللہ نے فرمایا ہے وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین حنفاء ویقیموا
الصلوۃ ویؤتوا الزکوۃ وذلک دین القیمة وقال تعالی ان تخفوا ما
فی صدورکم او تبدوہ یعلمہ اللہ صحیحین مین عمر بن خطاب سے مرفوعا آیا ہے
انما الاعمال بالنیات وانما لکل امرء ما نوی فمن کانت ہجرتہ الی اللہ و

رسوله فهجرته الی الله و رسوله ومن كانت هجرته الی دنیا یصیبها او امرأة ینکحها
فهجرته الی ما هاجر الیه بخاری و مسلم مین بذیل خسف جیش کعبہ کے بیدا مین آیا ہے
یخسف باولهم واخرهم ثم یبعثون علی نیاتهم یہ بھی صحیحین مین ہے ولکن
جهاد ونیة یہ بھی شیخین نے روایت کیا ہے کہ کوئی شجاعت کے لئے اور کوئی حمیت کے
لئے اور کوئی ریا سے مقاتلہ کرتا ہے انمین مقاتل وہ ہے جو اسلئے لڑتا ہے کہ اللہ کا
کلمہ بلند ہو اسی کا لڑنا راہ خدا مین ہوتا ہے طبرانی کا لفظ یہ ہے کہ نیت مومن کی بہتر ہے
اُسکے عمل سے اور عمل منافق کا بہتر ہے اُسکی نیت سے اور ہر کوئی عمل کرتا ہے اپنی نیت
پر سو مومن جب عمل کرتا ہے تو اُسکے دلمین ایک نور چمکنے لگتا ہے حکیم ترمذی کا لفظ یہ ہے
کہ افضل عمل نیت صادقہ ہے ابن مبارک کا لفظ یہ ہے کہ دیتا ہے اللہ تعالیٰ دنیا نیت آخرت پر اور
نہین دیتا ہے آخرت نیت دنیا پر دیلمی کا لفظ یہ ہے نیت حسنہ داخل کرتی ہے اپنے صاحب کو
جنت مین خطیب کا لفظ یہ ہے نیت صادقہ معلق ہے عرش سے بندہ جب اپنی نیت مین سچا
نکلتا ہے تو عرش ہل جاتا ہے اُسکی مغفرت ہوتی ہے مسلم مین آیا ہے کہ جو لشکر بیدا مین خسف
ہوگا اُسمین مستنصر مجبور ابن السبیل ہونگے سب کے سب یکبارگی ہلاک ہوجائینگے پھر صدور
اُنکا مصادر شتی پر ہوگا پھر اللہ پاک اُنکو اُنکی نیات پر مبعوث کریگا احمد و بخاری کا لفظ
یہ ہے اذا انزل الله بقوم عذابا اصاب العذاب من كان فيهم ثم يبعثون على نياتهم
ابن ابی الدنیا و حاکم کا لفظ یہ ہے تو خالص کر اپنے دین کو کفایت کریگا تجکو تھوڑا عمل دارقطنی
کا لفظ یہ ہے تم خالص کرو اپنے اعمال واسطے اللہ کے بیشک قبول نہین کرتا اللہ مگر وہی
عمل جو خالص واسطے اُسکے ہے دیلمی کا لفظ بھی مثل اسکے ہے اتنا زیادہ ہے مت کہو یہ
کام واسطے اللہ و رحم کے ہے طبرانی کا لفظ یہ ہے اللہ قبول نہین کرتا عمل مگر وہ جو خالص اُسکے
لئے ہے اور مقصود اُس سے ذات اللہ کی ہے طبرانی کا لفظ یہ ہے خالص کرو عبادت اللہ کی اور
قائم کرو نماز پنجگانہ اور زکوۃ دو اموال کی جی سے خوش ہوکر روزہ رکھو رمضان کا حج کرو

گھر کا داخل ہو بہشت مین اپنے رب کے ابن عدی و دیلمی کا لفظ یہ ہے اعمل لوجہ
واحد ای اللہ وحدہ یکفک الوجوہ کلھا ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے اعمال مثل برتن
کے ہین جب اسفل طیب ہوا اعلی بھی طیب ہوگا ابن عساکر کا لفظ یہ ہے کہ انما الاعمال کالوعاء
ایک روایت صحیح مین یون آیا ہے دنیا مین سے جو کچھ باقی رہگیا ہے فتنہ و بلا ہے تمھارے
اعمال کی مثال جیسے برتن کہ جب اُسکا اعلی طیب ہوا تو اسفل بھی طیب ہوگا اور جب اعلی
خبیث ہوا تو اسفل بھی خبیث ہوگا مسلم و ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے اللہ نہین دیکھتا تمھاری
صورتین اور مال لیکن دیکھتا ہے تمھارے دل اور اعمال ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے بندہ جب نماز
پڑھتا ہے علانیہ مین اور اچھی پڑھتا ہے اور سر مین اور اچھی پڑھتا ہے تو اللہ کہتا ہے یہ میرا
سچا بندہ ہے ابو یعلی کا لفظ یہ ہے تمام نیکی یہ ہے کہ عمل کرے تو سر مین علانیہ کا سا ابن
مبارک کا لفظ مرسل یون ہے خوشی ہو مخلصین کو وہ چراغ ہین ہدایت کے کھل جاتا ہے
اُنسے ہر فتنہ تاریک ابن حبان کا لفظ یہ ہے ما تقرب العبد الی اللہ بشیء افضل من
سجود خفی سجدہ سے مراد تنہا سجدہ ہے یا نماز نفل یا دونون ابن حبان کا لفظ یہ ہے
جس بات کو لوگون کا دیکھنا تجھے مکروہ معلوم ہوتا ہے وہ کام تو تنہائی مین بھی نہ کر
ابو نعیم کا لفظ یہ ہے جو کوئی اخلاص کرتا ہے واسطے اللہ کے چالیس دن ظاہر ہوتی ہین
چشمے حکمت کے اُسکے دل سے اُسکی زبان پر دیلمی کا لفظ یہ ہے کہ سر افضل ہے علانیہ
سے علانیہ اُسکے لئے ہے جو اقتدا کرنا چاہے حاکم کا لفظ یہ ہے جو کوئی درست کریگا
اُس معاملہ کو جو درمیان اُسکے اور اللہ کے ہے تو کفایت کریگا اُسکو اللہ اُس معاملہ مین
جو درمیان اُسکے اور لوگون کے ہے اور جسنے درست کیا اپنی سریرت کو درست کردیگا
اللہ اُسکی علانیت کو **حکایت** کسی امام سے کسی نے پوچھا تھا مخلص کسکو کہتے
ہین کہا جو شخص کہ اپنے حسنات کو مثل اپنے سیئات کے پوشیدہ رکھے کسی دوسرے
شخص سے پوچھا اخلاص کیا ہے کہا محبت مردم کو دوست نرکھے مترجم کہتا ہے گردین

اسلام واسباب مغفرت کا دو چیزین ہین ایک اخلاص عمل واسطے اللہ کے جسمین ہوا بھی
تصور غیر اللہ کے نہ لگے دوسرا صواب کہ عمل مطابق سنت وکتاب ہو بدعت وراے اُسکے ارد
گرد بھی آنے نہ پاوے جب یہ دونون امر بخوبی موجود ہونگے تو مغفرت وجنت نقد وقت ہے
اللھم توفیقا وغفرا +

فصل - تیسیر اکبیرہ غضب باطل وحقد وحسد ہے

یعنے ناحق کا غصہ اور کینہ اور جی جلانا جو کہ ان تینون کبائر مین تلازم وترتب ہے کیونکہ
حسد نتیجہ حقد ہی کا اور حقد نتیجہ غضب کا ہے اسلئے یہ بمنزلہ ایک خصلت کے ہین
لہذا انکو ایک ہی ترجمہ مین جمع کیا گیا کیونکہ ایک کا ذم مستلزم دوسرے کی ذم کو ہے فرع
کی مذمت مستلزم مذمت اصل کو ہوتی ہے وبالعکس **قال تعالی** اذ جعل الذین
کفروا فی قلوبھم الحمیۃ حمیۃ الجاھلیۃ حمیت جاہلیت پر جو غضب باطل سے صادر
ہوتی ہے کفار کی ذم فرمائی ہے **وقال تعالی** ام یحسدون الناس علی ما
اتاھم اللہ من فضلہ معلوم ہوا کہ ناحق کا غصہ اور حسد کرنا خصال اہل کفر سے ہے
ابن عساکر نے روایت کیا ہے کہ غضب طرفسے شیطان کے ہے شیطان آگ سے پیدا
کیا گیا ہے پانی آگ کو بجھاتا ہے تم مین جب کسی ایک کو غصہ آوے تو نہاوے ابن
ابی الدنیا وابن عساکر کا لفظ یہ ہے بچ تو غضب سے ابن عدی کا لفظ یہ ہے تم مین سے
جب کسیکو غصہ آوے تو اعوذ باللہ کہے غصہ تھم جاویگا احمد کا لفظ یہ ہے کہ خاموش
ہوجاوے خرائطی کا لفظ یہ ہے کہ بیٹھ جاوے ابوداؤد وابن حبان کا لفظ یہ ہے کہ کھڑا
ہو تو بیٹھ جاوے اگر غصہ جاتا رہے بہتر ورنہ لیٹ جاوے ابو الشیخ کا لفظ یہ ہے کہ کھڑا
بیٹھے بیٹھا لیٹ جاوے دیلمی کا لفظ یہ ہے تجھے جب غصہ آئے تو بیٹھ جا بیٹھا ہے تو
لیٹ جا وہ جلد جاتا رہیگا ابن ابی الدنیا کا لفظ یہ ہے بڑا سخت تم مین وہ ہے جو غالب

آوے اپنے نفس پر وقت غضب کے بڑا حلیم وہ ہے جو معاف کرے وقت قدرت کی
احمد و ابو داؤد کا لفظ یہ ہے کہ وضو کر لے ابن ابی الدنیا کا لفظ یہ ہے کہ جہنم میں ایک دروازہ
ہے داخل ہوگا اسمیں مگر وہ شخص جسنے نکالا اپنا غصہ اللہ کی نافرمانی کرکے طبرانی کا لفظ
یہ ہے کیا نہ بتاؤں میں تمکو کون تم میں بڑا سخت زبردست ہے جو قادرتر ہے اپنے نفس
پر وقت غضب کے ابن ابی الدنیا کا لفظ یہ ہے کہ خرق شوم ہے رفق یمن ہے دوسرا لفظ
یہ ہے تم خیال کرتے ہو کہ مضبوطی پتھر ڈہونے میں ہے مضبوطی تو اسمیں ہے کہ کوئی
شخص غصہ میں بھر جائے پھر اسپر غالب آئے احمد و شیخین کا لفظ یہ ہے وہ پہلوان
نہیں ہے جو پچھاڑ دے پہلوان وہ ہے جو کہ قابو پائے نفس پر وقت غضب کے عسکری
کا لفظ یون ہے وہ شدید نہیں ہے جو لوگون پر غالب ہو شدید وہ ہے جو اپنی جان پر
وقت غصہ کے غالب آئے اسکو ابن نجار نے بھی روایت کیا ہے بیہقی کا لفظ یہ ہے
تم جانتے ہو زبردست کون ہوتا ہے پورا زبردست وہ ہے جو مالک اپنی جان کا وقت
غصے کے ہو طبرانی کا لفظ یہ ہے جو کوئی دور کریگا اپنا غصہ دور کریگا اللہ اس سے عذاب
اپنا اور جو نگاہ رکھے گا زبان اپنی چھپا لے گا اللہ عیب اسکا غیر واحد نے صحابہ مین
سے کہا تھا ہمکو کچھ وصیت کیجے فرمایا لا تغضب تو غصہ نکیا کر پھر کہا کچھ وصیت فرمائیے
کہا غصہ مت کر ایک روایت مین یون ہے لا تغضب فان الغضب مفسدۃ رواہ

احمد والبخاری والترمذی وابو یعلی دوسری روایت یون ہے میںنے کہا ای رسول خدا
مجھے حکم کرو کسی کام کا اور تھوڑا سا کام بتاؤ فرمایا تو غصہ نکیا کر پھر دوبارہ کہا پھر وہی
فرمایا لا تغضب ابن عمر کہتے ہین میںنے حضرت سے کہا قل لی قولا واقلل لعلی اعقلہ
فرمایا لا تغضب مینے پھر وہی بات دوبارہ کہی ہر بار مجھے وہی جواب دیا کہ غصہ نکیا کر طبرانی کا
لفظ یہ ہے لا تغضب ولک الجنۃ حکیم ترمذی کا لفظ یہ ہے غصہ نہ کیا کر اے معاویہ
بن حیدہ بیشک غصہ بگاڑ دیتا ہے ایمان کو جسطرح ایلوا شہد کو بگاڑ دیتا ہے بیہقی کا لفظ یہ ہے

ابی معاویہ دور رکھ تو آپکو غضب سے غضب مفسد ایمان ہے مثل افساد صبر کے عسل کو
خرائطی کا لفظ یہ ہے بچو تم دشمنی سے کہ وہ سر مونڈنے والی ہے ؎

شایستگی عداوت نیست		بس منفعلم ز کینہ ورہا

دیلمی کا لفظ یہ ہے اللہ تعالی فرماتا ہے جو کوئی یاد کریگا مجکو وقت غضب کے یاد کرونگا
مین اسکو وقت اپنے غضبناک ہونیکے اور نہین مٹاؤنگا مین اسکو اور مٹنے والون
مین ابن شاہین کا لفظ یہ ہے اے ابن آدم تو یاد کر مجکو وقت غصے کے مین یاد کرونگا
تجکو جبکہ مجکو غصہ آویگا اور نہین مٹاؤنگا مین تجکو اور مٹنے والون مین طبرانی کا لفظ یہ
ہے اگر تم مین کوئی وقت غضب کے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہیگا تو اسکا
غصہ جاتا رہے گا احمد و طبرانی و حاکم کا لفظ یہ ہے مین ایک ایسا کلمہ جانتا ہون کہ اگر
غضبناک اسکو کہے تو غضب دور ہو جائے اللھم انی اعوذ بک من الشیطان الرجیم
خرائطی کا لفظ یہ ہے کہ ام ہانی سے کہا یون کہہ اللھم رب النبی محمد اغفر لی ذنبی
واذھب غیظ قلبی واجرنی من مضلات الفتن داؤد علیہ السلام نے سلیمان
علیہ السلام سے کہا تھا اے بیٹے میرے دور رہ تو کثرت غضب سے کیونکہ بہت غصہ کرنا
مرد حلیم کے دل کو سخیف کر دیتا ہے **قال تعالی** سیدا وحصورا عکرمہ نے
کہا سید وہ ہے جو مغلوب الغضب نہو حسن نے کہا اے ابن آدم جب تو غصہ کریگا
جست کریگا قریب ہے کہ اس جست سے تو نار مین جا پڑے **حکایت** ذوالقرنین
کی ملاقات ایک فرشتہ سے ہوئی کہا مجھے ایسا علم سکھا جس سے ایمان و یقین زیادہ
ہو کہا تو غضب نہ کیا کر بڑی قدرت شیطان کو آدمی پر وقت غضب کے ہوتی ہے غضب
کو غصہ پھیر تحمل کر کے ساکن کر خبردار جو کبھی تو نے جلدی کی جلدی کریگا تو اپنا حصہ چوک
جائیگا تجکو چاہیے کہ اپنے بیگانے کے لیے سہل نرم رہ جبار سرکش مت بن جعفر بن محمد
نے کہا غضب کنجی ہے ہر شر کی بعض انصار نے کہا سر حماقت کا حدت ہے یعنے

تیز مزاجی جو کوئی راضی ہوا جہل سے وہ بے پروا ہوا علم سے حلم زین و منفعت ہی جہل
شین و مضرت ہے سکوت کرنا جواب احمق سے سعادت ہے مجاہد نے کہا ابلیس نے کہا ہے
عاجز کیا مجکو بنی آدم نے لیکن نہین عاجز کر سکتے وہ مجکو تین امر مین جب کوئی اُنمین نشہ
سے مست ہو جاتا ہے تو مین اُسکی نکیل پکڑکر جدہر چاہتا ہون گھسیٹ لیجاتا ہون اور
جو چاہتا ہون ویسا وہ میرے لئے کام کرتا ہے جب غضب مین آتا ہے وہ بات کہتا ہے
جو نہین جانتا وہ کام کرتا ہے جسپر آخر کو پشیمان ہوتا ہے جب بخل کرتا ہے مال مین وہ
تمنا اُسکو دلاتا ہون جسپر قادر نہین ہوتا ہے ابن مسعود نے کہا ہے آدمی کے حلم کو
وقت غضب کے اُسکی امانت کو وقت طمع کے دیکھ تو اُسکے حلم کو نہین جان سکتا
جب تک کہ وہ غصہ نکرے اُسکی امانت کو معلوم نہین کر سکتا جب تک کہ وہ طمع نکرے
عمر بن عبدالعزیز نے کہا ہے تو کسی کو سزا دے وقت غصہ کے اُسکو قید کر دے
جب تیرا غصہ دور ہو تو بقدر جرم کے اُسکو عقاب کر اور پندرہ تازیانہ سے زیادہ نہ مار بعض
اہل علم نے کہا ہے بہت کم لوگون مین غضب کی راہ سے وہ ہے جو اُنمین بڑا عقلمند
ہے پھر اگر یہ قلت غضب کی دنیا کے لئے ہے تو عقل و مکر ہے اور اگر آخرت کے لئے ہے
تو علم و حکمت ہے عمر رضی اللہ عنہ خطبہ مین کہتے تھے وہ شخص چھوٹا اچھا رہا جو ہوے
و طمع و غضب سے بچ گیا بعض نے کہا جسنے اطاعت کی اپنی شہوت و غضب کی وہ اُسکو
دوزخ تک پہنچا دیگی وہب نے کہا کفر کے چار رکن ہین غضب شہوت غفلت طمع
ایک صحابی غصہ مین آکر مرتد ہو گئے کافری غضب کا یہ انجام ہوا ایک پیغمبر نے کہا کون
تم مین سے میرے لئے اس بات کا کفیل ہوتا ہے کہ غصہ نکیا کرے وہ دنیا مین میرا
خلیفہ جنت مین میرا ہم درجہ ہوگا ایک جوان نے کہا مین وہ ذوالکفل تھے اُنھون نے
یہ اقرار عدم غضب کا پورا کیا ف بیہقی نے روایت کیا ہے کہ شب نصف
شعبان مین اللہ طرف بندون کے جھانکتا ہے استغفار کرنے والون کو بخشتا ہے

رحمت چاہنے والون پر رحم کرتا ہے اہل حقد کو ویسا ہی چھوڑ دیتا ہے مسلم کا لفظ یہ
ہے عرض کیے جاتے ہین اعمال ہر جمعہ پیر جمعرات کو ہر بندہ مومن کی مغفرت ہوتی ہے
مگر وہ بندہ کہ درمیان اُسکے اور درمیان اُسکے بھائی کے شحنا یعنے عداوت ہو کہتے
ہین انکو چھوڑ دو یہانتک کہ رجوع کرین طبرانی کا لفظ یہ ہے مگر دو متشاحن اور قاطع رحم احمد
وابوداود و ترمذی کا لفظ یہ ہے کھولے جاتے ہین دروازے جنت کے دن پیر اور جمعرات
کے انمین ہر بندہ کو بخشتے ہین جسنے کسی شے کو ساتھ اللہ کے شریک نہین کیا ہے مگر وہ
شخص جسکے آپس مین دشمنی ہے کہتے ہین اسکو مہلت دو یہانتک کہ دونون صلح کرلین
اسکو ابن عساکر نے بھی روایت کیا ہے ابن خزیمہ و بیہقی کا لفظ یہ ہے کہ نازل ہوتا ہے اللہ
ہر شب نصف شعبان کو ہر مومن کو بخشتا ہے مگر عاق و مشاحن کو بزار و دارقطنی کا لفظ یہ ہے
مگر وہ آدمی جسکے دلمین شحنا ہے ابن زنجویہ کا لفظ یہ ہے مگر مشرک اور مشاحن ابن حبان
وابن شاہین و بیہقی و ابن عساکر کا لفظ یہ ہے الا المشرك او مشاحن احمد و نسائی کا لفظ
یہ ہے مگر دو شخص مشاحن یا قاتل نفس **ف** ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے حسد کھاجاتا
ہے نیکیون کو جسطرح کہ آگ لکڑی کو کھاجاتی ہے صدقہ خطا کو بجھاتا ہے جسطرح کہ پانی
آگ کو بجھا دیتا ہے دیلمی کا لفظ یہ ہے کہ حسد مفسد ایمان ہے جسطرح صبر مفسد عسل ہے
ابوداود کا لفظ یہ ہے بچو تم حسد سے حسد کھالیتا ہے حسنات کو جسطرح آگ لکڑی کو کھالیتی
ہے احمد و ترمذی و ضیا کا لفظ یہ ہے گھُسی تم مین بیماری اگلی امتون کی وہ حسد و بغضا
ہے یہ حالقہ دین ہے نہ حالقہ شعر طبرانی کا لفظ یہ ہے حسد و نمیمہ و کہانت والا ہم مین سے
نہین ہے نہ مین اُسکا ہون ابو نعیم کا لفظ یہ ہے سارے بنی آدم حاسد ہین لیکن نہین ضرر
کرتا حسد حاسد کو جبتک کہ زبان سے نہین کہا ہے یا ہات سے نہین کیا ہے طبرانی کا
لفظ یہ ہے ہمیشہ لوگ خیریت سے ہین جب تک کہ تحاسد نکرین دیلمی کا لفظ یہ ہے شیطان
کہتا ہے طلب کرو بنی آدم سے بغی و حسد کو یہ دونون نزدیک اللہ کے برابر شرک کے ہین

فی ذکر حسد

بیہقی کا لفظ یہ ہے بہت بڑا درجہ آدمیون مین اُسکا ہے جسنے اپنی آخرت دوسرے کی
دنیا کے لیئے کھو دی بخاری کا لفظ تاریخ مین یہ ہے بڑا پشیمان دن قیامت کو وہ آدمی
ہوگا جسنے اپنی آخرت غیر کی دنیا کے لیئے بیچی ہے اس باب مین بہت سی حدیثین آئی
ہین بخاری کا لفظ یہ ہے بچو تم ہوٹی سے ہوی بہرا اندھا کر دیتی ہے حضرت نے فرمایا ہے
نم تباغض تحاسد تدابر تقاطع ذکر و کسی مسلمان کو حلال نہین ہے کہ اپنے بھائی کو تین دن
سے زیادہ جدا کرے رواہ الشیخان حضرت نے ایک آدمی کو تین دن تک جنتی کہا جب
اُس سے دریافت کیا کہ تو کیا کام کرتا ہے کہا میرے جی مین کسی مسلمان کی طرف سے کچھ غش
و حسد نہین ہے رواہ احمد باسناد علی شرط الشیخین والنسائی بسند صحیح اس
صحابی کا نام سعد بن مالک تھا حدیث مین آیا ہے لگتا ہے کہ محتاجی کفر ہو جاوے حسد
تقدیر پر غالب آجاوے دوسری حدیث مین ہے بڑا ڈر مجکو اپنی امت پر یہ ہے کہ اُنکا
مال زیادہ ہو آپس مین حسد و قتال کرین پھر فرمایا تم مدد لو قضاء حوائج پر چھپکر ہر ذی نعمت
محسود ہوتا ہے تیسری حدیث مین ہے اللہ کی نعمتون کے دشمن ہوتے ہین پوچھا وہ
کون ہین فرمایا جو حسد کرتے ہین لوگون پر اُس چیز کا جو اللہ نے اُنکو اپنے فضل سے
دی ہے **حکایت** موسی علیہ السلام نے ایک آدمی کو سایۂ عرش مین دیکھ کر
رشک کیا کہا یہ اپنے رب کے نزدیک کریم ہے اُسکا نام پوچھا اللہ نے نام تو نہ بتایا یہ
فرمایا کہ مین تجکو اُسکے تین اعمال سے خبر دیتا ہون یہ لوگون پر حسد نکرتا تھا مان باپ کا عاق
نہ تھا چغلخور نہ تھا ذکریا علیہ السلام نے کہا اللہ کہتا ہے حاسد دشمن ہے میری نعمت
کا خفا ہے میرے حکم سے راضی نہین ہے میری تقسیم پر درمیان میرے بندون کے
بعض سلف نے کہا ہے پہلی خطا جس سے اللہ کی نافرمانی کی گئی یہی حسد ہے ابلیس نے
آدم پر بابت سجدہ کرنیکے حسد کیا تھا اُس حسد نے اُسکو معصیت پر آمادہ کیا بعض ائمہ
نے بعض امراء کو نصیحت کی کہا تکبر سے بچ سب سے پہلے گناہ اللہ کا اسی کبر سے ہوا تھا

واذ قلنا للملائکۃ اسجدوا لآدم الخ حرص سے دور رہ آدم کو اسی حرص نے جنت
سے نکالا تھا قال اھبطوا منہا جمیعا حسد سے پرہیز کر ابن آدم نے اپنے بھائی کو
اسی حسد سے قتل کیا تھا قال لاقتلنک **حکایت** ایک شخص صالح پاس ایک
بادشاہ کے جاتے تھے اُسکو کہتے محسن کے ساتھہ احسان کر بدکو اُسکی بدی کفایت کرتی
ہے ایک جاہل کو اُسکے قرب منزلت پر حسد ہوا بادشاہ سے سعایت کی کہا وہ تمکو گندہ دہن
کہتا ہے اسکی تصدیق یہ ہے کہ تم اُسکو اپنے پاس بٹھاؤ وہ اپنا ہاتھہ ناک پر رکھہ لیگا
تاکہ بدبو نہ آئے بادشاہ نے کہا اچھا تو جا مین خیال کرونگا اس جاہل نے اُس صالح
کو اپنے گھر بلاکر کھانا کھلایا اُسمین پیاز بھی تھی وہ وہان سے نکل کر حسب عادت خود
نزدیک بادشاہ کے آیا وہی اگلی بات حسب عادت خود کہی بادشاہ نے کہا ذرا قریب
آؤ جب قریب گیا اپنا ہاتھہ ناک پر رکھا اس ڈر سے کہ مبادا بادشاہ کو بدبو پیاز کی
پہنچے بادشاہ نے اپنے جی مین کہا وہ شخص سچ کہتا ہے بادشاہ اپنے ہاتھہ سے کچھہ
لکھتا نہ تھا مگر حکم جائزہ یا صلہ کا ایک خط بنام بعض عمال کے لکھکر اُسکو دیا کہ لیجا اُس خط
مین یہ لکھدیا کہ اس حامل خط کو ذبح کرکے چمڑا نکال کر گھاس بھر کے میرے پاس بھیجدے
یہ خط لیکر باہر نکلے وہ آدمی انکو ملا کہا یہ خط کیسا ہے کہا بادشاہ نے مجکو انعام دلوایا ہے
کہا مجھے دے کہا بہتر ہے تو ہی لیجا وہ پاس عامل کے لیگیا عامل نے کہا اس خط مین یہ
لکھا ہے کہ مین تجکو ذبح کرکے تیری کھال جدا کرون کہا یہ خط میرا نہین ہے برائی خدا
ایسا کام نکرو مین ایک بار نزدیک بادشاہ کے ہو آؤن اُسنے کہا حکم بادشاہ مین مراجعت
نہین ہوتی ہے آخر اُسکو ذبح کرکے چمڑا نکال کر بھس بھر کر نزدیک بادشاہ کے بھیجدیا
وہ شخص صالح پھر پاس بادشاہ کے گئے وہی اگلی بات کہی کہ دیکھو تم محسن کے ساتھہ
احسان کرو بدکو اُسکی بدی کافی ہے بادشاہ نے اُنکو دیکھہ کر تعجب کیا کہا خط کدہر گیا
کہا فلان شخص نے مجھسے مانگ لیا تھا مینے اُسکو دیدیا بادشاہ نے کہا اُسنے تو مجھسے یہ

کہا تھا کہ تو مجکو گندہ دہن جانتا ہے کہا مینے ہرگز یہ بات نہین کہی ہے پوچھا پھر کسلئے تو نے
اپنا ہاتھ ناک پر رکھا تھا کہا اُسنے مجھے کہانے مین پیاز کھلائی تھی مجھے یہ بات خوش
نہ آئی کہ تمکو پیاز کی بو پہنچے کہا تو سچ کہتا ہے اپنے گھر جا بد گو اُسکی بدی کافی ہو گئی
لله در الحسد ما اعدله بدء بصاحبه فقتله زواجر مین کہا ہے اللہ رحمت کرے
تجھپر ذرا اس شوم حسد اور اُسکے انجام مین تامل کر یہی مطلب ہے اس حدیث کا لا تظہر
الشماتة لاخيك فيرحمه الله ويبتليك ابن سیرین نے کہا ہے مینے کبھی کسی پر
کسی امر دنیا مین حسد نہین کیا اسلئے کہ اگر وہ جنتی ہے تو اس دنیا پر کیا حسد کرون دنیا
جنت مین حقیر ہوگی اور اگر دوزخی ہے تو بھی کیا حسد کرون دنیا آگ مین جاویگی
ابو الدردار نے کہا ہے جو آدمی موت کو بہت یاد کیا کرتا ہے اُسکا فرح و حسد کم ہوجاتا
ہے معاویہ نے کہا سب لوگون کا راضی کرنا ہو سکتا ہے مگر حاسد نعمت کا کہ وہ راضی نہین
ہوتا مگر زوال نعمت سے سعدی شیرازی نے کہا ہے در سایۂ دولت خداوندی ہمگنان
را راضی کردم الا حسود را کہ راضی نمیشود الا بزوال دولت من ؎

توانم آنکہ نیازارم اندرون کسے		حسود را چہ کنم کوز خود برنج درست

ایک اعرابی نے کہا نہین دیکھا مینے کوئی ظالم جو اشبہ بمظلوم ہو حاسد سے کہ وہ نعمت
کو تجھپر ایک نقمت دیکھتا ہے ف جگہ قوت غضب کی دل ہے خون واسطے لینے
انتقام کی جوش مارتا ہے یہ قوت طرف دفع موذی کے متوجہ ہوتی ہے انتقام مین لذت
ملتی ہے لکن ایسی تفریط بھی بری ہے کہ بالکل وہ قوت ضعیف یا منعدم ہوجاوے
کیونکہ پھر حمیت وغیرت بھی جاتی رہتی ہے اور جسکو غیرت مروت نہین ہے وہ لائق
کسی شئے کے انواع کمال سے بھی نہین رہتا ہے بلکہ اشبہ بنسار بلکہ مشابہ بحشرات حیوان
ہوجاتا ہے یہی مطلب ہے قول شافعی کا من استغضب فلم يغضب فهو حمار
ومن استرضی فلم یرض فهو شیطان اللہ پاک نے صحابہ کی مدح کی ہے شدت

وحمیت پر فرمایا اذلۃ علی المؤمنین اعزۃ علی الکافرین اشداء علی الکفار رحماء بینھم یا ایھا النبی جاھد الکفار والمنافقین واغلظ علیھم اس تفریط کا ثمرہ یہ ہے کہ جس امر سے عار کرنا چاہئے اُس سے عار نہین کرتا ہے جیسے کوئی اُسکے حرم سے تعرض کرے مثل بہن بی بی کے کمینون کے ہاتھ سے ذلت اُٹھاتا ہے اپنے نفس کو صغیر کردیتا ہے سو یہ سب کام قبائح ومذام ہین اگر اور کچھ ثمرہ نہوتا تو یہی ایک بی غیرتی وخنوثت طبع کیا کم تھی حضرت نے فرمایا ہے کیا تم تعجب کرتے ہو غیرت سعد سے مین اُس سے بھی زیادہ غیرت دار ہون اللہ مجھسے بھی زیادہ غیرت والا ہے ایک غیرت اللہ کی یہ ہے کہ اُسنے فواحش کو حرام کردیا ہے احمد وشیخین کا لفظ یہ ہے کوئی زیادہ غیرت والا اللہ سے نہین ہے اسی لئے اُسنے فواحش ظاہر وباطن کو حرام کیا ہے بیہقی کا لفظ یہ ہے غیرت ایمان سے ہے احمد واہل سنن کا لفظ یہ ہے کہ بعضی غیرت اللہ کو دوست ہے اور بعضی دشمن دوست وہ ہے جو شک سے ہو دشمن وہ ہے جو بغیر شک کے ہو طبرانی کا لفظ یہ ہے اللہ دوست رکھتا ہے اپنے بندون مین سے غیور کو اور غیرت کرتا ہے واسطے مسلمان کے اب اُسکو بھی چاہئے کہ غیرت کرے شیخین وترمذی کا لفظ یہ ہے اللہ غیرت والا ہے اور مومن بھی غیرت کرتا ہے اللہ کی غیرت یہ ہے کہ مومن حرام کام کرے رہی افراط اس کام مین سو وہ بھی سخت مذموم ہے وہ یہ ہے کہ اتنا غیور بنے کہ سیاست عقل ودین سے باہر نکل جاوے ہمراہ اُس غیرت کے کوئی فکر وبصیرت و اختیار باقی نرہے بلکہ مثل مضطر کے ہوجاوے خواہ امور خلقیہ سے یا عادیہ سے یا اس جو مرکب ہے ان دونون سے اسطرح پر کہ فطرت مستعد سرعت غضب ہو یا ایسے شخص سے مخالط ہو جو کہ اُسکو کمال وشجاعت سمجھتا ہے یہانتک کہ خوبی غصہ کی نزدیک اُسکے راسخ ہوجاوے غضب کی آگ جسدم بھڑکتی ہے تو صاحب غضب کو ہر نصیحت وموعظت سے اندھا بہرا کردیتی ہے بلکہ نصیحت سے اور زیادہ مشتعل ہوجاتی ہے کیونکہ عقل کا نور اُس وخان

غضب سے جو دماغ پر چڑھتا ہے مجھکو محو ہو جاتا ہے دماغ معدن فکر کا سیاہ دھوان غضب کا
اُس جگہ سے بھی کبھی آگے بڑہکر مبادی حس تک پہنچکر بصر کو تاریک کر دیتا ہے یہانتک
کہ ہر شئے سیاہ نظر آتی ہے بلکہ اشتعال اُس نار کا زیادہ ہوکر رطوبت قلب کو جو سبب
حیات ہے فنا کر دیتا ہے صاحبدل غیظ مین آکر مرجاتا ہے **ف** آثار غضب کے
ظاہر مین یہ ہین تغیر رنگ کا کانپنا اطراف کا خارج ہونا افعال کا انتظام سے اضطراب
حرکت و کلام کا یہانتک کہ باچھون مین جھاگ ظاہر ہوتا ہے آنکھین لال ہو جاتی ہین
نتھنین پھول جاتے ہین صورت بگڑ جاتی ہے اگر کبھی غضبان خود صورت اپنی حالت
غضب مین دیکھے تو بوجہ قبح صورت کے اُسکا غضب ٹہیر جائے کیونکہ استحالہ خلقت و
قبح باطن کا قبح ظاہر سے بڑہکر ہوتا ہے ظاہر عنوان ہے باطن کا باطن کے قبح سے ظاہر
بھی قبیح و متغیر ہو جاتا ہے یہ اثر غضب کا جسد مین ہے زبان مین یہ اثر ظاہر ہوتا ہے
کہ قبائح و فواحش منھ سے نکلتے ہین گالی گلوج کرنے لگتا ہے ایسے کلمات صادر ہوتے
ہین جس سے عقلا کو شرم آتی ہے بلکہ خود صاحب غضب وقت فتور غضب کے اپنے
اُن الفاظ و عبارات سے شرماتا ہے کہ مینے کیا کہا کلام مین انتظام نہین رہتا ہے اضطراب
و تخبط ہونے لگتا ہے اعضا مین یہ اثر پیدا ہوتا ہے کہ مارنے مرنے پر طیار ہو جاتا ہے
اگر قابو نہین چلتا تو خود اپنے کپڑے مارے غصہ کے پھاڑ ڈالتا ہے کسی حیوان جماد
کو مارنے توڑنے لگتا ہے مست و مجنون و حیران کی طرح افعال صادر ہوتے ہین کبھی
بسبب عجز کی حرکت سے شدت استیلاء غضب مین بیہوش ہو جاتا ہے سوا اثر باطن یعنی دلکا
سو دل مین طرف سے مغضوب علیہ کے کینہ و حسد آجاتا ہے اُسکی خرابی و تباہی پر اظہار
شماتت اُسکی خوشی و خرمی پر اظہار حزن کرنے لگتا ہے ارادہ کرتا ہے کہ اُسکا افشاء و
ستر ہتک ستر استہزا وغیرہ قبائح فعل مین لائے **ف** کمال متعلق یہ ہے کہ یہ
قوت حد اعتدال پر ہو نہ اسمین تفریط پائی جائے نہ افراط بلکہ طوع عقل و دین رہے

جس جگہ حمیت درکار ہو وہان یہ قوت ظاہر ہو جہان حسن حلم درکار ہے وہان یہ قوت منطفی ہی اسی کا نام استقامت ہے جسکی تکلیف اللہ نے اپنے بندون کو دی ہے اور حضرتؐ نے اسکو وسط فرمایا ہے خیر الامور اوساطہا سو جس کسی شخص مین افراط تفریط ہو اسکو چاہیے کہ وہ اپنا معالجہ کرے اس صراط مستقیم تک پہنچے یا لگ بھگ اسکی **قال تعالی** ولن تستطیعوا ان تعدلوا بین النساء ولو حرصتم فلا تمیلوا کل المیل فتذروھا کالمعلقۃ۔ جو انسان کل خیر سے عاجز ہو اسکو یہ بھی نہ چاہیے کہ کل شر کو بجالائے کیونکہ بعض شر بعض سے اہون اور بعض خیر بعض سے ارفع ہوتا ہے اور اللہ تعالی اپنے فضل سے ہر عامل کو اسکی آرزو بخشتا ہے اور اسکے مطلب کو اسکے لئے آسان کر دیتا ہے **ف** غضب اگر باطل ہے تو اسکا محل مذموم ہوگا والا محمود حضرت صلعم غضب نکرتے تھے مگر واسطے اللہ پاک کے صحیحین مین آیا ہے ایک آدمی نے کہا اے رسول خدا مین نماز صبح مین بسبب طول قرات فلان شخص کے تاخیر کرتا ہون جیسا غصہ حضرت کو اس دن آیا کبھی کسی موعظت مین نہ آیا فرمایا اے لوگو تم مین نفرت دلانے والے ہین تم مین جو کوئی امامت کرے چاہیے کہ ہلکی نماز پڑھاوے کیونکہ اسکے پیچھے بوڑھے بچے حاجت والے ہوتے ہین اسی طرح عائشہ کے گھر مین ایک پردہ باریک دیکھا جسمین صورتین بنی تھین خفا ہو کر اپنے ہاتھ سے اوتار کر پھینکدیا مسجد مین آب۔ بینی پڑا ہوا دیکھکر غصہ کیا اپنے ہاتھ سے اوسکو حک فرمایا **ف** ایک قوم کا گمان یہ ہے کہ ریاضت سے غضب بالکل دور ہو جاتا ہے دوسری قوم کا خیال یہ ہے کہ ہرگز علاج پذیر نہین ہے غزالی نے اس باب مین تفصیل کی ہے بعض انواع کو زائل بتایا ہے اعظم طرق واسطے خلاص کے غضب سے یہ ہے کہ حب دنیا کو دل سے محو کر دے آفات و غوائل اس دار فانی کو پہچان لے اعظم طرق واسطے وقوع کے اس ورطہ مین یہ ہے کہ زہو و عجب و مزاح و ہزل و ہزو و تعییر و مماراۃ و مضادت و غدر و شدت حرص مال و جاہ دامنگیر حال ہو کہ یہ سب امور اخلاق ردیہ عادات مذمومہ ہین شرعا جب تک یہ اسباب باقی ہین خلاصی غضب

سے مشکل ہے اِن اخلاق کو مجاہدہ و ریاضت سے زائل کرنا چاہیے مرجع دواء غضب کا علم و عمل ہے علم یہ ہے کہ جو کچھ فضائل کظم غیظ و عفو و حلم و احتمال مین مروی ہوا ہے اُسمین تفکر کرے جو ثواب اُنکا نزدیک اللہ کے مقرر ہے اُسمین راغب ہو عمل یہ ہے کہ استعاذہ کرے وضو و غسل و قعود و اضطجاع بجالائے جسطرح اوپر گزر چکا ہے **ف** اگر کسی نے اسپر ظلم کیا ہے غیبت یا تہمت یا تجسس سے تو اسکو جائز نہین ہے کہ یہ بھی اُسکے ساتھہ یہی کام کرے کیونکہ اسکے لئے کوئی حد نہین ہے جسمین مماثلت ہوسکے اور قصاص وہان ہوتا ہے جہان مماثلت پائی جاتی ہے ائمہ شافعیہ نے کہا ہے کہ ہان جس سے انفکاک نہین ہوسکتا ہے اُس سے مقابلہ کرے جیسے احمق وغیرہ کہہ لے مطرف نے کہا ہے سب لوگ احمق ہین درمیان اپنے اور رب کے مگر بعض لوگ بہ نسبت بعض کے کم احمق ہوتے ہین عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہے الناس کلھم حمقی فی ذات اللہ یا جاہل کہہ لے اسلئے کہ جہل سے کوئی شخص خالی نہین ہوتا ہے یا بدخلق یا صفیق الوجہ یعنے کم آبرو یا ثلاب الاعراض یعنے آبرو ریز کہہ لے اور مثل اسکے رہا قذف کرنا یا مان باپ کو گالی دینا سو یہ باتفاق اہل علم حرام ہے بلکہ بہتر تو یہ ہے کہ یہ الفاظ بھی نہ کہے کیونکہ پھر اس سے بھی زیادہ اقبح و افحش بکنے لگے گا **ف** حقد و حسد ثمرہ ہے غضب کا جب غصہ نہین چلتا ہے تو دلمین گھٹ کر کینہ و حسد ہوجاتا ہے حدیث مین آیا ہے مومن حقود نہین ہوتا ہے دوسرا لفظ یہ ہے کہ مومن غبطہ کرتا ہے حسد نہین کرتا ہے کینہ وری ہر حال مین حرام و فسق ہوتی ہے اسیطرح حسد ہان اگر تمنا زوال نعمت فاجر کی اسلئے ہے کہ وہ ایک آلہ ہے فساد و ایذاء خلق کا اور اگر صالح ہوجاوے تو پھر وہ تمنا بھی نہو تو ایسا حسد حرام نہین ہوتا ہے احادیث ثابت دلیل ہین حرمت و فسوق حسد پر بڑی آفت حسد مین یہی ہے کہ اللہ کے حکم سے ناراض و خفا ہوتا ہے کسی مسلمان کی خرابی دنیا یا دین پر خوشی ظاہر کرتا ہے **قال تعالی** ان تمسسکم حسنۃ تسوءھم وان تصبکم سیئۃ یفرحوا بہا الآیہ ہان غبطہ و منافسہ یعنے

رشک کرنا اور راغب ہونا حرام نہین ہے بلکہ واجب یا مندوب یا مباح ہے قال تعالیٰ
وفی ذالک فلیتنافس المتنافسون واجب نعمت ہای دینیہ مین ہوتا ہے جیسے نعمت
ایمان نماز فرض زکوۃ وحج وغیرہ کہ جب کسی شخص کو دیکھے کہ وہ ان امور کے ساتھ قائم دائم
ہے تو واجب ہے کہ اپنا قیام بھی ساتھ اِن کامون کے دوست رکھے ورنہ راضی بہ معصیت
ٹھیریگا اور رضا بہ معصیت حرام ہے مندوب فضائل مین ہوتا ہے جیسے علوم و انفاق اموال
مبرات مین مباح امور مباحہ مین ہوتا ہے جیسے نکاح اگرچہ منافست مباحات مین مناقض
زہد و رضا و توکل ہو کر مقامات رفیعہ سے بغیر اثم کے حاجب ہو جاتی ہے فرق کرنا حسد کا
غبطہ و منافست سے خالی از دقت نہین ہوتا غزالی وغیرہ نے دقائق اس تفرقہ کے
لکھے ہین **ف** اسمین شک نہین ہے کہ حسد دل کی بیماری ہے امراض قلوب کا
علاج علم سے ہوتا ہے سو علم نافع واسطے مرض حسد کے یہ ہے کہ حسد کو مضر دین و دنیا
جانے اور یہ سمجھے کہ محسود کا کوئی نقصان دینی دنیاوی اسکے حسد سے نہین ہوتا ہے کوئی
نعمت کسی کے حسد کرنیسے زائل نہین ہوتی ہے بلکہ محسود کو اسکے حسد سے نفع حاصل
ہوتا ہے کیونکہ وہ مظلوم ہوتا ہے طرفسے حاسد کے خصوصاً جبکہ حاسد نے غیبت و ہتک
ستر و دیگر انواع ایذا کو ظاہر کیا ہے تو اپنے حسنات کو بطور تحفہ محسود کو بخشا اب قیامت مین
حاسد مفلس محروم ہو کر پاس اللہ کے آویگا دین مین محسود غم و حزن حاسد سے سلامت
رہتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ حاسد خود اپنا ہی دشمن اور محسود کا دوست ہوتا ہے دوسرا
معالجہ عمل سے ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ تکلف و تصنع محسود سے خلاف اقتضای حسد کے
کرے نوم کے موض مدح تکبر کی جگہ تواضع سے پیش آئے و آر حسد ضعیف ہو جاویگی اگرچہ یہ
بات بیشک ہوتی ہے کہ جو کوئی کسیکو ایذا دیتا ہے یہ اسکو طبعاً دشمن رکھتا ہے حسن حال و سوء
حال سو دونی نزدیک اسکے یکسان نہین ہوتا ہے اسلیئے شیطان اسکو طرف حسد کے کھینچتا ہے
اگر حسد ظاہر کیا قول یا فعل اختیاری سے تو عاصی ہوا معصیت حسد کی دل سے ہوتی ہے

گو تعلق اِس مظلمہ کا خلق سے ہے لہٰذا حسد سے توبہ کرنے مین استحلال کرنا محسود سے شرط
نہین ہے کیونکہ حسد ایک امر باطنی ہے جسپر سوا خدا کے کسی کو اطلاع نہین ہوتی آدمی پر
اتنا ہی واجب ہے کہ وہ حتی الامکان اِس تحاسد سے باز رہے اِس سے زیادہ کوئی امر
اختیار مین نہین ہے رہا یہ امر کہ طبیعت کو ایسا بدل دے کہ نزدیک اُسکے موذی و محسن
یکسان ٹہیرے اور فرحت و نعمت محسود کی نعمت و غم پر مساوی ہو جاوے سو طبیعت
اِس بات کو نہین مانتی مگر جبکہ کسی کو اللہ کی محبت مین استغراق ہوا اور ساری خلق کو وہ
ایک ہی نظر سے دیکھنے لگے لیکن پھر یہ حالت بھی دائم نہین رہتی مثل برق کے چمک کر جاتی
رہتی ہے وسوسہ شیطانی اگر گھیر لیتا ہے مگر جبکہ دل سے اِس حالت کو مکروہ رکھے گا تو ادائے
تکلیف کر چکا ایک قوم نے کہا ہے جب تک کہ حسد جوارح پر ظاہر نہین ہوا ہے تب تک گنہگار
نہین ہے واللہ اعلم

خاتمہ بیان مین فضائل کظم غیظ و عفو و صفح و حلم و رحمت و حب و بغض فی اللہ کے

اللہ پاک نے فرمایا ہے والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین
خذ العفو وامر بالعرف واعرض عن الجاہلین ولا تستوی الحسنۃ ولا السیئۃ
ادفع بالتی ھی احسن فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم و
ما یلقاھا الا الذین صبروا وما یلقاھا الا ذو حظ عظیم ولمن صبر وغفر ان
ذلک لمن عزم الامور فاصفح الصفح الجمیل و لیعفوا ولیصفحوا الا تحبون ان یغفر اللہ
لکم واخفض جناحک للمومنین ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک
اِس باب مین بہت سی آیات آئی ہین جو معلوم ہین صحیحین مین فرمایا ہے اللہ عزوجل رفیق ہے

یعنی نرم دوست رکھتا ہے رفق یعنے نرمی کو سب کامون مین تم آسانی کرو مشکل مین نہ ڈالو
خوشخبری دو نفرت نہ دلاؤ حضرت صلعم کو جب درمیان دو امر کے اختیار دیا جاتا تو جو اُنمین سہل
تر ہوتا اُسکو اختیار فرماتے جب تک کہ کوئی اثم نہوتا اگر اثم ہوتا تو اُس سے دور تر رہتے کبھی اپنی
جان کے لئے کسی سے انتقام نہین لیا ہان اگر ہتک حرمات خدا کا ہوتا تو انتقام لیتے سب سے
زیادہ تکلیف دن عقبہ کے ہوئی اور ملک جبال نے آکر کہا اگر حکم دو تو مین ان دونون پہارون
کو ملا دون فرمایا نہین بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ انکی اصلاب سے ایسے لوگ نکالیگا جو پرے
اللہ کو بغیر شرک کے پوجینگے ایک اعرابی نے حضرت کی چادر کو پکڑ کر ایسا کھینچا کہ گردن
مبارک پر اُسکا نقش ہوگیا کہا اے محمد جو مال اللہ کا تیرے پاس ہے اُسمین سے کچھ مجھکو
بھی دے حضرت ہنس پڑے اور کچھ دلوادیا ایک پیغمبر کی حکایت فرمائی کہ اُنکی قوم نے
اُنکو زخمی کیا تھا وہ اپنے منھ سے خون پونچھتے جاتے تھے اور یہ کہتے تھے اللھم اغفر
لقومی فانھم لایعلمون وہ پہلوان نہین ہے جو کسی شخص کو پچھاڑ دے پہلوان تو وہ ہے
جو وقت غصہ کے اپنے نفس کا مالک ہو ایک شخص سے فرمایا تجھ مین دو خصلتین ہین جنکو
اللہ دوست رکھتا ہے علم و انارت رواہ مسلم ان دو خصلتون کا محبوب ہونا بہت طرق
سے نزدیک ائمہ حدیث کے آیا ہے بعض روایات مین انارت و تودّت فرمایا ہے تودت
کہتے ہین دیر لگانے کو امور مین یہانتک کہ حسن و قبح اُسکا ظاہر ہوجاوے اللہ جو نرمی
پر دیتا ہے وہ اور بات پر نہین دیتا نرمی جس امر مین ہوتی ہے اُسکو زینت بخشتی ہے
جس امر مین سے نکل جاتی ہے اُسکو عیب دار کردیتی ہے جو کوئی رفق سے محروم ہوا وہ
ساری خیر سے محروم ہوا اللہ نے ہر چیز پر احسان فرض کیا ہے سو جب تم قتل کرو تو اچھی
طرح کرو جب ذبح کرو تو اچھی طرح کرو چھری کو تیز کرلو ذبیحہ کو راحت دو حضرت نے کبھی
کسی شے کو اپنے ہاتھ سے نہین مارا نہ کسی عورت کو نہ کسی خادم کو مگر جہاد فی سبیل اللہ
مین ایک آدمی نے کہا اے رسول خدا میرے رشتہ دار ہین مین اُنسے صلہ کرتا ہون

وہ مجھسے قطع کرتے ہین مین اُنکے ساتھہ احسان سے پیش آتا ہون وہ مجھسے بدی کرتے
ہین مین حلم کرتا ہون وہ جہل کرتے ہین فرمایا اگر تو ایسا ہی ہے جیسا تو نے کہا تو گویا تو اُنکے
منھہ پر گرم راکھہ ڈالتا ہے ہمیشہ تیرے ساتھہ اللہ کی طرفسے ایک مددگار رہیگا جب تک
کہ تیرا یہی حال ہے ف ابوہریرہ نے مسجد مین موت دیا تھا لوگ اُسکو ڈانٹنے لگے فرمایا
ایک ڈول پانی کا اُسپر ڈال دو اور تم آسان کرنیوالے اُٹھائے گئے ہو نہ مشکل مین
ڈالنے والے ترمذی کا لفظ یہ ہے کیا خبر دون مین تمکو کون شخص حرام ہے نار پر یا نار
اُسپر حرام ہے کہا ہان فرمایا ہر قریب ہین لین سہل پر طبرانی کا لفظ یہ ہے خیار میری امت
کے وہ لوگ ہین جب غصہ کرتے ہین تو رجوع لاتے ہین ف تیزی مزاج کی
خیار امت کو بھی ہوتی ہے دیلمی کا لفظ یہ ہے حدت نہین ہوتی مگر صلحاء امت اور
ابرار مین ابن عدی کا لفظ یہ ہے حدت حملہ قرآن کو پیش آتی ہے بسبب عزت قرآن کے
اُنکی اجواف مین سجزی کا لفظ یہ ہے لیس احد احق بالحدۃ من حامل القرآن لعزۃ
القرآن فی جوفہ مراد حملہ قرآن سے علماء عاملین کتاب و سنت ہین انکو حرارت دین کی
مقابلہ باطل مین سب سے زیادہ ہوتی ہے عظمت سنت و عزت قرآن دبنے ڈرنے سے
روکتی ہے ابونعیم کا لفظ یہ ہے کہ آدمی بسبب حلم کے درجہ صائم قائم کا پاتا ہے اور
جبار لکھا جاتا ہے حالانکہ مالک نہین ہے مگر اپنے گھر والون کا خطیب کا لفظ یہ ہے
حلیم سید ہے دنیا و آخرت مین قریب ہے کہ حلیم نبی ہو بیہقی کا لفظ یہ ہے وہ حلیم نہین
ہے جو برتاؤ نیکی کا نکرے ابونعیم کا لفظ یہ ہے کہ علم سے زیادہ کوئی زینت نہین ہے
جو ایذا مجلو راہ خدا مین ملی وہ کسیکو نہوئی احمد و طبرانی کا لفظ یہ ہے نہین پیتا ہے بندہ
کوئی گھونٹ جو بہتر ہو نزدیک اللہ کے جرعہ غیظ سے جسکو وہ پی جاتا ہے اللہ کے لئے
ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے نہین ہے کوئی جرعہ اعظم تر اجر مین نزدیک اللہ کے جرعہ غیظ سے
جسکو بندہ واسطے اللہ کے پی جاتا ہے ابوداؤد کا لفظ یہ ہے جسنے پیا غصہ اور وہ قادر تھا

اُسکے جاری کرنے پر بھر دیگا اللہ اُسکے دل کو امن و ایمان سے اصحاب سنن اربعہ کا لفظ
یہ ہے جو کوئی پی گیا اپنے غصہ کو اور وہ قادر تھا اُسکے نفاذ پر بلاویگا اُسکو اللہ سامنے ساری
خلائق کے کہ پسند کرلے حور عین مین سے جسے چاہے اُسی کے ساتھ اللہ اُسکا بیاہ کر دے گا
ابن ابی الدنیا کا لفظ یہ ہے جسنے روکا اپنے غضب کو چھپائیگا اللہ اُسکے عیب کو ابن عساکر
کا لفظ یہ ہے واجب ہوئی محبت اللہ کی اُس شخص پر جسکو غصہ مین لایا گیا اور اُسنے حلم کیا
ابن السنی کا لفظ یہ ہے معنات نہوئی کوئی شے طرف کسی شی کے بہتر اضافت علم سے طرف علم کے ابن
شاہین کا لفظ یہ ہے عزت نہین دی اللہ نے کسیکو کبھی جہل سے اور نہ ذلیل کیا کسی کو حلم
سے دیلمی کا لفظ یہ ہے دو باتین غریب ہین ایک کلمہ حکمت کا سفیہ سے دوسرے کلمہ سفہ کا
حلیم سے سو تم اُسکو بخشدو کیونکہ حلیم نہین ہوتا مگر لغزش کھانیوالا حکیم نہین ہوتا مگر تجربہ والا
طبرانی کا لفظ یہ ہے جو رحم نہین کرتا ہے اُسپر جو کہ زمین مین ہے نہین رحم کرتا اُسپر وہ جو آسمان
پر ہے جو رحم نہین کرتا اُسپر کبھی رحم نہین کیا جاتا جو نہین بخشتا وہ بخشا کبھی نہین جاتا اور جو
توبہ نہین کرتا اُسکی توبہ بھی قبول نہین کیجاتی اللہ اپنے بندون مین اونھین پر رحم کرتا ہی
جو رحیم ہین جو رحم نکرے ہماری صغیر پر اور نہ پہچانے حق ہمارے کبیر کا وہ ہم مین سے نہین
ہے مومن وہی ہوتا ہے جو دوست رکھے واسطے مومنون کے وہ جو دوست رکھتا ہی
اپنے لئے ابو نعیم و ابن عساکر کا لفظ یہ ہے خائب خاسر ہوا وہ بندہ جسکے دل مین اللہ نے
رحمت کو واسطے بشر کے نہین رکھا احمد و ابوداؤد و ترمذی کا لفظ یہ ہے الراحمون
یرحمہم الرحمن تبارک وتعالی ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء
رحم مشتق ہے رحمن سے جسنے اُسکو ملایا اُسے اللہ ملائیگا جسنے اُسکو قطع کیا اللہ اُسکو قطع
کریگا احمد و ابوداؤد و شیخین کا لفظ یہ ہے من لا یرحم لا یرحم احمد و ابوداؤد و ابن حبان و حاکم
کا لفظ یہ ہے چھینی نہین جاتی رحمت مگر شقی سے احمد و ابو نعیم کا لفظ یہ ہے رحم کرو رحم کئے
جاؤگے بخشو بخشے جاؤگے خرابی ہے واسطے قمع قول کے یعنے اُن لوگونکی جو سنکر

عمل نہین کرتے ہین خرابی ہے اصرار کرنے والون کی جو جان بوجھکر اپنے فعل پر جمے ہوئے ہین مسلم کا لفظ یہ ہے نہین چھپاتا بندہ عیب کسی بندہ کا دنیا مین مگر چھپاتا ہے اللہ اُسکا عیب دن قیامت کے ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے جسنے چھپایا عیب اپنے بھائی مسلمان کا چھپائیگا اللہ عیب اُسکا دن قیامت کو جسنے رسوا کیا اپنے بھائی مسلمان کو رسوا کریگا اللہ اُسکو اور ظاہر کریگا عیب اُسکا اُسکے گھر مین احمد و طبرانی و بیہقی و ابن عدی کا لفظ ہے کہ بڑا شکر گزار اللہ کا وہ شخص ہے جو بڑا شکر گزار ہے لوگون کا ترمذی کا لفظ ہے دو خصلتین ہین جس شخص مین ہونگی اللہ اُسکو شاکر صابر لکھے گا جسمین نہونگی اُسکو نہ لکھے گا جسنے اپنے دین مین نظر کی طرف اپنے فوق کے پھر اُسکا مقتدی ہوا اور دیکھا اپنی دنیا مین طرف اپنے سے کم کے پھر حمد کی اللہ کی اُسکے فضل پر **حکایت** سعدی شیرازی نے ذکر کیا ہے کہ وہ ایکبار برہنہ پا تھے ایک شخص کو دیکھا کہ اُسکا پاؤن نہین ہے اللہ کا شکر بجا لائے حدیث مین آیا ہے حضرت نے ایک بونے آدمی کو دیکھکر سجدہ شکر ادا کیا اسیطرح جو آپسے زیادہ مفلس بقدر بے حقیقت ہو اُسکو دیکھکر اپنے حال پر شکر کرے یہ نکرے کہ اُمراو کو دیکھکر اور آپکو فقیر حقیر سمجھکر ناشکر بنے اللہ کی نعمت کو جو اُسپر ہے حقارت کی نظر سے دیکھے احمد و طبرانی کا لفظ یہ ہے انظروا الی من ھو اسفل منکم ولا تنظروا الی من ھو فوقکم فھو اجدر ان لا تزدروا نعمۃ اللہ علیکم بیہقی کا لفظ یہ ہے مین مبعوث ہوا ہون واسطے مدارات مردم کے سر عقل کا مدارات ہے دنیا مین جو اہل معروف ہین وہی آخرت مین بھی معروف والے ہونگے ابن حبان و طبرانی اور بیہقی کا لفظ یہ ہے مدارات لوگون کی کرنا صدقہ ہے ۵

آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرف است		با دوستان تلطف با دشمنان مدارا

دیلمی کا لفظ یہ ہے حکم کیا ہے اللہ نے مجکو مدارات مردم کا جسطرح کہ حکم کیا ہے مجکو اقامت فرائض کا ابن ابی الدنیا کا لفظ یہ ہے راس العقل بعد الایمان باللہ مداراۃ الناس

مدارات

ف احمد کا لفظ یہ ہے جسکے پاس کوئی مومن ذلیل کیا گیا اور اسنے باوجود قدرت کے اُسکی مدد نہ کی تو ذلیل کریگا اللہ اُسکو رُوس اشہاد پر دن قیامت کے صحیح مسلم مین آیا ہے اللہ تعالی دن قیامت کو فرمائے گا کہان ہین ہمتحابین واسطے میری جلال کے آج سایہ دونگا مین اُنکو اپنے سایہ مین جسدن کہ کوئی سایہ سوا میرے سایہ کے نہین ہے ترمذی کا لفظ یہ ہے جو آپس مین میرے جلال کی وجہ سے محبت رکھتے ہین اُنکے لیئے نور کے منبر ہونگے جنپر انبیا و شہدا رشک آوریگا اسکی سند حسن ہے مالک نے بسند صحیح روایت کیا ہے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے واجب ہوگئی محبت میری واسطے اُن لوگون کے جو آپسمین محبت رکھتے اُٹھتے بیٹھتے ملتے جُلتے دیتے لیتے ہین میری راہ مین حدیث صحیح مین آیا ہے جب کوئی شخص کسی اپنے بھائی یعنے مسلمان کو دوست رکھے تو اُس سے کہدے کہ مین تجکو دوست رکھتا ہون اللہم وفقنا اللہ لک کلہ وما ذالک علیک بعزیز +

فصل چوتھا کبیرہ کبر و عجب و خیلا ہے

قال اللہ تعالی ساصرف عن آیاتی الذین یتکبرون فی الارض بغیر الحق معلوم ہوا کہ متکبر لوگ اللہ کی آیتون سے پھیر دیئے جاتے ہین واستفتحوا وخاب کل جبار عنید یعنے ہر ستمگار سرکش خائب ہوتا ہے کذلک یطبع اللہ علی کل قلب متکبر جبار یعنے دل ہر ستمگر مغرور کا مہر زدہ ہوتا ہے انہ لا یحب المستکبرین اللہ متکبرون کو دوست نہین رکھتا ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جہنم داخرین ای صاغرین آیات قرآنی مذمت مین کبر کے بہت ہین صحیحین مین آیا ہے ایک آدمی حلہ پہنے ہوئے سر مین کنگھی کیئے اترا تا ہوا چلتا تھا اللہ نے اُسکو خسف کر دیا وہ قیامت تک اندر زمین کے نیچے کو چلا جاتا ہے یہ قصہ کئی طرح پر چند احادیث مین آیا ہے

اہل سنن وصحاح ومسانید اُسکے راوی ہین مسلم کا لفظ یہ ہے اللہ نظر نہین کرتا طرف اُس شخص کے
جو اپنی ازار اتراتا ہوا کھینچکر چلتا ہے داخل نہوگا جنت مین وہ شخص جسکے دلمین ذرہ برابر کبر ہے
کبر کہتے ہین بطر حق کو یعنے حق کی رد و دفع کرنے کو اور لوگون کو حقیر جاننے کو حاکم کا لفظ یہ ہے
کہ کبر وہ ہے کہ بطر حق وازدراء مردم کرے ازدراء کے معنی ہین احتقار کرنا یعنے ذلیل و خوار
سمجھنا مسلم ونسائی وابن ماجہ کا لفظ یہ ہے جو شخص اپنی ازار کبر سے کھینچتا ہوا چلتا ہے اللہ اسکی
طرف دن قیامت کو آنکھ اُٹھاکر نہین دیکھے گا مسلم وابوداود وترمذی کا لفظ یہ ہے کہ نہ داخل
ہوگا جنت مین کوئی شخص جسکے دلمین برابر دانہ رائی کے کبر ہوگا ترمذی کا لفظ یہ ہے ہمیشہ
آدمی کبر کرتا ہے اور اپنی جان کو لئے جاتا ہے یہانتک کہ جبارین مین لکھ لیا جاتا ہے
جو بلا انکو پہنچی تھی وہی اسکو پہنچتی ہے نسائی کا لفظ یہ ہے محشور ہونگے متکبر دن قیامت کے
مثل چیونٹیون کی صورت مین آدمیونکی داب لیگی انکو ذلت ہر طرف سے ہانکے جاوینگے طرف
قیدخانہ جہنم کے جسکا نام بولس ہے چڑھی آئیگی اُنپر نار انیار یعنے بڑی سخت آگ پلائی جائیگی
نچوڑ دوزخیون کا جسکو طینۃ الخبال کہتے ہین اسکو ترمذی نے حسن کہا ہے بولس بضم با
وخبال بہ فتح خا ہے ایک روایت مین یون ہے کہ محشور ہونگے جبارین متکبرین دن قیامت
کو صورت ذر مین پامال کرینگے انکو لوگ بسبب اُنکی خواری کے اللہ پر حاکم کا لفظ شرط مسلم پر
یہ ہے اللہ فرماتا ہے کبریا میری چادر ہے عزت میری ازار ہے جسنے جھگڑا کیا مجھسے کسی شے
مین ان دونون مین سے مین اُسکو عذاب کرونگا احمد وابوداود وابن ماجہ کا لفظ یہ ہے ڈالونگا
مین اُسکو آگ مین احمد وابن ماجہ وحاکم کا لفظ یہ ہے نہین ہے کوئی آدمی جو بڑا جانے اپنی جان
کو اور اترائے چلنے مین لیکن ملیگا وہ اللہ سے اور اللہ اُسپر غضبناک ہوگا بزار کا لفظ یہ ہے تم
سب بنی آدم ہو آدم مٹی سے بنائے گئے ہین باز رہین لوگ فخر کرنیسے باپ دادون پر یا ہونگے
خوارتر اللہ پر گوبر کیڑے سے ابن عساکر کا لفظ یہ ہے بچو تم کبر سے ابلیس کو کبر ہی نے سجدہ آدم
نکرنے دیا تھا بچو حرص سے آدم کو حرص ہی نے درخت کھلوا دیا تھا بچو حسد سے قابیل نے

ہابیل کو حسد ہی سے قتل کیا تھا طبرانی کا لفظ یہ ہے بچو کبر سے آدمی مین کبر ہوتا ہے اور اُسپر
ایک ہی عبا ہے احمد و شیخین و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے کیا خبر نہ دون مین تمکو
اہل نار کی ہر عتل جواظ جعظری مستکبر ہے عتل وہ ہے جو نہایت سخت و درشت و جفا کار
ہو جواظ وہ ہے جو جموع منوع ہو یعنے مال جمع کرے اور کسیکو نہ دے یا وہ جو اتراتا ہوا چلے
پھرے یا کوتاہ قد کلان شکم ہو طبرانی کا لفظ یہ ہے اللہ دشمن رکھتا ہے اسکو جو اپنے گھر والون
مین ستر برس کا ہوا اور دیکھنے اور چلنے مین بیس برس کا ہو یعنے بوڑہا ہوکر جوانونکی شکل بنے
دیلمی کا لفظ یہ ہے اللہ دوست رکھتا ہے بیس برس والے کو جبکہ مشابہ ہوا اسی برس والے
سے یعنی تضعف و تواضع مین اور دشمن رکھتا ہے ساٹھہ برس والے کو جبکہ مشابہ ہو بیس
برس والے سے

در جوانی بروش حالت پیری دارم ۔ چون گل زرد بہارم بخزان می ماند

حدیث مین آیا ہے اگر تم گناہ نہ کروگے تو مجکو ڈر ہے تمپر گناہ سے بڑھکر کام کا وہ عُجب ہے ابو نعیم
و بیہقی کا لفظ یہ ہے کہ برات ہے کبر سے پہننا صوف کا بیٹھنا پاس مومنین فقراء کے سوار
ہونا گدھے پر باندھنا بکری بھیڑ کا بیہقی کا لفظ یہ ہے جسنے اُٹھایا سامان اپنا وہ بری ہے
کبر سے احمد کا لفظ یہ ہے فخر و خیلاء یعنے کبر اونٹ والون مین ہے سکینہ و وقار بکری والون
مین ہے مسلم و نسائی کا لفظ یہ ہے تین آدمی ہین جنسے اللہ دن قیامت کو بات نہ کریگا اور
نہ انکو پاک کریگا یعنے گناہون سے اور نہ انکی طرف نظر کریگا بلکہ اُنکے لئے عذاب الیم ہوگا بوڑہا
زانی بادشاہ دروغگو فقیر مستکبر ابن حبان نے چوتھا آدمی بجائے علان ذکر کیا ہے یعنے قسم
کھاکر سودا بیچنے والا ابن خزیمہ کا لفظ یہ ہے سب سے پہلے جو تین آدمی آگ مین جائینگے ایک امیر
مسلط ہے دوسرا مالدار جو اللہ کا حق ادا نہین کرتا تیسرا فقیر فخر کرنے والا بزار کا لفظ یہ ہے
شیخ زانی امام کذاب عیالدار فخر مُو یعنے معجب متکبر طبرانی کا لفظ یہ ہے داخل نہوگا جنت مین
مسکین متکبر اور نہ شیخ زانی اور نہ منان اللہ پر اپنے عمل سے یعنی اچھا کام کرکے اللہ پاک پر

احسان و منت رکھنے والا احمد و اصحاب سنن اربعہ کا لفظ یہ ہے جو شخص بڑا بنا اپنے جی مین اور
اترا کر چلا وہ ملیگا اللہ سے اور اللہ اُسپر غصہ ناک ہوگا احمد و اصحاب صحاح ستہ کا لفظ یہ ہے
جو کھینچتا ہے اپنے جامے کو کبر سے یعنے مغرور بنکر چلتا ہے نظر نکریگا اللہ طرف اُسکے دن
قیامتکو ابن لال کا لفظ یہ ہے جبروت دلمین ہوتا ہے طبرانی کا لفظ یہ ہے عجب اگر کوئی آدمی
نہوتا تو برا آدمی ہوتا احمد و بیہقی کا لفظ بہ سند صحیح ابن عمر سے مرفوعا یہ ہے جس کسی کے دلمین
برابر دانہ رائی کے کبر ہوگا اللہ اُسکو منھہ کے بل آگ دوزخ مین ڈالیگا ابو داؤد و ترمذی کا
لفظ بہ سند حسن یہ ہے اللہ نے دور کیا تمسے عُبّیہ جاہلیت و فخر کرنیکو ساتھہ آبا کے اب
یا تو مومن تقی ہے یا فاجر شقی سارے لوگ بنی آدم ہین آدم مٹی سے پیدا ہوئے ہین عُبّیہ
بضم عین یا کسر و تشدید با و یا بمعنی کبر و فخر و نخوت ہے حضرت نے فرمایا نکلیگا آگ سے
ایک بُچھوا اُسکے دو کان ہونگے جنسے سُنیگا دو آنکھین ہونگی جنسے دیکھیگا ایک زبان
ہوگی جس سے بولیگا کہیگا مین مقرر ہوا ہون تین شخصون پر ایک ہر جبار عنید یعنے ظالم
سرکش دوسرے ہر وہ شخص جسنے اللہ کے ساتھہ کسی اور کو پکارا تیسرے تصویر کھینچنے
والے رواہ الترمذی و قال حسن صحیح صحیحین مین آیا ہے کہ حجت کی آپس مین
جنت و نار نے نار نے کہا مین خاص کی گئی ہون ساتھہ متکبرین و متجبرین کے جنت نے کہا
میرا کیا حال ہے کہ داخل ہونگے مجھہ مین مگر ضعفاء ناس و اسقاط و عجزہ اللہ نے جنت کو
فرمایا تو میری رحمت ہے مین رحمت کرتا ہون تجھسے جسکو چاہتا ہون اپنے بندو نمین سے
نار کو فرمایا تو میرا عذاب ہے مین عذاب کرتا ہون تجھسے جسکو چاہتا ہون اپنے بندو نمین سے
تم مین سے ہر ایک کو بھرنا ہے ابن حبان و ترمذی کا لفظ یہ ہے جب چلیگی امت میری
اتراتی اور خدمت کرینگے اُسکی فارس و روم تو بعض لوگ امت کے بعض پر مسلط ہو جائینگے
لفظ حدیث کا مطیطا ہے بضم میم یعنے تبختر کرنا اور ہاتھہ پھیلا کر چلنا تین چیزین مہلک ہین
شح مطاع ہوی متبع اعجاب آدمی کا اپنے نفس سے رواہ احمد حضرت نے فرمایا

نوحؑ جب مرنے لگے تو اپنے دونون بیٹون کو بلاکر کہا مین تمکو دو امر کا حکم کرتا ہون دو امر سے
منع کرتا ہون منع کرتا ہون تمکو شرک و کبر سے حکم کرتا ہون تمکو لا الٰہ الا اللہ کا سارے آسمان و
زمین اور جو کچھ اُنمین ہے اگر ایک پلہ ترازو مین رکھے جاوین اور لا الٰہ الا اللہ دوسرے پلہ مین
تو لا الٰہ الا اللہ بھاری ہوگا اور اگر سارے آسمان و زمین ایک حلقہ ہون اور اُنپر لا الٰہ الا اللہ
کو رکھدیا جاوے تو یہ کلمہ اُنکو توڑ ڈالیگا اور حکم کرتا ہون تمکو سبحان اللہ وبحمدہ کا یہ
کلمہ نماز ہے ہر شے کی اسی کے سبب سے ہر شے کو رزق ملتا ہے رواہ احمد والبخاری
فی الادب والحاکم وصححہ عن ابن عمرو رضی اللہ عنہ حدیث طویل بطاقہ جو
نزدیک اہل سنن کے مروی ہے وہ بھی اسکی موید ہے ؎

مہما تفکرت فی ذنوبی
خفت علی نفسی احتراقہ
لکنہ ینطفی لہیبی
بذکرہا جاء فی البطاقہ

عیسیٰ علیہ السلام نے کہا خوشی ہو اُس شخص کو جسے اللہ نے اپنی کتاب سکھائی پھر وہ
جبار ہوکر نہ مرا عبد اللہ بن سلام بازار سے نکلے اُنکے سر پر ایک گٹھا لکڑی کا تھا کسی نے
کہا تم یہ کیون کرتے ہو اللہ نے تو تمکو اس سے غنی کیا ہے کہا مین چاہتا ہون کہ اپنی جان
سے غرور کو دور کرون مین نے حضرت کو سنا ہے فرماتے تھے داخل نہوگا جنت مین وہ شخص
جسکے دل مین برابر ایک دانہ رائی کے کبر ہے رواہ الطبرانی باسناد حسن والاصبہانی
ابو ہریرہؓ نے خلیفہ وقت کے امیر مدینہ ہوگئے تھے بازار سے سودا سلف لیکر اپنے
سر پر رکھکر نکلتے کہتے طرح دو امیر کو احمد و بیہقی کا لفظ یہ ہے کہ اہل نار ہر جنظری جوا
مستکبر جماع منّاع ہے اہل جنت ضعفا مغلوبین ہین رواہ الطبرانی باسناد حسن
والحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم شیخین کا لفظ یہ ہے کیا خبر نہ دون مین تمکو اہل
جنت سے وہ ہر ضعیف متضعف ہے اگر قسم کھا بیٹھے اللہ پر تو اللہ اسکو سچا کردے دوسرا
لفظ ترمذی و احمد و طبرانی و ابن حبان کا بہ سند حسن یہ ہے بہت دشمن مجکو اور بہت دو

مجلس میں مجھسے دن قیامت کے وہ لوگ ہونگے جو ثرثار متشدق متفیہق ہیں پوچھا متفیہق کون ہیں فرمایا متکبرین ہیں ثرثار وہ شخص ہے جو گپ شپ بہت لگائے بکواس زیادہ کرے متشدق وہ ہے جو منھہ بھر کر باتیں بنائے دوسرے پر کلام میں استعلا چاہے ابو یعلی و طبرانی و حاکم کا لفظ یہ ہے جہنم میں ایک جنگل ہے جسکو ہبہب کہتے ہیں اللہ پر حق ہے کہ اُس جنگل میں ہر جبار عنید کو ساکن کرے نار میں چند تابوت ہیں جنمیں متکبرون کو رکھکر بند کر دینگے جسکی روح نے بدن کو چھوڑا اور وہ بری تھا تین چیزون سے تو داخل ہوگا وہ جنت میں کبر و دین و غلول لیعنے غرور و قرض و خیانت سے رواہ الترمذی والنسائی وابن حبان والحاکم وقال صحیح علی شرطہما ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا ہے تو کسی مسلمان کو حقیر نہ سمجھہ حقیر مسلمان نزدیک اللہ کے کبیر ہے وہب نے کہا اللہ نے جب جنت عدن بنائی اُسکی طرف دیکھکر فرمایا تو حرام ہے ہر متکبر پر احنف نے کہا ابن آدم سے تعجب ہے کہ کیونکر تکبر کرتا ہے حالانکہ مجرائی بول سے دو بار باہر آیا ہے ؎

از شکم تا بہ کنار آمدہ		از رہ بول دو بار آمدہ

حسن نے کہا عجب ہے ابن آدم سے ہر دن ایکبار یا دو بار گوہ کو اپنے ہاتھہ سے دھوتا ہے پھر معارضہ جبار سموات و ارض کا کرتا ہے کسینے سلیمان سے پوچھا وہ کون سیئہ ہے جسکے ہوتے ہوئے کوئی حسنہ نافع نہیں ہوتا کہا کبر لیعنے غرور و تکبر

حکایت

حسن نے ایک امیر کو دیکھا کہ ناز نخرے سے چلا جاتا تھا کہا اف اف ہے اس اونچی ناک والے پہلو موڑے گال پھلائے آپکو دیکھتے چلنے والے کو کوئی اس حمیق سے کہے تو اپنے اعطاف کو کیا دیکھتا ہے وہ یہ نعمتیں ہیں خدا کی جنکا کچھہ شکر و ذکر نہ کیا گیا نہ اللہ کے حکم سے لی گئیں نہ اللہ کا حق اُسمیں سے دیا گیا جب اُس امیر نے سُنا تو عذر کرنیکو آیا کہا مجھے کیا تو عذر کرتا ہے اللہ کی طرف رجوع لا تو بہ کر تو نے نہیں سُنا اللہ نے کیا فرمایا ہے

ولا تمش فی الارض مرحا انک لن تخرق الارض ولن تبلغ الجبال طولا سعدی
نے گلستان مین بذیل ایک حکایت کے لکھا ہے کہ کسی ایسے ہی ایک امیرزادہ کو کسی شخص
نے دیکھکر کہا تھا جکو نمی مینی این ویبای معلم بدین حیوان لا یعلم ہ

قد شابہ بالوری حمار	عجلا جسد الہ خوار	

محمد بن واسع نے اپنے بیٹے کو دیکھا کہ اتراتا چلتا ہے کہا تو جانتا ہے کہ تو کون ہے تیری
مان کو مینے دوسو درہم دیکر مول لیا تھا رہا تیرا باپ سو اللہ اسکا سا مسلمانو نمین کوئی
آدمی نکرے **حکایت** مطرف نے مہلب کو دیکھا کہ ایک جبہ خز پہنے ہوئے ناز
نخرے سے چلے جاتے ہین کہا ای عبد اللہ یہ وہ چال ہے جسکو اللہ و رسول دشمن رکھتے
ہین کہا ای مطرف کیا تو مجکو نہین پہچانتا ہے کہا ہان مین تجھے خوب پہچانتا ہون اولک
نطفة مذرة واخرک جیفة تذرہ وانت بین ذلک تحمل العذرہ مہلب نے وہ
چال چھوڑ دی اسی طرحکی ایک حکایت کو مولانا جامی رح نے نہایت فصاحت و بلاغت
سے نظم کیا ہے جسکا ایک شعر اوپر گذرا **ف** کبار ہونا کبر و عجب و خیلاء کا ظاہر ہے
بعض اہل علم نے فخر و تیہ کو ہمراہ انکے ذکر کیا ہے بدلیل حدیث لا یدخل الجنة من قلبه
مثقال ذرة من کبر و بحدیث خسف متبختر قرطبی نے تفسیر کریمہ ولا یضربن بارجلهن
مین کہا ہے کہ اگر یہ کام واسطے تبرج و تعرض رجال کے کرینگی تو حرام ہوگا اسیطرح مردون
کا پاپوش کو براہ عجب جھمک کر چلنا حرام ہے کیونکہ عجب کبیرہ ہے **ف** کبر اگر اللہ پر ہے
تو افحش انواع کبر ہے جیسے تکبر نمرود و فرعون کا تھا کہ وہ اللہ کے بندہ بننے سے عار رکھتے
تھے اور دعوی ربوبیت کا کرتے تھے **قال تعالی** ان الذین یستکبرون عن
عبادتی سیدخلون جهنم داخرین یعنے جنکو یہ غرور ہے کہ ہم اللہ کی بندگی نکرین
وہ ذلیل ہوکر داخل جہنم ہونگے لن یستنکف المسیح ان یکون عبد اللہ الخ مسیح نے
ہرگز اللہ کے بندہ ہونیسے عار و انکار نہین کیا اور اگر وہ کبر رسول اللہ پر ہے کہ انکی انقیاد سے

براہ تکبر وجہل وعناد کے باز رہتا ہے جسطرح کہ اللہ نے کفار مکہ وغیرہم سے نقل کیا ہے تو یہ صریح کفر ہے اور اگر بندون پر ہے کہ اپنے نفس کو بڑا اور غیر کو حقیر و بُرا سمجھ کر اُنکا منقاد نہین ہوتا ہے بلکہ اُنپر ترفع و تفخر کرتا ہے اور اُنکی مساوات سے عار کہتا ہے تو یہ کبر اگرچہ اُن دونون کبر سے کم ہے لیکن گناہ عظیم ہے کیونکہ کبریا و عظمت سوائے ملک قادر قوی متین کے کسی بندۂ عاجز و ضعیف کو لائق نہین ہے ؎

سزاوار رسد کبریا و منی		کہ ملکش قدیم است و ذاتش غنی	

تو پھر تکبر کرنا بندہ کا ایک طرحکی منازعت ہے اللہ سے ایسی صفت مین جو بجز اُس کے جلال کے لائق حال کسی مخلوق کے نہین ہو سکتی ہے یہ گویا ویسی بات ہے کہ کوئی غلام کسی بادشاہ کا تاج لیکر تخت پر جلوس کرے فما اعظم استحقاقہ للمقت و اقرب استعجاله للخزی اسی لئے احادیث سابقہ مین گزر چکا ہے کہ اللہ نے فرمایا جو کوئی منازع ہوگا میرا عظمت و کبریا مین مین اُسکو ہلاک کرونگا اسلئے کہ یہ دونوں صفات خاصہ خدا سے ہین منازع انہین منازع ہے بعض صفات رب مین علاوہ اسکے تکبر کرنا عباد پر شان خالق عباد ہے نہ شان مخلوق بے بنیاد سو تکبر کرنے والا عباد پر صاحب خیانت ہے رب عباد پر کیونکہ مستذل خواص غلمان ملک کا منازع ملک بعض امر ملک مین ہوتا ہے گو قبح اس تکبر کا درجۂ قبیح جلوس سریر تک نہ پہنچے ف ابن حجر مکی کہتے ہین انہین متکبرین مین سے وہ لوگ بھی ہین جو مسائل دین مین ہوائی و تعصب کی راہ سے مجادلہ کرتے ہین اور انکا نفس قبول سے اوس شئے کے جو غیر سے مسموع ہوتی ہے انکار کرتا ہے اگرچہ واضح السبیل کیون نہو بلکہ یہ کبر اوسکو داعی طرف مبالغہ تزئیت و اظہار ابطال اوس قول کے ہوتا ہے وہ گویا اس آیت کی صدر پر ہے وقال الذین کفروا لا تسمعوا لهذا القرآن والغوا فیه لعلکم تغلبون و اذا قیل له اتق الله اخذته العزة بالاثم فحسبه جهنم ولبئس المهاد ابن مسعود نے

کہنا ہے کافی ہے آدمی کو یہ گناہ کہ جب اُس سے یہ کہا جاوے کہ تو اللہ سے ڈر تو وہ کہے علیک
نفسک یعنے تو ڈر حضرت نے ایک شخص سے کہا تھا کہ سیدھے ہاتھ سے کہا اُسنے تکبر سے کہا
مین نہین کہا سکتا اوسکا ہاتھ شل ہوگیا پھر اُسکو نہ اوٹھا سکا سو تکبر کرنا خلق پر داعی ہوتا ہے
طرف تکبر کرنیکے خالق پر دیکھو ابلیس نے جب آدم پر تکبر کیا اور انا خیر منہ کہہ کے حاسد ٹھہرا
تو انجام اوسکا یہ ہوا کہ مخالفت امر کرکے اللہ پر تکبر ظاہر کیا آخر ہالک بہلاک ابدی ہوگیا اسی لئے
حضرت نے علامت کبر کی یہ رکھی ہے کہ بطر حق یعنے رد و دفع صواب کرے لوگون کو حقیر
و خوار سمجھے حامل تکبر پر یہی اعتقاد اپنے کمال تمیز کا غیر پر ہوتا ہے علم یا عمل یا نسب یا
مال یا جمال یا جاہ یا قوت یا کثرت اتباع مین یہ تکبر ان علما مین جلد تر اثر کرتا ہے جنکو نور توفیق
نہین دیا گیا ہے انمین کا ہر عالم اپنے غیر کو مثل ایک بہائم کے سمجھکر اُسکے حقوق شرعیہ مین تقصیر
روا رکھتا ہے جیسے سلام و عیادت و البشر وغیرہ اور اوس غیر سے اس بات کا طالب ہوتا ہے
کہ وہ اسکے حقوق مین کسیطرح کی کوتاہی نکرے کیونکہ اپنے ترفع کو اوس عامی پر محبوب رکھتا
ہے حالانکہ فاعل اس فعل کا اجہل جاہلین ہے اپنی مقدار نفس و رب سے جاہل ہو کر خاتمہ سے
بےخطر بنکر عکس موضوع کرتا ہے عالم کی شان تو یہ ہے کہ اُسکو سب سے زیادہ خوف و تواضع ہو
اسلئے کہ اللہ کی حجت اوسپر علم سے عظیم تر ہے اور وہ شکر نعمت الہی سے قاصر ہے لیکن سبب
اس کبر کا یہ ہوتا ہے کہ یا تو علم اوسکا دنیا کے لئے ہے یا اوسکی نیت خالص نہین ہے اسلئے
وہ علم مین بیجا خوض کرتا ہے جسکا نتیجہ یہ قبائح و فضائح ہین اسیطرح وہ علما جنپر آثار صالحین
ظاہر ہین زاہدون مین بہی کبر بہت جلد مؤثر ہوتا ہے اسلئے کہ لوگ اُسکے پاس واسطے قضاء مآرب
کے آتے جاتے ہین اور اسکے اکرام و احترام مین مبالغہ کرتے ہین وہ سمجھتا ہے کہ مین ارفع
و اعلیٰ ہون ساتھ اس امر کے کہ لوگ مجھسے کم درجہ تر ہین کیونکہ اونکو وصول طرف میرے
ہے اعمال کے نہین ہے یہ نہین سمجھتا کہ کہین وہ اعمال اُسکے بسبب اس کبر کے سلب و حبط
ہو جاوین **حکایت** ایک خلیع بنی اسرائیل مین تھا وہ پاس ایک عابد کے بیٹھا کہ کچھ

نفع حاصل کرے عابد نے اُنکی ہمنشینی سے عار کرکے اُسکو نکال دیا اللہ نے اوس وقت کے
پیغمبر کو وحی بھیجی کہ ہمنے اوس خلیع کو بخشدیا اور عابد کے عمل کو حبط کیا سو جاہل عاصی جب اللہ
کے لئے اللہ کی ہیبت و خوف سے تواضع و ذل ظاہر کرتا ہے تو وہ اوس عالم متکبر اور عابد معجب
سے کہین بڑھکر اللہ کا مطیع ہوتا ہے بعض عبّاد کا حمق و غباوت یہانتک پہنچ جاتا ہے
کہ جب اُسکو کچھ ایذا پہنچتی ہے تو موذی کو دھمکاتا ہے کہتا ہے اب تو دیکھ لیگا کہ کیا تجھپر
آتی ہے اور جب وہ موذی سرنگون ہوتا ہے تو اسکو وہ عابد اپنی کرامت سمجھتا ہے کیونکہ
نفس اُسکا نزدیک اوسکے عظیم القدر ہے جہل اُسپر مستولی ہوچکا ہے وہ جامع ہو رہا
عجب و کبر و اغترار باللہ تعالیٰ کے حالانکہ ایک جماعت انبیاء کی قتل ہوگئی اور دنیا مین
بابت اُنکے انتقام کے کوئی عقاب عجالۃً نہین آیا پھر یہ جاہل کس قطار شمار مین ہے
ف ظاہر مین یہی دو قسم کے لوگ عالم و عابد بڑے مستمند ہوتے ہین سو جب حال انکے کبر
کا واضح ہوگیا تو باقی مال و جاہ والون کا کبر خود واضح ہے جسکو تکبر نسب کا ہوتا ہے وہ آپسے کم نسب
والے کو مثل اپنے غلام کے جانتا ہے اسیطرح حال متکبر جمال کا ہے یہ کبر اکثر عورتون مین ہوا کرتا
ہے یہی حال صاحب مال کا ہے دنیا مین جو لوگ ارباب مناصب و متاجر وغیرہا ہین وہ متکبر ہوتے
ہین اسی طرح جس کسی شخص کے توابع بہت ہین یا لشکر رکھتا ہے وہ تکبر کرتا ہے یہ تکبر اکثر بادشاہون
مین ہوتا ہے عجب حقد و حسد و ریا تکبر کی آگ کو سلگاتے بھڑکاتے ہین کیونکہ تکبر ایک خلق باطنی
ہے متکبر اپنے نفس کو غیر پر عظیم القدر رفیع الشان سمجھتا ہے سو جب حقیقی اس تکبر کا یہی بڑا
عجب ہوتا ہے غیر عجب سبب تکبر ظاہری کا ہوتا ہے باعث اوسپر حقد و حسد و ریا ہے ف
ہر انسان پر متعین ہے کہ اس ورطہ کبر و ثمرۂ خبیثہ تکبر سے رہائی چاہے کیونکہ یہ کبر مہلکات مین سے
ہے خلق مین کوئی بشر ایسا نہین ہے جسمین کچھ نہ کچھ کبر نہو سو دور کرنا اس مرض کا فرض عین ہے
مگر یہ ازالہ نری تمنا کرنیسے ممکن نہین ہوتا جب تک کہ استعمال ادویہ نافعہ کا نہو علاج اسکا یہ ہے
کہ اپنی حقیقت نفس کو بخوبی پہچان لے اور تامل کرے کہ ابتدا اُسکی یہ تھی کہ ایک اذل و احقر

اشیاء سے بنایا گیا ہے یعنے مٹی سے پھر منی سے بچپن میں وہ متابل اکتساب علوم و معارف و حیات
مناصب و مراتب کا شیر نہایت اوسکی زوال و فنا ہے پھر وہی مٹی کا مٹی ہو جاویگا پھر جب عود
طرف موقف اکبر کے کریگا تو جنت یا نار میں جائیگا اللہ پاک نے اسی طرف اشارہ کیا ہے۔
قتل الانسان ما اکفرہ ۝ من ای شیء خلقہ ۝ من نطفۃ خلقہ فقدرہ ۝ ثم السبیل یسرہ ۝
ثم اماتہ فاقبرہ ۝ ثم اذا شاء انشرہ ۝ کلا لما یقض ما امرہ ۝ فلینظر الانسان الی طعامہ
الی آخر السورۃ **وقولہ تعالی** هل اتی علی الانسان حین من الدهر الآیات ان
آیات اور اوسکے نظائر مین تامل کریئے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ انسان اذل و احقر ہے
ہر ذلیل و حقیر سے اوسکو سوای ذلت و حقارت و تواضع کے کوئی امر لائق نہین ہے ص

جون جون بلند ہم ہوئے پستی نظر پڑی | دیکھا تو خاکساری ہی عالیمقام ہے

یہ بھی پہچان رکھے کہ عظمت و کبریا سوا رب کے کسیکو لائق نہین ہے اسکے نفس کی
کیا ہستی ہے جو ایک لحظہ بھی خوش ہو پھر بطر و خیلا کا کیا ذکر ہے حال مبدء و وسط و منتہی
کا تو معلوم ہو چکا اور اگر انجام ظاہر ہو و العیاذ باللہ تو غالبا یہ بات اختیار کرے کہ کاش
کوئی چوپایہ یا کتا ہوتا تو اچھا ہوتا معدوم محض تھا جبکہ اللہ کے علم مین یہ ہو کہ وہ اہل نار سے ہے دنیا
والے اگر ایک صورت بھی صور اہل نار سے دیکھ پائین تو اوسکی بدشکلی و قبح سے بیہوش
ہو جائین یا اوسکی بدبو سے مر جائین سو جسکا انجام یہ ہے وہ کب لائق کبر ہے مگر یہ کہ اللہ
معاف کرے حالانکہ یہ مشکوک ہے اوس عفو سے پہلے تکبر کرنا اور اپنے نفس کو دیکھنا یعنی چہ
کون بندہ ایسا ہے جس سے گناہ نہین ہوا ہے اور مستحق عقوبت خدا کا نہین ٹھیرا ہو اور
بات یہ ہے کہ اللہ پاک اپنے فضل و کرم سے کسی کا جرم معاف کرے قصور و خطا بخشدے اس
تامل کرنیسے امید ہے کہ جو نظر اوسکو طرف اپنے علم و عمل کے ہے یا طرف منصب و جاہ
و مال کے وہ زائل ہو جاویگی اور اللہ کی طرف بھاگے گا اور خاکساری و تواضع اختیار کریگا
اور جان لیگا کہ وہ ہر شے سے زیادہ احقر و اذل ہے حالانکہ ہو سکتا ہے کہ وہ نزدیک اللہ

کے شقی بدبخت کمبخت ہو **ف** بعضا تکبر اندر نفس کے پوشیدہ ہوتا ہے اور یہ شخص جانتا ہے کہ مین بالکل کبر سے پاک صاف ہون جیسے کسی شخص سے کسی مسئلہ مین مناظرہ ہوا اور حق اوسکے ہاتھ وزبان پر ظاہر ہو اگر اسنے اوسکو باطمینان خاطر قبول کرلیا اور اوسکا شکر و فضل مانا تو یہ کبر سے بری ٹھیریگا اور اگر کوئی شرط فوت ہوگئی تو پھر کبر موجود ہے اوسکا علاج کرے یہانتک کہ جڑ تکبر کی بالکل کٹ جاوے اور اقران کو مجالس وغیرہ مین اپنے نفس پر مقدم رکھے فقیر کی دعوت قبول کرے اوسکے پاس اوٹھے بیٹھے کام کاج کے لیے بازار مین چلے پھرے فقرا و منقطعین کی خدمت بجالاوے اپنا اور دوسرے کا سامان لادے اوٹھاوے تب کہین کبر سے بری سمجھا جاویگا پھر یہ حالت خلا و ملا مین یکسان ہو ورنہ متکبر مرائی ٹھیریگا یہ سب بیماریان دل کی ہین اور علل مہلکہ ہین اگر تدارک نہ کیا لوگون نے اس طب کو بالکل چھوڑ رکھا ہے طب اجساد پر جھک پڑے ہین حالانکہ سلامتی آخرت کی اسی سلامت سے ہے باقی خیر و عافیت الا من اتی اللہ بقلب سلیم مراد سلامتی دل کی ہے شرک و نفاق شرک و مہلکات قلوب سے **ف** عجب کا مذموم و مہلک ہونا احادیث سابقہ مین گزر چکا ہے اسی لیے اللہ نے بھی اوسکی ذم کی ہے ویوم حنین اذا عجبتکم کثرتکم فلن تغن عنکم شیئا **وقال تعالی** وھم یحسبون انھم یحسنون صنعا انسان کبھی اپنے عمل پر عجب کرتا ہے حالانکہ اوسمین معیب ہے یا مخطی ابن مسعود نے کہا ہے ہلاک دو چیزون مین ہے ایک قنوط یعنے ناامیدی مین دوسرے عجب مین یعنے اترانا قانط نفع اعمال سے ناامید ہوکر ترک عمل کردیتا ہے معجب سمجھتا ہے کہ مین سعید و ظافر بمراد ہون حاجت عمل کی کیا ہے اسی لیے اللہ نے فرمایا ہے فلا تزکوا انفسکم ھو اعلم بمن اتقی منجملہ تزکیہ نفس کے ایک یہ بات ہے کہ اپنے نفس کو نیکوکار اعتقاد کرے یہی معنی ہین عجب کے مطرف نے کہا مین رات کو نائم صبح کو نادم و ٹھون یہ دوست تر ہے مجکو اس سے کہ رات کو قائم صبح کو معجب و ٹھون بشر بن منصور نے لمبی نماز پڑھی بعد سلام کے ایک شخص سے جسنے

انکو دیکھکر کچھ خیال کیا تھا یہ کہا تو نے جو کام مجھسے دیکھا ہے اوسپر خوش ہونا عجب نکرنا
ابلیس لعنۃ اللہ نے مدت دراز تک ہمراہ ملائکہ کے اللہ کی عبادت کی پھر جو انجام اُسکا ہوا
سو ہوا ف عجب مین بہت آفتین ہین کبر بھی اوسی کا ایک بچہ ہے آفات کبر کی متولد
ہین آفات عجب سے اصل بلا یہی عجب ہے جبکہ ساتھ عباد کے ہو اور اگر یہ عجب ساتھ رب العباد
کے ہے تو موجب نسیان ذنوب کا ہوجاتا ہے معجب یہ گمان کرتا ہے کہ اون گناہون کا
مؤاخذہ اوس سے نہوگا اسلئے تدارک ورطات عجب کا نہین کرتا ہے بلکہ اپنی عبادت کو
بڑا سمجھکر اللہ پر منت اوسکی رکھتا ہے تفقد آفات طاریہ سے اندھا ہوجاتا ہے اسی موجب
ساری یا بعض سعی اوسکی ضائع و برباد جاتی ہے کیونکہ عمل جب تک شوائب سے نقی نہین
ہوتا ہے نفع نہین کرتا سو تفقیہ پر خوف حاصل ہوتا ہے اور معجب کو نفس اوسکا دہوکا دیکر مکر
رب سے امن مین کردیتا ہے اور یہ سمجھا دیتا ہے کہ اسکا حق اللہ پر ہے اب کسیکی نصیحت اوسکو
اثر نہین کرتی نہ وعظ سودمند ہوتا ہے کیونکہ یہ آپکو اچھا دوسرے کو بنظر حقارت دیکھتا ہے
معلوم ہوا کہ عجب ایسے وصف سے ہوتا ہے جو فی حد ذاتہ ایک کمال ہے لیکن جب تک کہ
خوف سلب کا رکھتا ہے معجب نہین ہے یا اگر اس بات پر خوش ہے کہ وہ اللہ کی ایک نعمت
ہے جو اوسکو عطا فرمائی ہے تب بھی معجب نہوگا ہان جبکہ یہ خیال کریگا کہ وہ متصف ہے ساتھ اوس
کمال کے قطع نظر اوسکی نسبت سے طرف اللہ کے تو یہ معجب ہوگا پھر اگر اسکے ساتھ توقع جزا بھی لگی ہوئی ہے
اس بنا پر کہ اوسکا کوئی حق ہے اللہ پر اور اللہ کے نزدیک یہ صاحب رتبہ ہے تو پھر اسکا نام مُدِل ٹھیریگا کیونکہ
اِدلال خاص ہے عجب سے اللھم جنبنا من آفات العجب والادلال آمین ف ایضاح فرق کا درمیان
کبر و عجب کے یہ ہے کہ کبر اگر باطن ہے تو وہ ایک خلق اندر نفس کے ہو اوسکا نام کبر یا ٹھیک ہے اور اگر
ظاہر ہے تو جو اعمال اوس خلق سے صادر ہوتے ہین اوس کو تکبر کہتے ہین اور وقت عدم
صدور اعمال جوارح کے جو ثمرات ہین اوس خلق کے کبر فی نفسہ کہلاتا ہے پس اصل
کبر وہی خلق نفس ٹھیرا وہ استرواح اور رکون ہے طرف رؤیت نفس کے فوق متکبر علیہ

یہ مستدعی ہے اس امر کو کہ ایک متکبر علیہ دوسرا متکبر ہو اس طرح پر کبر عجب سے الگ متحقق
ہوتا ہے کیونکہ عجب سوائے معجب بہ کے اور کسی شے کا مستدعی نہیں ہے حتی کہ اگر انفراد
عجب کا دائما فرض کریں تو ممکن ہے کہ ایک شخص سے عجب واقع ہو اور کبر مجرد استغنا ہر کسی
شئے کا مقتضی تکبر کا نہیں ہوتا ہے مگر اسیوقت کہ وہان کوئی ایسا شخص ہو جو آپکو اوس سے
فائق سمجھے **ف** عجب کی علاج بھی مقرر ہے ہر علت کی علاج ضد سے کیجاتی ہے
علت عجب جہل محض ہے شفا اوسکی یہ ہے کہ یون جانے اللہ ہی نے اسکے لئے مثلاً
علم وعمل مقدر کیا ہے توفیق حیازت کی بخشی ہے صاحب نسب یا مال یا جاہ ٹھیرایا اگر
پھر ایسی شے پر جو نہ اسکی طرف سے ہے اور نہ اسکے بس مین عجب کرنا کیا اس سے کیا ہوتا ہے
کہ یہ محل اوس شئے کا ٹھیرا ہے کیونکہ محل کو کچھ دخل ایجاد و تحصیل مین نہین ہے رہی
یہ بات کہ وہ سبب ہے اس شئے مین سو جب تامل کریگا تو جان لیگا کہ اسباب کو کچھ تاثیر
نہین ہوتی ہے تاثیر تو موجد و منعم کے لئے ہے تو اب اسکو اعجاب کرنا بیجا ہے مگر اوسی
امر پر جو اللہ نے باوجود عدم استحقاق کے اسکے ساتھ احسان کیا ہے اگر یون کہیگا
کہ وہ صفت محمودہ باطنہ جو میرے اندر ہے اللہ معلوم نکرتا تو مجھکو ساتھ اس وصف کے
اختیار بھی نہ فرماتا تو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ صفات بھی تو اللہ ہی نے بنائے اور بخشے ہین
حالانکہ جس شخص کے خاتمہ کا حال منطوی اور مآل کار نامعلوم ہے اوسکو کب یہ بات
جائز ہو سکتی ہے کہ وہ کسیطرح کا بھی عجب کرے کوئی سی نوع عجب کی کیون نہو ابلیس سے
بڑھکر عابد تمام سے زیادہ عالم اوسکے زمانہ مین ابوطالب سے زیادہ اقرب و شفیق حضرت
پر جنت و مکہ معظمہ سے شریف تر جگہ کوئی نہین ہے معہذا سوء عاقبت اونکی معلوم ہے
والعیاذ باللہ جنت مین جو کچھ آدم سے ہوا اور مکہ مین کفار مکہ سے وہ ظاہر ہے اسلئے
احتراز کرنا عجب و افتخار سے نسب یا علم یا عمل پر ضرور ہی یہ بھی اوس صورت مین ہے
کہ عجب حق سے ہو بیجا ہی اسلئے کہ اکثر اعجاب باطل سے ہوا کرتا ہے قال تعالیٰ

افمن زین له سوء عمله فراٰه حسنا فان الله یضل من یشآء ویهدی من یشآء
حضرتؐ نے خبر دی ہے کہ آخر اس امت مین عجب غالب ہوجائیگا سارے اہل بدعت و ضلال
ہو گمراہی و بدعت پر مسرور ہین وجہ اوسکی یہی عجب ہے آراء فاسدہ پر اگلی امتین اسی بلا مین
پہنس کر ہلاک ہو گئین بہت سے فرقے بنگئے ہر کوئی اپنی رائے پر معجب ہوا کل حزب
بما لدیہم فرحون فذرہم فی غمرتہم حتی حین ایحسبون انما نمدہم بہ من
مال و بنین نسارع لہم فی الخیرات بل لا یشعرون حضرتؐ نے بہی لکھا اکثر یہ مردود ہی ہماری اونکو
طرف سے اموال و اولاد کے کثرت وہ استدراج ہوتی ہے نہ اعانت خیرات و حسنات سنستدرجہم
من حیث لا یعلمون واملی لہم ان کیدی متین ؎

خاتمہ بیان مین فضائل تواضع و غایت یا خاکساری کی

معرفت اشیاء کی اضداد سے ہوتی ہے مسلم و ابوداؤد و ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے اللہ نے
مجکو وحی کی ہے کہ تم تواضع کرو یہانتک کہ کوئی کسی پر فخر نکرے اور نہ کوئی کسی پر باغی
ہو مسلم و ترمذی کا لفظ ہے نہین گھٹاتا صدقہ مال کو اور نہین بڑہاتا اللہ بندے کو
عفو سے مگر عزت تواضع نہین کرتا کوئی واسطے اللہ کے مگر بلند کردیتا ہے اللہ اوس کو
ابن ابی الدنیا کا لفظ یہ ہے تواضع زیادہ نہین کرتی بندہ کو مگر رفعت تم تواضع کرو اللہ
تمکو رفیع کردیگا عفو زیادہ نہین کرتا مگر عزت کو تم معاف کرو عزت دیگا تمکو اللہ صدقہ زیادہ
نہین کرتا مال کو مگر کثرت تم صدقہ دیا کرو رحمت کریگا تمکو اللہ عزوجل طبرانی کا لفظ بسند صحیح
یہ ہے خوشی ہو اوسکو جسنے تواضع کی بغیر منقصت کے اور خوار کیا اپنی جان کو بغیر مسکنت
کے اور خرچ کیا وہ مال جسکو جمع کیا تھا بغیر معصیت کے اور رحم کیا اہل ذل و مسکنت
پر اور خلا ملا رہا اہل فقہ و حکمت سے خوشی ہو اوسکو جسکی کمائی پاک ہے باطن اوس کا
درست ہے علانیہ اوسکا اچھا ہے دور رکھا لوگون سے اپنے شر کو خوشی ہو اوسکو جسنے

عمل کیا اپنے علم پر خرچ کیا مال زائد کو روکا زیادہ کلام کو خرائطی کا لفظ یہ ہے جب تواضع
کرتا ہے بندہ تو بلند کرتا ہے اوسکو اللہ ساتوین آسمان تک ابن ماجہ و ابن حبان و حاکم کا
لفظ یہ ہے جسنے خاکساری کی ایک درجہ واسطے اللہ کے بڑھاتا ہے اللہ درجہ اوس کا
یہانتک کہ کرتا ہے اوسکو علیین مین دوسرے لفظ مین اعلی علیین آیا ہے جو کوئی تکبر
کرتا ہے اللہ پر ایک درجہ گھٹاتا ہے اللہ درجہ اوسکا یہانتک کہ کرتا ہے اوسکو اسفل
سافلین مین طبرانی و بیہقی کا لفظ یہ ہے سنجملہ تواضع اللہ کے ہے رضا ساتھ ادنی جگہہ
کے شرف مجالس سے ابو نعیم کا لفظ یہ ہے تم خاکساری کرو بیٹھو پاس مسکینون کے
ہو جاؤگے تم کبار عباد اللہ سے اور نکل جاؤگے تم کبر سے ابن عساکر کا لفظ یہ ہے صاحب
شئے احق ہے کہ اپنی شئے کو آپ اوٹھالے مگر یہ کہ ضعیف ہو اوسکے اوٹھانے سے
عاجز ہو تو مدد کرے اوسکی بھائی مسلمان اوسکا ابو نعیم و بیہقی کا لفظ یہ ہے استکبار
نکیا اوس شخص نے جسکے ساتھ اوسکے خادم نے کھانا کھایا گدہے پر سوار ہوا اپنی بکری
باندہ کر آپ دودہ دوہا طبرانی کا لفظ بسند حسن یہ ہے کوئی آدمی نہین ہے مگر اوسکے
سر مین حکمت ہے ہاتھہ مین فرشتے کے اگر اوسنے خاکساری کی فرشتہ سے کہا جاتا ہے
کہ بلند کر اسکی حکمت کو اور اگر تکبر کیا تو کہا جاتا ہے گھٹا دے اسکی حکمت کو ابن مندہ
کا لفظ یہ ہے تو موٹا تنگ کپڑا پہن کہ عزو فخر کو تجہہ مین گنجایش نملے احمد و ترمذی و
حاکم کا لفظ یہ ہے کہ بذاذت ایمان ہے یعنے ترک کرنا عمدہ کپڑون کا اور موٹا ہونا لباس
براہ خاکساری پہننا ترمذی و حاکم کا لفظ یہ ہے جسنے ترک کیا لباس واسطے تواضع
کے اللہ کے لئے اور وہ قادر ہے اوسپر بلائیگا اللہ اوسکو دن قیامت کے روس
خلائق پر اور اختیار دیگا اوسکو کہ جونسا حلہ ایمان چاہے پہنے عبد بن حمید و طبرانی
کا لفظ یہ ہے تؤدت واقتصاد وسمت حسن ایک جزء ہے چوبیس اجزاء نبوت سے ابو
داؤد و بیہقی و حاکم کا لفظ یہ ہے تؤدت یعنے دیر لگانا ہر شئے مین بہتر ہے مگر عمل آخرت

مین طبرانی کالفظ یہ ہے تانی طرف سے اللہ کے ہے اور عجلت طرف سے شیطان کے ابوالشیخ
کالفظ یہ ہے اے عائشہ خاکساری کیا کر اللہ خاکسارون کو دوست رکھتا ہے متکبرین کو دشمن
رکھتا ہے ابونعیم کالفظ یہ ہے جو کوئی تواضع کرتا ہے واسطے اللہ کے اللہ اوسکا درجہ بلند
کرتا ہے وہ فی نفسہ ضعیف ہوتا ہے لوگون کے نفس مین عظیم ہوتا ہے جو کوئی تکبر کرتا ہے
اللہ اوسکو گھٹا دیتا ہے وہ فی نفسہ کبیر ہوتا ہے لوگون کی نظر مین صغیر ہوتا ہے یہانتک کہ
اونپر کتے سور سے بھی زیادہ حقیر ہوتا ہے ابونعیم کالفظ یہ ہے جو کوئی زمین پر امیری خلق کے
لئے اور خاکساری کی مجھسے اور تکبر نہ کیا میری زمین مین مین اوسکو اتنا رفیع کرتا ہون کہ
علیین مین رکھتا ہون دیلمی کالفظ یہ ہے ہر آدمی کے سر مین دو سلسلے ہین ایک ساتوین
آسمان تک دوسرا ساتوین زمین تک اگر تواضع کی اوسنے اللہ کے لئے بلند کرتا ہے اوسکو
اللہ اوس سلسلہ سے ساتوین آسمان تک اور اگر تجبر کیا تو گرا دیتا ہے اوسکو اللہ اوس سلسلہ
سے ساتوین زمین تک **حکایت** عمر رضی اللہ عنہ شام کو گئے تھے اونکے ہمراہ ابو عبیدہ
تھے راہ مین ایک نالہ ملا عمر نے ناقہ سے اوترکر اپنے دونون موزہ اپنے کندھے پر رکھے اور
باگ ناقہ کی پکڑکر چلے ابو عبیدہ نے کہا اے امیر المومنین تم یہ کام کرتے ہو مجھے اچھا نہین لگتا
کہ شہر والے تمکو اس شکل سے دیکھین کہا افسوس ہے اگر یہ بات کوئی اور شخص کہتا تو مین
اوسکو سزا دیتا واسطے عبرت امت محمد صلعم کے ہم سب سے زیادہ ذلیل قوم تھے اللہ نے
ہمکو بدولت اسلام کے اس عزت کو پہنچایا اب جب ہم عزت طلب کرینگے سوا اوسکے جس سے اللہ
نے ہمکو عزت دی ہے تو اللہ ہمکو ذلیل کریگا اللہ تعالی نے فرمایا ہے تلک الدار الاخرۃ نجعلھا
للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین ایک حدیث
غریب مین آیا ہے کہ حضرتؐ نے اصحاب سے فرمایا کیا بات ہے کہ مین تمپر حلاوت عبادت کو نہین
پاتا ہون پوچھا حلاوت عبادت کیا ہے فرمایا تواضع دوسری روایت غریب یون آئی ہے جب
دیکھو تم تواضع کرنے والون کو میری امت مین سے تو تواضع کرو واسطے اونکے اور جب دیکھو تم متکبرونکو

تو تکبر کرو اون پر کہ یہ مذلت وصغار ہے واسطے اونکے بعض سلف نے کہا ہے التکبر
مع المتکبرین صدقۃ عائشہ نے کہا افضل عبادت خاکساری ہے فضیل نے کہا تواضع
یہ ہے کہ خضوع کرے تو واسطے حق کے اور منقاد حق ہو اگرچہ اوس حق کو تو کسی اجہل الناس
سے سنکر قبول کرے سلیمان علیہ السلام صبح کو اوٹھکر لوگون مین مسکین کو ڈہونڈھکر اوسکے
پاس بیٹھتے اور فرماتے مسکین جلس مع مساکین دوسرا لفظ یہ ہے مسکین
جالس مسکینا حسن نے کہا تواضع یہ ہے کہ جب تو گھر سے باہر نکلے جس مسلمان کو دیکھے
یہ سمجھے کہ وہ تجھسے افضل ہے مجاہد نے کہا اللہ نے جودی کو واسطے کشتی نوح کے اور
حرا کو واسطے تعبد رسول خدا صلعم کی اسی لئے خاص فرمایا کہ اور پہاڑون مین سے انکو
زیادہ تر متواضع وخاکسار پایا تہا اللہ نے حضرت کے دل کو سائر خلق پر مختص بہ تمیز
اسی لئے کیا کہ حضرت سب تواضع مین فائق تہے **حکایت** بعض نے کہا ہے مینے
ایک آدمی کو صفا پر ایک خچر پر سوار دیکہا اوسکے سامنے لوگ دورباش کرتے تہے پہر
اوسکو بغداد مین دیکہا ننگے پاؤن برہنہ سر دراز مو مینے کہا اللہ نے تیرے ساتھہ کیا
کیا کہا مینے ترفع کیا تہا اوس جگہہ جہان لوگ تواضع کرتے ہین اللہ نے مجکو وضیع
کر دیا اوس جگہہ جہان لوگ رفیع ہین سعدی نے کہا ہے ؎

تواضع ز گردن فرازان نکوست	گدا گر تواضع کند خوی اوست

فصل

زواجر مین ذیل کبیرہ پنجم اٹہتیس ۳۸ کبائر کو شمار کیا ہے **۵** غش **۶** نفاق **۷** بغی **۸**
اعراض کرنا خلق سے براہ استکبار اور احتقار **۹** خوض کرنا لایعنی مین **۱۰** طمع **۱۱** خوف فقر
۱۲ سخط مقدور یعنی تقدیر سے خفا رہنا **۱۳** دیکہنا طرف تونگرون کے اور تعظیم کرنا اونکی بسبب
تونگری کے **۱۴** استہزا کرنا فقرا سے بسبب اونکے فقر و مناہی کے **۱۵** حرص **۱۶** تنافس

کرنا یعنے رغبت دنیا مین اور مباہات یعنی فخر کرنا اوسپر ۱۷ آزین کرنا واسطے مخلوق کے زینت
حرام سے ۱۸ مداہنت کرنا ۱۹ حبّ مدح ایسے کام پر جو نہین کیا ہے ۲۰ مشغول ہونا عیوب
خلق مین اور اپنا عیب نہ دیکھنا ۲۱ بہول جانا نعمت کا ۲۲ حمیت کرنا واسطے غیر دین خدا کے
۲۳ ترک کرنا شکر کا ۲۴ راضی نہونا قضا پر ۲۵ خوار سمجنا حقوق خدا اوامر خدا کا انسان
پر ۲۶ مسخراپن کرنا اللہ کے بندون سے اور حقیر سمجہنا اونکا ۲۷ اتباع کرنا ہوی کا اعراض
کرنا حق سے ۲۸ مکر وخداع وفریب کرنا ۲۹ زندگی دنیا کا چاہنا ۳۰ معاندت حق ۳۱
بدگمانی کرنا مسلمان سے ۳۲ قبول نکرنا حق کا جبکہ خلاف اپنے ہوای نفس کے ہو
یا ایسے شخص کی طرف سے آئے جسکو مکروہ مبغوض رکہتا ہے ۳۳ خوش ہونا معصیت
پر ۳۴ اصرار کرنا معصیت پر ۳۵ دوست رکہنا مدح کا طاعات ناکردہ پر ۳۶
رضامند ومطمئن ہونا حیات دنیا پر ۳۷ بہول جانا اللہ ودار آخرت کا ۳۸ غصہ کرنا
واسطے اپنی نفس کے اور بدلا لینا اوسکا ساتھہ باطل کے **ف** یہ تصریح کہ یہ سب
امور جو یہانتک مذکور ہوئے ہین کبیرۂ خامسہ مین سے ہین اور باوجود تذخل کثیر کے کبائر باطنہ
مین معدود ہین کلام بعض ائمۂ متاخرین مین آئی ہے جنہون نے یہ کہا تھا کہ کبائر باطنہ کا پہچاننا
ہر مکلف پر واجب ہے تاکہ معالجہ زوال کرے کیونکہ جسکے دل مین ایک مرض بہی ان امراض
مین سے ہوگا وہ اللہ پاک سے قلب سلیم لیکر نہ ملیگا والعیاذ باللہ پہر منجملہ امراض دل
کے کفر ونفاق وکبر وفخر وخیلا وحسد وقلق وحقد وبغی وغضب لغیر اللہ وغیظ لغیر اللہ وریا
وسمعہ وغش وبخل واعراض عن الحق وغیرہا کو ذکر کرکے یہ کہا ہے کہ ذم عبد کی ان افعال
قلوب پر اعظم تر ہے ذم سے زنا وسرقہ وشرب خمر ونحوہا پر کیونکہ مفسدہ وسوء اثر ودوام
انکا کبائر بدن سے عظیم تر ہوتا ہے ان کبائر کے آثار جب دائم قائم ہو جاتے ہین تو دل مین
ایک حالت قائمہ وہیئت راسخہ بنجاتے ہین بخلاف معاصی جوارح کے کہ اون کے آثار
سریع الزوال ہوتے ہین توبہ واستغفار سے زائل ہو سکتے ہین حسنات ماحی سیئات

مصائب مکفرۂ خطایا ہوجاتے ہین حضرت نے فرمایا ہے بدن مین ایک ٹکڑا گوشت کا ہے
جب وہ درست ہوا سارا جسد درست ہوا جب وہ بگڑ گیا سارا بدن بگڑ گیا وہ مضغہ
دل ہے دل اعضا کا پادشاہ ہے اعضا اوسکے لشکر و توابع ہین پادشاہ کے فاسد
ہوجانیسے سارا لشکر فاسد ہوجاتا ہے ابو ہریرہ نے کہا ہے القلب ملک والاعضاء
جنودہ فاذا طاب الملک طابت جنودہ واذا خبث الملک خبثت جنودہ سو
جسکو ایسا دل ملا ہو جو ان امراض سے سلیم ہے اوسکو اللہ کی حمد کرنا چاہئے اور جو کوئی اپنے دلمین کوئی
مرض ان امراض مین سے پائے تو اوسپر واجب ہے کہ معالجہ کرے اگر علاج نکریگا تو گنہگار ہوگا گناہ ان امراض
کا بقدر اوسکی نیت و قصد کے ہوتا ہے نہ صرف دلمین خطرہ ہولنے یا زبان پر جاری ہوجانیسے انتہی ان سب کا
کبائر نام رکھنا طریقۂ اہل معارف و اخلاق و تصوف پر مبنی ہے نظر بطریقۂ اہل مذہب پر ہان انمین بعض صاحبی کبائر
بھی ہین جیسے حسد حقد ریا سمعہ کبر و عجب وغیرہ اسیطرح باقی امور مین بھی بعض کو کبیرہ کہنا کچھ دور نہین ہے
چنانچہ احادیث وعید شدید سے جو اس بارہ مین آوینگی معلوم ہوجائیگا ہان بنی اصطلاح فقہاء پر صغیرہ ہے
نہ کبیرہ بخل و شح کا ذکر بھی آگے آویگا بغوی نے کہا ہے فرح بہنا حرام ہے ان امام نے
اوس فرح کو موڈی طرف قبائح و فخر عظیم کے پاکر کبیرہ کہدیا ہے یہ بات تو واضح ہے
کہ محل حرمت فرح وہی ہے جسکی بنیاد خیلاء و فخر و کبر و تکبر و دست درازی وغیرہ مفاسد و
قبائح پر ہے ورنہ اسلئے خوش ہونا کہ اپنی عزت و آبرو بچالے اور اپنے اہل و عیال کو طمع
سے روکے اور محتاج کی مواسات کرے فرح محمود ہے قل بفضل اللہ و برحمتہ
فبذلک فلیفرحوا ھو خیر مما یجمعون ف اصل ان سب امور کی سوء خلق و
فساد قلب ہے حارث و حاکم کا لفظ یہ ہے سوء خلق ویسا ہی عمل کو فاسد کردیتا ہے جیسے
سرکہ شہد کو ابن مندہ کا لفظ یہ ہے بدخلقی شوم ہے طاعت نسا ندامت ہے حسن ملکہ نماء
ہے خطیب کا لفظ یہ ہے بدلوگ تم مین وہ ہین جو بڑے بدخلق ہین احمد کا لفظ یہ ہے جب تم سنو
کہ کوئی پہاڑ اپنی جگہ سے زائل ہوگیا تو اوسکو سچ جانو اور جب سنو کہ کوئی شخص اپنے خلق سے

پھر گیا تو سچ نہ جانو وہ اوسی طرف جائیگا جو اوسکی جبلت ہے خطیب کا لفظ یہ ہے ہر گناہ
کے لئے توبہ ہے مگر بدخلقی بدخلق توبہ نہین کرتا کسی گناہ سے لکن اوس سے بدتر گناہ
مین گرتا ہے اسکو صابونی نے بھی روایت کیا ہے خرائطی کا لفظ یہ ہے سوء خلق اگر کوئی
شخص ہوتا تو برا آدمی ہوتا اللہ نے مجکو فحاش نہین پیدا کیا ہے ترمذی و ابن ماجہ کا
لفظ یہ ہے بدخلق جنت مین نہ جائیگا بیہقی کا لفظ یہ ہے لوگ معادن ہین رگ و ساس ہے
برا ادب بری رگ کی طرح ہوتا ہے حضرت شروع نماز مین یہ دعا کرتے تھے اللھم اھدنی
لاحسن الاخلاق لا یھدی لاحسنھا الا انت واصرف عنی سیئھا لا
یصرف سیئھا الا انت حدیث مین آیا ہے حسن خلق دونون جہان کی خیر لیگیا
حسن خلق سے درجہ صائم قائم کا ملتا ہے آخرت مین درجات و منازل شرف ہین۔
بدخلقی کا گناہ بخشا نہین جاتا بندہ سوء خلق سے اسفل درکات جہنم کو پہنچتا ہے
بہت قریب حضرت سے مجلس مین دن قیامت کو وہ شخص ہوگا جو احسن الخلق ہے
سب سے بہتر حضرت کا خلق تھا افضل ایمان اونکا ہے جو احاسن الاخلاق ہین
حسن خلق افضل اعمال ہے ترازو مین سب سے زیادہ بھاری ہے عائشہ نے کہا حضرت کا خلق قرآن
تھا خذ العفو وأمر بالعرف واعرض عن الجاھلین حضرت نے فرمایا ہے تو صلہ
کر اوس سے جو تجھسے قطع کرتا ہے دے اوسکو جو تجکو محروم رکھتا ہے معاف کر اوس سے
جو تجہپر ظلم کرتا ہے حاکم و بیہقی کا لفظ یہ ہے کہ ابلیس کہتا ہے جستجو کرو بنی آدم سے
بغی و حسد کی کہ یہ دونون نزدیک اللہ کے برابر شرک کے ہین خرائطی کا لفظ یہ ہے بچو تم
بغضا سے کہ وہ حالقہ ہے طبرانی کا لفظ یہ ہے اے گروہ اون لوگونکے جو زبان سے اسلام
لائے ہین اور اونکے دلمین ایمان داخل نہین ہوا ہے تم مذمت نکرو مسلمانونکی اور تلاش
نکرو عیب اونکے جو کوئی تلاش کرتا ہے عیب اپنے بھائی مسلمان کا پھاڑتا ہے اللہ پردہ
اوسکا اور ظاہر کرتا ہے عیب اوسکا گرچہ اندر پردہ گھر کے ہو اسکو ابو یعلی و بیہقی نے بھی

روایت کیا ہے اس لفظ سے کہ جو کوئی جستجو کرتا ہے اپنے بھائی کے عیب کو اللہ اوسکے عیب
ڈھونڈتا ہے یہانتک کہ اوسکو اندر اوسکے گھر کے رسوا کرتا ہے دیلمی کا لفظ یہ ہے محبت تنا
کی لوگون سے اندھا بہرا کردیتی ہے ابن النجار کا لفظ یہ ہے جو کوئی بدگمانی کرتا ہے اپنے
بھائی سے وہ بدگمان ہوتا ہے اپنے رب سے اللہ فرماتا ہے اجتنبوا کثیرا من الظن
ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے تم جب گمان کرو تو ثابت نکرو جب حسد کرو تو جستجو نکرو جب فال
بدلو تو جلد واللہ پر بھروسا رکھو جب تولو بہاری تو لو ابن قانع وابن مبارک کا لفظ
یہ ہے وہ زلال صافی جسپر پاؤن علمار کے نہین تھمتے طمع ہے طبرانی کا لفظ یہ ہے
دور رہو تم طمع سے کہ وہ فقر حاضر ہے اور بچو تم اوس چیز سے جس سے اعتذار کیا گیا ہے
ابن عساکر کا لفظ یہ ہے بوڑہے کا دل دو چیزون کی محبت مین جوان رہتا ہے طول امل
وحب مال ع مرد چون پیر شود حرص جوان میگردد ابونعیم وابن عساکر کا لفظ یہ ہے
تم تعجب نہین کرتے ہو اسامہ سے کہ ایک ماہ کے وعدہ پر خرید کرتا ہے بیشبہ
اسامہ طویل الامل ہے ای بنی آدم اگر تم عقل رکھتے ہو تو شمار کرو اپنی جانو نکو مردون
مین قسم ہے اللہ کی جو وعدہ تمسے کیا گیا ہے وہ آنے والا ہے اور تم عاجز کرنے
والے نہین ہو ابن عدی کا لفظ یہ ہے بڑا خوف مجکو اپنی است پر ہوائی اور طول
امل کا ہے بخاری کا لفظ یہ ہے لا یزال قلب الکبیر شابا فی اثنتین فی حب الدنیا
وطول الامل ابوالشیخ کا لفظ یہ ہے اللہ عزوجل نے فرمایا ہے اگر گناہ واسطے میرے
بندے کے عجب سے بہتر ہوتا تو مین بندے کو گناہ کرنے دیتا دارقطنی کا لفظ یہ
ہے یہ کچھ خیر نہین ہے کہ بندہ کچھ منہ سے کہے اور اوسکے دلمین عجب ہو ابوالشیخ
کا لفظ یہ ہے شرارت وہ شخص ہے جو اپنے دین مین معجب اپنے عمل کا مرائی اپنی
حجت مین مخاصم ہے ریا شرک ہے ابونعیم کا لفظ یہ ہے جسنے تعریف کی اپنی کسی عمل
صالح پر اوسکا شکر برباد گیا اوسکا عمل اکارت ہوا ہ

حاکم کا لفظ یہ ہے ہر غادر کے لیے ایک جھنڈا کھڑا کیا جاویگا جس سے وہ دن قیامت
کو پہچانا جائیگا شیخین واہل سنن نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ یون کہینگے سن لو یہ
غدر ہے فلان بن فلان کا طیالسی و احمد کا لفظ یہ ہے کہ وہ جھنڈا نزدیک اوسکے اُشت
یعنے مقعد کے کھڑا کیا جائیگا یہ حدیث بالفاظ و طرق کثیرہ صحاح و سنن و مسانید مین
آئی ہے احمد و ابو داؤد کا لفظ یہ ہے ہلاک ہونگے لوگ یہانتک کہ غدر کرینگے اپنے
جانون سے بیہقی کا لفظ یہ ہے کہ مکر و خدیعت نار مین ہین ابو داود نے خیانت کا بھی ذکر کیا
ہے ترمذی مین آیا ہے ملعون ہے وہ شخص جو ضرر پہچاوے کسی مسلمان کو یا مکر کرے
اوس سے ابو داود کا لفظ یہ ہے جو بہکاوے کسی کی جورو کو یا مملوک کو وہ ہم مین سے
نہین ہے حاکم کا لفظ یہ ہے جسنے بہکایا کسی عورت کو اوسکے شوہر پر یا غلام کو اوسکے
سید پر وہ ہم مین سے نہین ہے یعنے مسلمانون مین سے ترمذی کا لفظ یہ ہے داخل
ہوگا جنت مین خب یعنے لئیم اور نہ بخیل اور نہ منان سجزی کا لفظ یہ ہے تم بچو ہوی
سے ہوی اندہا بہرا کر دیتی ہے طبرانی کا لفظ یہ ہے نہین ہے نیچے سایۂ آسمان کے
کوئی الٰہ جو سوا اللہ کے پوجا جاوے اعظم تر نزدیک خدا کے ہوی متبع سے قال
تعالے افرأیت من اتخذ الٰہہ ھواہ ابو الشیخ کا لفظ یہ ہے جس سے عذر کیا
اوسکے کسی بہائی مسلمان نے کسی گناہ کا جو اوس سے ہوا ہے پہر قبول نکیا اسنے
اوس مسلمان سے اوس عذر کو تو وہ وارد ہوگا حوض پر کل یعنے دن قیامت کو ابو نعیم کا
لفظ یہ ہے جسنے قبول نکیا عذر کو محق یا مبطل سے تو وارد ہوگا وہ حوض پر دیلمی کا
لفظ یہ ہے چھ چیزین ہین جو عمل کو حبط کر دیتی ہین اشتغال بعیوب خلق قساوت قلب
حب دنیا قلت حیا طول امل ظلم بے نہایت ابو الشیخ و ابن عساکر کا لفظ مسلا یہ ہے آٹھ
آدمی ہین جو اللہ کو دن قیامت کے ابغض خلق ہونگے سقارین یعنے دروغگو مختالین یعنے

متکبر اور وہ لوگ جو اپنے سینہ مین کینہ اپنے بہائیون کا رکہتے ہین اور جب وہ آتے ہین
تو اخلاق ظاہر کرتے ہین اور وہ لوگ کہ جب طرف اللہ و رسول کے بلائے جائین دیر
کرین اور جب طرف شیطان کے بلائے جائین جلدی کرین اور وہ لوگ کہ جب کوئی
طمع دنیا اونکو ظاہر ہو اوسکو قسم کہا کر حلال کرلین اگرچہ ناحق ہو اور ادہر کی بات ادہر
پہنچانے والے یعنے چغلخور اور دوستون مین تفرقہ ڈالنے والے اور پاک لوگون پر تہمت
ڈہونڈنے والے اللہ عز و جل اونسے گہن کرتا ہے دیلمی کا لفظ یہ ہے اللہ جب
چاہتا ہے کہ کسی بندے سے بہلائی کرے تو اوسکو راضی بہ قسمت کرکے اوسکے مال
مین برکت دیتا ہے احمد و شیخین کا لفظ یہ ہے جب کوئی تم مین نظر کرے طرف اوس
شخص کے جو مال و خلق مین اوس سے زیادہ ہے تو چاہیے کہ اوسکی طرف بہی دیکہے
جو مال مین اوس سے کم ہے دیلمی کا لفظ یہ ہے بہتر مومنون مین قانع ہے اور بدتر طامع
ہے ابو نعیم کا لفظ یہ ہے جو شخص ناراض ہوا اپنے رزق سے اور شکوہ کیا اور صبر نکیا
نہین چڑہتا کوئی عمل اوسکا طرف اللہ کے وہ اللہ سے ملیگا اور اللہ اوسپر غضبناک ہوگا
ابو یعلی و خطیب و ابن عساکر کا لفظ یہ ہے جسکا مال تہوڑا ہے اور عیال بہت ہین اور
نماز اچہی ہے اور مسلمانونکی غیبت نہین کرتا ہے وہ قیامت کو آئیگا اور میرے ساتھ
ہوگا جیسے یہ دونون اونگلیان ہین ترمذی و ابن سعد و حاکم کا لفظ یہ ہے اے عائشہ اگر
تو مجہسے ملنا چاہتی ہے تو کافی ہے تجکو دنیا سے مثل زاد راکب کے اور دور رہ ہمنشینی
اغنیا سے اور پرانا نہ کر کسی کپڑے کو جب تک کہ پیوند نہ لگائے تو اوسکو ایک جماعت کثیر
ائمہ حدیث کا لفظ مرفوع یہ ہے دین نصیحت ہے تین باریون ہی فرمایا پوچہا کسکے لئے
کہا اللہ و رسول و ائمہ مسلمین و عامہ مسلمین کے لئے مسلم کا لفظ یہ ہے جو کوئی مارا
گیا نیچے نشان جمیت کے مدد کرتا تہا عصبیت سے غضب کرتا تہا عصبیت سے تو اوسکا
مارا جانا جاہلیت کا سا ہے ابو داؤد کا لفظ یہ ہے وہ ہم میں سے نہین ہے جو بلائے کسیکو

طرف عصبیت کے یا لڑے عصبیت پر یا مرے عصبیت پر بیہقی نے مرسلاً روایت کیا ہے تین
خصلتیں ہیں جس شخص میں ایک خصلت بھی اونمیں سے نہیں ہے کتا اوس سے بہتر ہے
ایک پرہیزگاری جو اوسکو محارم خدا سے مانع ہو یا حلم جس سے جہل جاہل کو رد کرے یا حسن خلق
جس سے لوگوں میں بسر کرے دوسرا لفظ بیہقی کا یہ ہے تین چیزیں ہیں کسی آدمی کو اون میں
رخصت نہیں ہے بر والدین مسلمان ہوں یا کافر وفا بعہد مسلم سے ہو یا کافر سے ادا امانت
طرف مسلمان کے ہو یا کافر کے **ف** یہ بات تو مقرر و معلوم ہے کہ شیطان دشمن
انسان ہے انسان میں سب سے زیادہ اشرف دل ہے اسلئے شیطان فساد ظاہر انسان
پر قناعت نہیں کرتا ہے بڑا مطلب اوسکا افساد دل ہے اسلئے ہر مکلف پر واجب عین ہے
کہ دل کی حمایت فساد شیطان سے کرے لیکن یہ حمایت جب ہی ہو سکتی ہے کہ مداخل فساد
کو پہچان لے وہ مداخل بھی صفات کثیرہ عبد میں اونمیں سب سے اعظم تر حسد و حرص ہے
حرص جب آتی ہے تو حریص کو اندہا بہرا کر دیتی ہے حدیث میں آیا ہے حبك الشيء يعمي ويصم
معرفت مداخل کے بغیر نور بصیرت کے حاصل نہیں ہوتی جب حرص و حسد انسان کو چھپا لیتا
ہے تو پہر اوسکو بصیرت باقی نہیں رہتی شیطان کو خوب مدخل فرصت کا اور موقع دست اندازی
کا ہاتہ لگتا ہے دوسری شئے محبت ہے دل کی زینت دنیا سے شیطان دلمیں انڈے بچے
دیتا ہے دروازے ملاہی و ملاعب کے کھولدیتا ہے آیات الٰہی و رسالت پناہی سے
قطع تعلق کرا کر مرتے دم تک وہی آرایش دلمیں سمائے رکھتا ہے آدمی نفائس اوقاتکو
اونہیں بطالات و باطلات میں صرف کرتا رہتا ہے آخر خاتمہ بالخیر نہیں ہوتا برے حال پر
مرجاتا ہے العیاذ باللہ تعالی تیسری محبت کھانے پینے کی ہے کیونکہ شکم سیری اگرچہ طعام
حلال طیب سے ہو تقویت شہوات کرتی ہے یہ شیطان کے ہتھیار ہیں **حکایت** یحیی بن
زکریا علیہما السلام نے شیطان کو دیکھا اوسکے پاس ہر شئے کی تعالیق ستی کہا یہ کیا ہیں
کہا شہوات میں جس سے بنی آدم کو پہانستا ہوں کہا انمیں کوئی میرے لئے بھی ہے کہا

ف مداخل شیطان ایک حسد و حرص ہے

ف دوسری زینت دنیا

تیسری پیٹ بھر کر کھانا

ہان اگر جو تو پیٹ بہر کہاتا ہے تجکو نماز و ذکر سے سست کر دیتا ہون کہا اور کچہہ کہا نہین
کہا اللہ کا حق ہے مجہپر کہ کبہی شکم سیر نہونگا کہانے سے ابلیس نے کہا مجہپر بہی اللہ کا حق ہی
کہ کبہی کسی مسلمان کو نصیحت نکرون گا چوتہی طمع ہے کہ جب یہ غالب ہوجاتی ہی شیطان
ہمیشہ اوسکو تزین و تصنع مین رکہتا ہے انواع ریا و تلبیس اوس سے کراتا ہے یہانتک کہ
وہ طمع اوسکی معبود ٹہیر جاتی ہے وہ ہمیشہ اوس تک پہونچنے کے لئے حیلہ جوئی کرتا ہے
گو خدا اخفا ہو جیسے مداہنت کرنا کسی فعل حرام پر اقرار کرکے پانچوین عجلت و ترک تثبت
کرنا ہے امور مین لقولہ تعالی وکان الانسان عجولا حدیث مین آیا ہے
العجلة من الشیطان والتانی من اللہ شیطان کو شتاب کاری جلد بازی اس لئے
پسند ہے کہ عجلت مین انسان پر رواج اوسکی شر کا ہوتا ہے ایسے ڈہب سے کہ اوسے معلوم
بہی نہو بخلاف اوس شخص کے جوکہ دیر لگاکر کام کرتا ہے مہلت مین فرصت واسطے بصیرت
کی ہاتہہ آجاتی ہے سو بجز واجب فوری کے کسی امر مین استعجال کرنا نہ چاہیے چہٹے حب مال
ہے جب حاجت وقوت سے زیادہ ہوتا ہے تو مستقر شیطان ٹہیرا ہے کیونکہ جسکے پاس
مال زیادہ حاجت سے نہین ہے اوسکا دل فارغ ہے اگر سو دینار پاویگا دس شہوتین دل مین
پیدا ہونگی ہر شہوت خواہان سو دینار دیگر کی ہوگی اب نوسو دینار کا محتاج بنے گا حالانکہ قبل سو
دینار کے بالکل بے پروا تہا اب جو سو دینار اوسکے ہاتہہ آئی تو اوسکو یہ خیال ہوا کہ نوسو
اور چاہئین تاکہ ایک گہر خرید کرے ایک کنیز مول لے کچہہ اثاث البیت فراہم کرے پہر
نوسو پر بہی قناعت نہوگی کچہہ اور درکار ہوگا غرضکہ اوسکی کچہہ حد نہین ہے یہانتک کہ ایسے
ہاویہ مین جا پڑیگا جسکا انجام بجز قعر جہنم کے اور کچہہ نہین ہے ۵

یا قناعت پر کند یا خاک گور	گفت چشم تنگ دنیا دار را

ساتوین بخل ہے کہ بخوف فقر تصدق و انفاق سے وجوہ خیرات مین باز رہتا ہے امساک
و تقتیر و کنز اختیار کرتا ہے سو اللہ نے واسطے کانزین کے وعدہ عذاب الیم کا کیا ہے سفیان

عجلت

مال

بخل

نے کہا شیطان کا کوئی ہتھیار مثل خوف فقر کے نہیں ہے جب بخل کو شیطان کے کہنے
سے قبول کر لیا لگا باطل کام کرنے بری بات کہنے رب سے بدگمان ہو گیا آفات بخل سے
ایک حرص ہے بازارون مین رہنے کی جمع کے لئے یہ بازار آشیانہ شیطان ہین روایت
مین آیا ہے کہ جب ابلیس زمین پر اوترا کہا ای رب میرے لئے گھر مقرر کر فرمایا حمام ہے کہا
مجلس کہا بازار ہین کہا موذن کہا مزامیر ہین کہا کہانا فرمایا وہ طعام ہے جسپر اللہ کا نام
نلیا جاوے کہا قرآن فرمایا شعر کہا حدیث فرمایا دروغ کہا مصائد کہا عورتین آٹھوین تعصب
ہے مذہب وا ہوا کا اور کینہ رکہنا خصوم سے اور دیکہنا اونکو بنظر حقارت یہ بلا عباد و علماء
کو بہ نسبت دوسرے لوگون کے زیادہ ترہلاک کرتی ہے کیونکہ طبیعت اوسپر مجبول ہے کہ
لوگون پر طعن کرے اونکے نقائص کا ذکر کرے پھر جب شیطان یہ بات خیال مین ڈالدیتا
ہے کہ یہ اچھا اور سچا کام ہے تو اور زیادہ اوسکو اچھا جانکر خوش ہو کر یہ گمان کرتا ہے کہ
یہ سعی دین مین ہے حالانکہ وہ ساری سعی اتباع خطوات شیطان مین ہوتی ہے نہ اتباع
متعصب لہ مین صحابہ و من بعدہم سے اگر اصلاح نفس کی طرف توجہ کرتا اور جو اخلاق متعصب لہ
کے تھے اوس طرح پر قائم ہوتا تو یہ اوسکے لئے اولی تر تھا اوسکو تو یہ گمان ہے کہ مین محبت
متعصب لہ مین لوگون کا نقص و احتقار کرتا ہون حالانکہ یہ گمان بالکل کاذب ہے کیونکہ اگر وہ
شخص زندہ ہوتا تو ہرگز اپنے لئے یہ تعصب نکرتا بلکہ سفیہ کی سعنہ کو صاف کر دیتا تو پھر اوسی کا
اتباع اولی تر تہیرانہ یہ کام اور جو کوئی شخص کسی امام کے لئے تعصب کرتا ہے اور اوس امام
کی سیرت پر نہین چلتا ہے تو خود وہ امام اوسکا خصم ہو جائیگا اور اولٹی توبیخ اسی
شخص کو کریگا حضرت نے فاطمہ سے فرمایا تھا اعملی فانی لا اغنی عنک من اللہ شیئاً
حالانکہ وہ ایک پارہ گوشت تھین حضرت کی اسلئے آدمی کو یہ چاہیے کہ اپنے باطن و ظاہر
کی اصلاح کرے غیر سے مشغول نہو مگر اوسی جگہ جہان شارع نے تکلیف دی ہے جیسے
امر بمعروف نہی عن المنکر بعد استیفاء شروط شرعیہ کے لوین محل ہے حرام اور غیر مہاسین

تعصب مذہبی

[illegible]

علوم کا تفکر پر ذات و صفات الہی اور ایسے امور مین کہ وہان تک اونکی عقل نہین پہونچتی ہے یہ
گویا اونکا گمراہ کرنا ہے کیونکہ وہ اس سبب سے اصول دین مین شک کرنے لگتے ہین بلکہ
اللہ پاک کے حق مین ایسے خیالات لاتے ہین جس سے اوسکی ذات متعالی ہے اور یہ اوس
تخیل سے کافر یا مبتدع ہو جاتے ہین اگر غلبہ حمق و قلت عقل سے بجای خود فرحناک کیون نہو لے
پھر جو کوئی اونہین اپنے اعتقاد کے اندر سبب قوی ہوتا ہے وہ سب لوگون مین زیادہ
تر احمق ہوتا ہے اور جو کوئی اونہین اپنے نفس کو متہم رکھتا ہے اور علماء حاذقین و ائمہ
مہدیین سے سوال کرنے پر حریص ہوتا ہے وہ ثابت العقل رہتا ہے وشتون جو گمانی کرتا ہے
ساتھہ مسلمانون کے اللہ پاک نے فرمایا ہے یاایہا الذین آمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن
جو شخص غیر پر بمجرد ظن کے کوئی حکم لگاتا ہے شیطان اوسکو احتقار پر اوس غیر کے اوبھارتا
ہے پھر وہ اوسکے حقوق ادا نہین کرتا بلکہ اوسکے اکرام مین توانی کرتا ہے اور اوسکی آبروریزی
مین زبان دراز ہو جاتا ہے سو یہ سب مہلکات ہین دو آدمیون نے حضرت کو ام المومنین
صفیہ سے باتین کرتے دیکھا تھا اونکو پھیر کر فرمایا یہ صفیہ ہے جب اونہون نے عذر کیا تو
کہا شیطان بنی آدم مین مثل خون کے چلتا پھرتا ہے مجکو ڈر ہوا کہ کہین تمھارے دلمین کچھہ
اور بات پڑے گویا حضرت نے اونکو طریق احتراز کا تہمت سے سکھایا تاکہ کوئی عالم ورع
اپنے احوال مین تساہل نکرے اس گمان پر کہ لوگون کا گمان اوسکے ساتھہ بہتر ہے اور
اپنے نفس پر معجب ہو کیونکہ یہ ایک لغزش عظیم ہے آدمی کیسا ہی متقی پرہیزگار کیون نہو
اور بڑا سا بڑا عالم ہو ضرور ہے کہ کوئی نہ کوئی اوسکا مبغض و منقص ہوتا ہے تو اوسکو چاہئے
کہ تہمت اعداء و اشرار سے محترز رہے کیونکہ اعداء کا یہ دستور ہے کہ سب لوگون سے گمان
شر رکھتے ہین جسکو دیکھو کہ وہ لوگون کے ساتھہ بدظن ہے اور اونکے عیب ظاہر کرنا چاہتا ہے
جان لو کہ یہ اوسکا خبث باطن اور سوء طویت ہے سو مومن تو طالب معاذیر ہوا کرتا ہے بسبب
سلامت باطن کے اور منافق طالب معائب ہوتا ہے بوجہ خبث باطن کے یہ بعض مرض

سوء ظن

شیطان کے ہین طرف دل کے اونہین باقی مداخل پر تنبیہ ہے بالجملہ آدمی مین کوئی صفت مذموم
نہین ہے مگر وہ صفت شیطان کا ہتھیار ہے جس سے وہ اضلال واغواء انسان پر مدد
لیتا ہے اور اوسکے ہلاک کرنیکے لئے حملہ کرتا ہے سو اوس لعین کے مکائد سے اللہ کی طرف
بہاگے اور پناہ پکڑے شاید اللہ کی اوسپر رحمت ہو اور وہ نجات پائے ذکر خدا کو سپر بنا کر
آخرت کو معین ونصیر ٹہیرا شعب ہمیشہ اس کام مین لگا رہیگا تو انشاء اللہ تعالے
ان سب مہالک سے محفوظ ہو جائیگا یہ مہالک مفسد باطن وظاہر ہوتے ہین جہان تک
ہوسکے اونسے بچنا ہے ان سب کبائر کا مرجع طرف حسن خلق وسوء خلق کی ہے اس جگہ
اعتدال قوت عقل کا کمال حکمت ہے اور اعتدال قوت غضبیہ وشہویہ کا دیکھا جاتا ہے کہ
ہر ایک قوت ان دونون قوی مین سے کسقدر تابع عقل وشرع ہے پہر کبھی یہ اعتدال
جود الٰہی وکمال فطری سے ہوتا ہے اور کبھی اکتساب اسباب سے کہ بزور مجاہدہ
وریاضت نفس کو ایسے عمل پر لگا وے جس سے حسن خلق حاصل ہو اور فساد سوء
طویت ٹہیرے کیونکہ نفس اپنے رب سے جب ہی مالوف ومانوس ہوگا جبکہ اوسکو عادات
ناقص سے الگ کیا جائیگا اور شہوات سے خلوت وعزلت مین محفوظ رکھا جاویگا پہلے
کان آنکھ کو اونکے مالوفات سے روکے پہر ہمیشہ ذاکر وداعی رہے یہانتک کہ انس باللہ
ومحبت کا غالب آجائے اس عمل سے نہایت مین راحت پائیگا اگرچہ بدایت مین شاق
گزریگا کبھی یہ بہی ہوتا ہے کہ جس شخص نے ادنی مجاہدہ کرکے فواحش معاصی ترک
کردئے ہین وہ یہ گمان کرتا ہے کہ اوسکا نفس مہذب وصاحب حسن خلق ہوگیا ہے
حالانکہ اوسمین ہنوز نہ صفات کاملین موجود ہین نہ اخلاق مومنین قال تعالی انما
المؤمنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبہم واذا تلیت علیہم ایاتہ زادتہم
ایمانا الی قولہ اولئك ہم المؤمنون حقا وقال تعالی قد افلح
المؤمنون الذین ہم فی صلاتہم خاشعون الی قولہ اولئك ہم الوارثون

الذین یرثون الفردوس الآیۃ وقال تعالی التائبون العابدون الی
قولہ وبشر المؤمنین وقال تعالی وعباد الرحمن الذین یمشون علی
الارض ھونا تا آخر سورہ جس شخص پر دریافت کرنا حال نفس کا مشکل ہو وہ اپنے
نفس کو ان آیات اور اونکے نظائر پر عرض کرے جب یہ صفات موجود ہون تو یہ علامت حسن
خلق کی ہے اور جب سب مفقود ہون تو یہ علامت سوء خلق کی ہے بعض کا وجود دلیل ہے بعض حضرت نے طرف مجامع محاسن اخلاق
کے اشارہ فرمایا ہے المؤمن یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ پھر یہ حکم دیا کہ مہمان و ہمسایہ کا
اکرام کرو اچھی بات کہو یا چپ ہو رہو ایک روایت مین آیا ہے جب تم دیکھو کسی مومن کو کہ وہ
خاموش باوقار ہے تو اوس سے نزدیک ہو اوسکو حکمت سکھائی جاتی ہے کسی مسلمان کو حلال
نہین ہے کہ اشارہ کرے طرف اپنے بھائی کے ایسی نظر سے جو اوسکو ایذا پہنچائے اور نہ
یہ کہ کسی مسلمان کو ڈرائے دو ہمنشین اللہ کی امانت کے ساتھ بیٹھتے ہین ایک کو حلال نہین
ہے کہ دوسرے کا راز فاش کرے جسکو وہ مکروہ رکھتا ہے حدیث مین آیا ہے المجالس
بالامانۃ **ف** بعض اہل علم نے علامات حسن اخلاق کو جمع کیا ہے کہا ہے مومن
کو چاہیے کہ کثیر الحیا قلیل الاذی کثیر الصلاح صدوق اللسان قلیل الکلام کثیر العمل قلیل الفضول
قلیل الزلل ہو نیکوکار وصول وقور صبور رضی شکور حلیم رفیق عفیف شفیق ہو لعان سباب
نمام مغتاب عجول حقود بخیل حسود نہو بشاش بشاش ہو اللہ کے لئے کسیکو دوست کسی کو
دشمن رکھے اللہ کے لئے کسی سے راضی کسی پر غضبناک ہو فھذا ھو حسن الخلق وفقنا
اللہ للتحلی بحالیہ +

فصل

وسواس کبیرہ امن مین ہونا ہے اللہ کے مکر سے اسطرح پر کہ معاصی کرتا ہے اور معتمد اللہ کی رحمت
پر بھروسا رکھے قال تعالی فلا یامن مکر اللہ الا القوم الخاسرون وقال تعالی

وذلکم ظنکم الذی ظننتم بربکم اردٰکم فاصبحتم من الخاسرین حدیث مین
آیا ہے جب تم دیکھو اللہ کو کہ دیتا ہے بندہ کو محبوب چیز اوسکی اور وہ مقیم ہے معصیت پر تو
یہ اللہ کی طرف کا استدراج ہے پہر یہ آیت پڑہی فلما نسوا ما ذکروا به فتحنا علیهم
ابواب کل شیٔ حتی اذا فرحوا بما اوتوا اخذناهم بغتة فاذا هم مبلسون ای آیسون
من النجاة حسن نے کہا ہے جسپر اللہ نے وسعت کی ہے اور اوسنے یہ نجانا کہ یہ مکر ہے
ساتھہ اوسکے تو اوسکو کچھہ عقل نہین ہے ایک قوم ناشکر کے حق مین کہا ہے مکر بہم ورب
الکعبة اعطوا حاجتهم ثم اخذوا اثر مین آیا ہے کہ جب ابلیس کے ساتھہ مکر کیا گیا تو
جبرئیل و میکائیل روئے اللہ نے کہا تم کیون روتے ہو کہا ای رب ہم تیرے مکر سے امن
مین نہین ہین فرمایا یہی چاہئے تم میرے مکر سے امن مین نرہو اسی لئے حضرت صلعم یہ دعا
بہت کیا کرتے تھے یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک کہا امی رسول خدا کیا آپ
ڈرتے ہین فرمایا دل درمیان دو اصبع رحمن کے ہین جسطرح چاہے پلٹے تنزیل مین آیا ہے
اعلموا ان الله یحول بین المرء وقلبه مراد دل سے عقل ہے یہ نہین جانتا کہ کیا کرنا
چاہئے قال تعالی ان فی ذلك لذکری لمن کان له قلب ای عقل پہر
اللہ نے راسخین فی العلم کی ثنا کی ہے کہ وہ یون کہتے ہین ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ
هدیتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب معلوم ہوا کہ زیغ و
ہدایت طرف سے اللہ کے ہوتی ہے یہی مذہب ہے اہل سنت وجماعت کا بخلاف معتزلہ کے
سو اللہ ہی ان دونون کا خالق و مرید ہے بیان اس اجمال کا یون ہے کہ قلب صلاحیت
رکہتا ہے میل کی طرف خیر و شر وایمان و کفر کے اور یہ محال ہے کہ میل اوسکا طرف کسی
ایک شے کے انہین سے بدون کسی داعیہ کے ہو بلکہ ضرور ہے کہ کوئی داعیہ و ارادہ طرفسے
اللہ کے حادث ہو تب دل کسی طرف مائل ہو پس اگر داعیہ کفر کا ہے تو اوسکا نام خذلان
وازاغت وصد و ختم و طبع و رین و قسوت و وقر و کنان وغیرہ الفاظ ہین جو قرآن عظیم مین

آتے ہین اور اگر داعیہ ایمان کا ہے تو اوسکا نام توفیق وارشاد وہدایت وتسدید وتثبیت
وعصمت وغیرہ الفاظ واردہ قرآن کریم مین مراد اجمعین سے یہی دو داعیہ ٹہیرتے ہین
واللہ اعلم ف ایک طریقہ خدا کا امن مکر سے یہ ہے کہ اس حدیث صحیح کو دلمین حاضر
رکہے کہ ایک تم مین کا اہل جنت کا سا عمل کرتا ہے یہانتک کہ درمیان اوسکے اور جنت کے
ایک ہاتہہ فاصلہ رہجاتا ہے پہر کتاب سابق آجاتی ہے تو دوزخ والون کا سا عمل کرنے لگتا
ہے پہر داخل نار ہوتا ہے بخاری کا لفظ یہ ہے ان العبد لیعمل بعمل اهل النار وانه
من اهل الجنة ویعمل الرجل یعمل اهل الجنة وانه من اهل النار وانما الاعمال
بالخواتیم یعنے اعتبار اعمال کا خاتمے پر ہے لکن اسپر اعتماد کر کے بیٹہہ نرہے کیونکہ صحابہ
نے اس حدیث کو سنکر یہ کہا تہا کہ پہر عمل کسلئے ہے کیا ہم اپنی کتاب اعمال پر بہروسا نکرین فرمایا بلکہ
عمل کرو ہر شخص کو وہی کام آسان کیا گیا ہے جسکے واسطے وہ پیدا ہوا ہے پہر یہ آیت
پڑہی فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی فسنیسرہ للیسری واما من بخل
واستغنی وکذب بالحسنی فسنیسرہ للعسری یعنے دنیا مین علامت جنتی دوزخی
ہونے کی یہی ہے کہ جسکو جنت ملنے والی ہے اوس سے اچہے کام اہل جنت کیسے ہوتے
ہین اور جو دوزخ مین جانیوالا ہے وہ دوزخیون کے سے کام کرتا ہے اللہ نے قرآن شریف
مین قصہ بلعام نام عالم بنی اسرائیل کا ذکر کیا ہے کہ وہ اللہ کے مکر سے امن مین ہو کر
حطام فانی دنیا پر جو منہ باقی کے قانع ہوا اپنے ہوای نفس کا مطیع بنکر مال لیکر موسے
علیہ السلام پر بددعا کرنے لگا اوسکی زبان منہہ سے نکل کر سینہ پر آپڑی کتے کی
طرح ہانپنے لگا اللہ نے اوس سے ایمان وعلم ومعرفت سب چہین لیا اسی طرح حال برصیصا
عابد کا ہوا تہا کہ بعد عبادت مالایطاق کے کفر پر مرگیا **حکایت** بغداد مین ابن السقا
نام ایک بڑا مشہور فاضل ذکی الطبع تہا بعض اولیاء پر اوسنے انکار کیا اوس ولی نے
بددعا کی اسکا حال بدل گیا قسطنطنیہ مین آکر ایک عورت پر عاشق ہوا اوسکے عشق مین

نصرانی ہوگیا بیمار ہوکر بر سر راہ ڈال دیا گیا لوگون سے بہیک مانگتا تہا بعض شخص جو اوسکو
پہچانتے تہے اونہون نے پوچہا تیرا کیا حال ہے اوسنے ذکر اپنے فتنہ کا کیا اور کہا کہ وہ
شخص نصرانی ہوگیا ہے اور اب چاہتا ہے کہ ایک حرف قرآن کا یاد کرے نہین کرسکتا اور
نہ خاطر مین گزرتا ہے وہی دیکہنے والا اوسکا کہتا ہے کہ بعد چند پہر اگر اوسپر ہوا وہ
حالت احتضار مین تہا منہہ طرف مشرق کے تہا مین کتنا ہی چاہا کہ منہہ طرف قبلہ کے
کردون وہ مشرق ہی کی طرف ملتفت ہوتا تہا چنانچہ اسی حالت پر اوسکی جان نکل گئی
اللہم احفظنا **حکایت** مصر مین ایک مؤذن صالح تہا اوسنے منارہ پر سے
ایک نصرانیہ کو دیکہا مفتون ہوگیا اوسکے پاس جاکر خواہش وصال کی اوسنے انکار کیا کہا
نکاح کرلے کہا تو مسلمان ہے میرا باپ تجہسے راضی نہ ہوگا کہا مین نصرانی ہوجاؤنگا
کہا اب وہ تجکو قبول کریگا وہ نصرانی ہوگیا وعدہ خلوت کا ٹہیرا اس اثنا مین کسی کام کے
لئے وہ سقف پر چڑہا پاؤن پہسل گیا اوپر سے گر کر مرگیا نہ اپنے دین پر رہا نہ وہ عورت
اوسکو ملی فنعوذ باللہ من مکرہ ونعوذ بہ منہ ونعوذ به منہ و بمعافاتہ من عقوبتہ
وبرضاہ من سخطہ **ف** علمانے کہا ہے جب ہدایت معروف اور استقامت
مشیت الٰہی پر موقوف اور عاقبت مغیب اور ارادہ غیر معلوم ٹہیرا اور مغالبت ہے نہین
تو پہر ایمان و نماز و جمیع قربات پر عجب کرنا کیا یہ تو محض تیرے رب کا فضل وجود ہے
کبہی اس سبکو تجہسے سلب کرلیگا تو تو ایک ہلاک ندامت مین جاگریگا پہر پشیمانی بہی کچہ کام
نہ آویگی **ف** امن کو مکر خدا سے اسلئے کبیرہ ٹہیرا کر اوسپر اطلاق کیا ہے کہ آیات واحادیث
مین اوسپر وعید شدید آئی ہے بلکہ اوسکا نام اکبر کبائر رکہا ہے ابن عباس نے کہا حضرت
سے پوچہا کبائر کیا ہین فرمایا شرک باللہ نا امیدی روح خدا سے امن اللہ کے مکر سے یہ اکبر کبائر
ہے رواہ ابن ابی حاتم فی تفسیرہ والبزار شبیہ ہے کہ یہ خبر موقوف ہے
ابن مسعود نے بہی اوسکے اکبر کبائر ہونے کی تصریح کی ہے کما رواہ عبد الرزاق والطبرانی

ف حقیقت مکر کی حق مین اللہ پاک کے محال ہے رہی یہ آیت ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین سو باب مقابلہ سے ہے جسطرح فرمایا ہے جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا بلکہ بے مقابلہ بھی آیا ہے قال تعالی افامنوا مکر اللہ فلا یامن مکر اللہ اللہ پاک کا متصف بہ مکر ہونا اسطرح صحیح ہوسکتا ہے کہ مکر لغت مین بمعنی ستر ہے ہان اجبال و مخلوع و خبشہ پر بھی بولا جاتا ہے اسی اعتبار سے بعض اہل لغت نے یون کہا ہے کہ مکر بمعنی سعی بالفساد ہے اور بعض نے کہا صرف غیر ہے اوسکے مقصود سے حیلہ کرکے یہ اخیر معنی تو محمود ہین اسطرح کہ حیلہ کرکے کسیکو طرف خیر کے پھیر دیا جاوے واللہ خیر الماکرین اسی معنی پر محمول ہے یا مذموم ہین کہ حیلہ کرکے طرف شر کے پھیر دے ولا یحیق المکر السیئ الا باھلہ

فصل ۴۰ ناامید ہونا رحمت خدا سے

قال تعالی انہ لا ییأس من روح اللہ الا القوم الکافرون وقال تعالی ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء وقال تعالی قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ھو الغفور الرحیم وقال تعالی ورحمتی وسعت کل شیٔ حدیث مین آیا ہے اللہ کے سو رحمتین ہین ہر رحمت اتنی ہے کہ مابین آسمان و زمین کو پر کردے اونمین سے ایک رحمت درمیان جن و انس و بہائم کے اوتاری ہے اوسی کے سبب سے وہ باہم عطوفت و رحمت کرتے ہین طیر و وحوش اپنی اولاد پر مہربان ہوتے ہین۔ ۹۹ ننانوے رحمتین رکھ چھوڑی ہین وہ بندون پر دن قیامت کے کریگا انس مرفوعا کہتے ہین اللہ تعالی فرماتا ہے اے ابن آدم جب تک تو مجکو پکاریگا مجسے امید رکھیگا مین تجکو بخشتا رہونگا کچھ بھی تجسے کیون نہو کچھ پروا نہین کرونگا اے ابن آدم اگر تیرے گناہ آسمان کی

چوٹی تک پہنچ جاینگے پہر تو مجھسے استغفار کریگا تو مین تمکو بخشدونگا اے ابن آدم اگر آئیگا
تو پاس میرے زمین بہر خطائین لیکر پہر ملیگا تو مجھسے کہ شریک نکرتا تہا تو میری ساتہہ کسی
شے کو تو آؤنگا مین پاس تیرے زمین بہر مغفرت لیکے رواہ الترمذی وحسنہ

حکایت انس سے بسند حسن آیا ہے کہ داخل ہوئے حضرت ایک جوان پر اور وہ
موت مین تہا فرمایا تو آپکو کیسا پاتا ہے کہا اللہ سے امید رکہتا ہون اپنے گناہون سے ڈرتا
ہون فرمایا جمع نہین ہوتین یہ دونون باتین دلمین کسی بندہ کے ایسی جگہہ مین مگر دیتا ہے
اللہ اوسکو امید اوسکی اور امن دیتا ہے اوسکو اوس چیز سے جس سے وہ ڈرتا ہے۔
احمد کا لفظ یہ ہے حضرت نے فرمایا اگر تم چاہو تو مین خبر دون تمکو سب سے پہلے اللہ عزوجل
مومنون سے دن قیامت کو کیا کہیگا اور وہ اللہ سے کیا کہینگے کہا ہان اے رسول خدا
فرمایا اللہ کہیگا کیا تم مجھسے ملنا چاہتے تہے وہ کہینگے ہان اے رب کہیگا کیون وہ
کہینگے ہمکو امید تہی تیرے عفو و مغفرت کی فرماویگا میری مغفرت تمہارے لئے واجب ہوگئی
شیخین کا لفظ یہ ہے انا عند ظن عبدی بی وانا معہ حیث ذکرنی ابوداؤد وابن
حبان کا لفظ یہ ہے حسن ظن حسن عبادت ہے ترمذی وحاکم کا لفظ یہ ہے حسن ظن ساتہہ
اللہ کے حسن عبادت ہے مسلم نے جابر سے روایت کیا ہے کہ حضرت نے تین دن پہلے
اپنی وفات سے فرمایا تہا نہ مرے کوئی تم مین کا مگر وہ نیک گمان رکہتا ہو ساتہہ اللہ کے
احمد وابن حبان وبیہقی کا لفظ یہ ہے اللہ عزوجل نے فرمایا ہے مین نزدیک گمان اپنی بندے
کے ہون اگر نیک گمان رکہیگا تو اوسکے لئے ہے اور اگر بدگمان کریگا تو اوسکے لئے ہے

حکایت بیہقی کا لفظ یہ ہے اللہ نے حکم دیا ایک بندہ کو آگ مین جانے کا جب وہ کنارہ
نار پر کہڑا ہوا تو پہر کر دیکہنے لگا کہا واللہ اے رب میرا گمان ساتہہ تیرے نیک تہا حق تعالیٰ

خوش عزم رزم کرد خواری گریہ می آید مرا	این نبود امید ای گریہ می آید مرا

اللہ عزوجل نے کہا اوسکو پہیر لاؤ مین نزدیک گمان اپنے بندے کے ہون بغوی کا لفظ یہ ہے

افضل عبادات حسن ظن ہے ساتھ اللہ عزوجل کے اللہ کہتا ہے انا عند ظن عبدی بی یاس کو اسلیئے کبیرہ گنا ہے کہ اوسپر وعید شدید آئی ہے سب کا اسپر اطباق ہے حدیث سابق مین اوسکے کبیرہ ہونیکی تصریح کی ہے بلکہ ابن مسعود نے اوسکو اکبر کبائر بتایا ہی اللهم احفظنا +

فصل

اہم ۲ ۲ سوء ظن ہے ساتھ اللہ تعالی کے اور قنوط یعنے بالکل ناامید ہونا اوسکی رحمت سے دیلمی وابن ماجہ کا لفظ مرفوع یہ ہے اکبر کبائر بدگمانی ہے ساتھ خدا کے وقال تعالی ومن یقنط من رحمة ربہ الا الضالون ف ان دونون کو یاس سے الگ دو کبیرہ گنا مطابق طریقۂ جلال بلقینی وغیرہ کے ہے گویا اونہون نے طرف تلازم ان کبائر کے نظر نہین کی اسیلئے ابن رجہ نے کہا ہے کہ قنوط بمعنی ایاس ہے مگر ظاہر یہ ہے کہ قنوط ابلغ تر ہے ایاس سے کیونکہ آیت وان مسہ الشر فیؤس قنوط مین یاس سے طرف قنوط کے ترقی کی ہے انتہی ظاہر یہ ہے کہ سوء ظن دونون سے ابلغ تر ہے کیونکہ باوجود یاس وقنوط کے وہ اور بہی تجویز ین اللہ پر زیادہ کرتا ہے جوکہ لایق اوسکے کرم وجود کے نہین مین ابن منذر نے علی مرتضی سے نقل کیا ہے اکبر کبائر امن ہے مکر خدا سے یاس ہے روح اللہ سے قنوط ہے رحمت خدا سے ابو سعید سے بہی یون ہی مروی ف رہی یہ بات کہ ائمہ نے اس بات پر اطباق کیا ہے کہ تحسین ظن باللہ واسطے مریض کے مندوب ہے اور صحیح مین اختلاف ہے کسی نے کہا اولی واسطے صحیح کے تغلیب خوف علی الرجا ہے مگر نووی نے شرح مہذب مین ذکر کیا ہے کہ اولی تر واسطے اوسکے استوا ان دونون کا ہے غزالی نے کہا ہے اگر دار قنوط سے امن ہو تو بہتر رجا اولی ہے اور اگر مکر سے امن ہو تو خوف اولی ہے ابن حجر مکی کہتے ہین گفتگو اس جگہ دو مقام پر ہے ایک دیکہ

ایک شخص اپنے لئے بجوز وقوع رحمت و عذاب دونون کا ہے سو فقہار اسی شخص کے حال سے تعرض
کرتے ہین اگر مریض ہے تو تغلیب جانب رجا کی واسطے اوسکے مندوب ہے اور اگر صحیح ہے تو اوسمین
اختلاف ہے جیسا کہ اوپر گزرا دوسرا شخص وہ ہے کہ باوجود اسلام کے وقوع سے ہر طرح کی
رحمت کے بہی ناامید ہوگیا ہے سو ہمارا کلام اسی شخص کے حال مین ہے اس شخص کی ناامیدی
بالاتفاق کبیرہ ہے اسلئے کہ مستلزم ہے تکذیب نصوص قطعیہ کو جنکا ذکر اوپر گزر چکا ہے پہر
کبہی اس یاس سے ایک ایسی حالت آملتی ہے جو یاس سے بہی زیادہ تر سخت ہوتی ہے
وہ تصمیم ہے عدم وقوع رحمت پر واسطے اپنے اسی کا نام قنوط ہے بدلیل مدلول سیاق
آیۂ کریمہ فیئوس قنوط پہر کبہی اس عدم وقوع رحمت کے ساتھہ ایک یہ بات بہی آلگتی ہے
کہ اوسکو سخت عذاب ہوگا مثل کفار کے یہی مراد ہے سوء ظن سے فتامل ذلک فانہ مہم

فصل ۳۴ سیکہنا ہی علم کا واسطے دنیا کے

ابوداؤد و ابن ماجہ و ابن حبان و حاکم کا لفظ شرط شیخین پر یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا ہی جسنے
سیکہا کوئی علم اون علوم مین سے جس سے اللہ کی ذات مقصود ہوتی ہے نہین سیکہا اس نے
اوس علم کو مگر اسلئے کہ اوسکے سبب سے کچہہ سامان دنیا کا ہاتہہ آلے وہ شخص دن قیامت
کے جنت کی ہوا تک بہی نہ پائیگا پہلی بحث ریا مین حدیث عالم و قاری ریاکار کی گزر چکی ہے
کہ اونکو منہہ کے بل گہسیٹ کر آگ مین ڈالینگے ترمذی کا لفظ بسند غریب اور ابن ابی الدنیا و
حاکم کا لفظ بطور شاہد اور بیہقی کا لفظ یہ ہے جسنے سیکہا علم اسلئے کہ مجارات کرے ساتھہ علما کے
یا ممارات ساتھہ سفہار کے یا پہیرے منہہ لوگون کی طرف اپنے داخل کریگا اوسکو اللہ
دوزخ مین مجارات سے مراد مقابلہ و مجادلہ کرنا ہے ممارات سے مراد جہگڑنا ہے ابن ماجہ کا
لفظ یہ ہے جسنے طلب کیا علم تاکہ جہگڑے بسبب اوسکے احمقون سے یا فخر کرے علما پر یا
پہیرے منہہ لوگون کے اپنی طرف وہ نار مین ہوگا دوسرا لفظ یہ ہے من تعلم العلم لیباہی

بہ العلماء ویماری بہ السفہاء ویصرف وجوہ الناس الیہ ادخلہ اللہ جہنم
تیسیر لفظ یہ ہے تم مت سیکھو علم اسلئے کہ فخر کرو علماء پر جھگڑو سفہاء سے آرایش دو مجلسون کو
جو کوئی یہ کام کریگا تو آگ ہی آگ ہے اسکو ابن حبان و بیہقی نے بھی روایت کیا ہے اسکی
سند سے شیخین محتج ہین اوسمین جو کوئی شاذ ہے وہ لائق التفات کے نہین ہے یہ سند
منقطع آیا ہے کہ جسنے سیکھا علم واسطے غیر اللہ کے یا ارادہ کیا اوس سے غیر اللہ کا وہ لے
رکھے جگہ اپنی نار سے ابن ماجہ کا لفظ بسند ثقات یہ ہے کچھ لوگ میری امت کی تفقہ کرینگے
دین مین پڑھینگے قرآن کہینگے ہم جاتے ہین پاس امراء کے کہ کچھ اونکی دنیا سے لین اور کنارہ
کش ہین ہم اونسے اپنے دین مین سو یہ نہوگا جسطرح کہ درخت خاردار سے سوا کانٹے کے
کچھ لیا نہین جاتا اسی طرح اونکے قرب سے بجز خطاؤن کے کچھ حاصل نہوگا ابو داؤد کا لفظ
یہ ہے جسنے سیکھا پھیرنا بات کا تاکہ قید مین کرے اوس سے دل لوگون کے قبول نہین کرتا
اوس سے اللہ دن قیامت کو نفل نہ فرض حافظ منذری نے کہا ہے اشبہ یہ ہے کہ اسکی سند
مین انقطاع ہے ابن مسعود نے کہا ہے تم کیا کروگے جبکہ ایسا فتنہ آویگا جسمین چھوٹا بڑا اور بڑا
بوڑھا ہو جاویگا اور وہ فتنہ سنت ٹھیریگا اگر تو اسکو تغیر کریگا کہینگے یہ منکر ہے پوچھا کب ہوگا کہا
جبکہ تمہاری امناء کم اور امراء بہت اور فقہاء کم اور قراء بہت ہونگے تفقہ واسطے غیر اللہ کے
ہوگا دنیا عمل آخرت سے ڈھونڈھی جاویگی علی مرتضی نے ذکر کیا کہ فتنے ہونگے عمر نے کہا کب
ہونگے اے علی کہا جبکہ تفقہ واسطے غیر دین کے اور تعلم علم کا واسطے غیر عمل کے اور التماس
دنیا کا عمل آخرت سے ہوگا انتہی یہ زمانہ مصداق ان آثار کا ہے **ف** متاخرین نے
اوسکو ریا سے الگ ایک کبیرہ گنا ہے گویا نظر وعید شدید خاص پر کی ہے یہ خیال نہ کیا کہ
ریا اسکو اور اسکے غیر کو شامل ہے دونون کے بیچ مین عموم و خصوص مطلق ہے واللہ
اعلم ✦

فصل ۴۴ چھپانا ہے علم کا

قال تعالی ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات والھدی من بعد
ما بیناہ للناس فی الکتاب اولئک یلعنھم اللہ ویلعنھم اللاعنون ابن عباس
وغیرہ ایک جماعت نے کہا ہے کہ یہ آیت حق مین یہود و نصاری کے اوتری ہے کسیینے کہا
فقط یہود مین آئی ہے اونہون نے صفت حضرت صلعم کی پوشیدہ رکھی تھی جو توریت مین
لکھی ہے بعض نے کہا آیت تمام ہے یہی صواب ہے اسلئے کہ اعتبار عموم لفظ کا ہوتا ہے نہ
خصوص سبب کا نیز ترتیب حکم کی وصف مناسب پر مشعر بعلیت ہوتی ہے کتمان دین کا مناسب
ہے استحقاق لعن کو اسلئے حکم عموم نزدیک عموم وصف کے واجب ہے لہذا ایک جماعت
صحابہ نے تصریح اس عموم کی فرمائی ہے جیسے عائشہ رضی اللہ عنہا کہ اونھون نے استدلال
کیا ہے اس آیت سے اس بات پر کہ حضرت صلعم نے کوئی شئے وحی آلہی سے مخفی و پوشیدہ
نہین رکھی ابوہریرہ نے اسی آیت کی حجت سے یہ کہا ہے کہ اگر یہ آیت نہوتی تو اس قدر
حدیث روایت نکیجاتی کتم کے یہ معنی ہین کہ جو شئے محتاج اظہار ہے اوسکو پوشیدہ رکھے
ظاہر نکرے نظیر اسکی یہ آیت ہے ان الذین یکتمون ما انزل اللہ من الکتاب ویشترون
بہ ثمنا قلیلا اولئک ما یاکلون فی بطونھم الا النار ولا یکلمھم اللہ یوم القیامۃ
ولا یزکیھم ولھم عذاب الیم اولئک الذین اشتروا الضلالۃ بالھدی والعذاب
بالمغفرۃ فما اصبرھم علی النار دوسری نظیر یہ ہے واذ اخذ اللہ میثاق الذین
اوتوا الکتاب لتبیننہ للناس ولا تکتمونہ فنبذوہ وراء ظھورھم واشتروا
بہ ثمنا قلیلا فبئس ما یشترون یہ دونون آیتین بھی اگرچہ حق مین یہود کے آئی ہین کیونکہ
اونھون نے صفت حضرت صلعم کو پوشیدہ رکھا تھا لکن عبرت عموم لفظ کے لئے ہے مراد
بینات سے وہ کتب و وحی ہین جو انبیاء علیھم السلام پر اوترے تھے دلیل ہے اس بات پر کہ

جو شخص قادر ہے بیان اصول دین پر دلائل نقلیہ سے پھر اونکو ترک کر کے احکام شرع کو
پوشیدہ رکہتا ہے تو یہ وعید اوسکو لاحق ہوتی ہین لعنتکے معنی ہین دور کرنا یہ لغوی معنی ہوئے
شرع مین مراد دوری ہے رحمت خدا سے لاعنین سے مراد دواب و ہوام ارض ہین وہ کہتے
ہین سوکے گئے ہین ہم باران سے بسبب معاصی ابن آدم کے اِسی ادراک کی وجہ سے
اونکو بصیغہ ذوی العقول ذکر فرمایا ہے جیسے رایتہم لی ساجدین وفی فلک
یسبحون اعناقہم لہا خاضعین بعض نے کہا ہے مراد لاعنین سے ساری مومنین
ہین یا ملائکہ یا انبیا حسن نے کہا سارے عباد اللہ مراد ہین قول اول اولی ہے بعض مفسرین
نے کہا ہے یہ آیت دلیل ہے اس بات پر کہ کتمان سچ کبائر کے ہے اسلئے کہ اللہ نے کتمان پر
لعنت واجب کی ہے مراد پہینکدینے سے پس پشت کر اعراض شدید ہے ثمن قلیل وہ
شے ہے جو بجہالہ ریاست علم کے کمینوں اور عوام لوگون سے لی جاتی ہے اللہ نے یہ کہا مین
وین نہایت قبیح وسراپا خسران ہے ابوہریرہ مرفوعًا کہتے ہین جو کوئی پوچھا گیا کسی علم سے
پہر چہپایا اوسنے اوس علم کو تو وہ لگام دیا جائیگا دن قیامت کو آگ کی لگام سے رواہ
ابوداؤد والترمذی وابن ماجۃ وحبان فی صحیحہ والبیہقی والحاکم بنحوہ
وقال صحیح علی شرط الشیخین دوسری روایت صحیحہ مین ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے نہین
ہے کوئی شخص کہ یاد رکھتا ہے علم پہر چہپا لے اوسکو مگر آویگا دن قیامت کو ملجم بلجام
نار ابویعلی کا لفظ بسند صحیح یہ ہے من سئل عن علم فکتمہ جاء یوم القیامۃ
ملجمًا بلجام من نار ومن قال فی القرآن بغیر ما یعلم جاء یوم القیامۃ
ملجما بلجام من نار طبرانی نے نصف اول اس حدیث کا بسند جید روایت کیا ہے حافظ
منذری نے کہا ہے اس حدیث من کتم علما الجمہ اللہ یوم القیامۃ بلجام من نار
کو ایک جماعت صحابہ نے روایت کیا ہے پہر اونکے نام بتائے ہین جیسے جابر و انس و ابو سعید
خدری وغیرہم طبرانی کا لفظ یہ ہے حضرت نے ایک دن خطبہ پڑہا اوسمین یہ بھی فرمایا لوگو کیا

کیا حال ہے کہ اپنے ہمسایون کو فقیہ نہین بناتے اونکو علم نہین سکہاتے نہ اونکو امر کرتے
ہین نہ نہی اون لوگون کا کیا حال ہے کہ وہ اپنے ہمسایون سے تفقہ نہین کرتے نہ متعظ ہوتے
ہین واللہ قوم اپنی جیران کو فقہ سکہائے وعظ کرے وہ فقہ سیکہین متعظ ہون ورنہ اونپر
جلد عقوبت آویگی الحدیث بطولہ پہر حضرت نے یہ آیت پڑہی لعن الذین کفروا من
بنی اسرائیل علی لسان داؤد وعیسی بن مریم ذلک بما عصوا وکانوا
یعتدون الآیۃ ف بہت سے متاخرین نے کتم علم کو کبیرہ گنا ہے وعید شدید
پر نظر کرکے تصریح تکبیر کی نہ ہے لکن یہ کتم علی الاطلاق اسطرح نہین ہے بلکہ کبہی کتم مذکور
واجب ہوتا ہے اور کبہی اظہار اور کبہی مندوب اگر عقل طالب وسائل کی احتمال علم کا نہین
کرسکتی ہے اور اعلام مین یہ ڈر ہے کہ کوئی فتنہ برپا ہوگا تو وہان کتم واجب ہوتا ہے اور اگر
ایسا موقع ہے کہ وہ امر فرض عین یا حکم فرض عین مین ہے تو اعلام واجب ہوگا ورنہ مندوب
بشرطیکہ وسیلہ طرف کسی محظور کے نہو حاصل یہ ہے کہ تعلیم وسیلہ ہے طرف علم کے واجب
عین مین عین اور واجب کفایہ مین کفایہ اور مندوب مین مندوب ہے جیسے علم عروض
اور حرام مین حرام ہے جیسے علم سحر وشعبدہ بعض مفسرین نے کہا ہے کافر کو قرآن
سکہانا جائز نہین ہے اور نہ کوئی علم سیا تنگ کہ مسلمان ہوجائے اور نہ مبتدع کو علم جدل
وحجاج کہ وہ اہل حق سے ناحق کی محبت کرتا پہرے اور نہ خصم کو تعلیم ایسی حجت کی جس سے
وہ کسی کا مال لے بیٹہے اور نہ سلطان کو ایسی تاویل جس سے رعیت کو ضرر پہنچے اور نہ
تعلیم مسائل رخص کے سفہا کو کہ وہ اوسکو ایک طریقہ ارتکاب محظورات وترک واجبات
کا ٹہیراوین روایت مین آیا ہے مت روکو حکمت کو اوسکے اہل سے کہ ظلم کروا اونپر اور نہ
رکہو حکمت کو غیر اہل مین کہ ظالم بنو اونپر دوسرا لفظ یہ ہے کہ مت لٹکاؤ موتی گلے مین
سؤرون کے یعنے نااہل کو تعلیم فقہ نکرو انتہی ابن ماجہ وغیرہ کا لفظ یہ ہے طلب کرنا
علم کا فرض ہے ہر مسلمان پر اور رکہنے والا علم کا نزدیک نااہل کے مثل مقلد خنازیر

جواز کتم علم

کے ہے کہ جواہر وموتی وسونیکو اوسکے گلے مین لٹکاتا ہے واللہ اعلم +

فصل ۵۴ عمل نہ کرنا علم پر

مسلم وغیرہ مین مرفوعاً آیا ہے اللھم انی اعوذ بک من علم لا ینفع ومن قلب لا یخشع ومن نفس لا تشبع ومن دعوۃ لا یستجاب لہا شیخین کا لفظ یہ ہے ایک آدمی کو دن قیامت کے لا کر آگ مین ڈالینگے اوسکی آنتین نکل پڑینگی وہ اونکو لیے چکر مار یگا جیسے گدہا چکی کو پھراتا ہے دوزخی جمع ہو کر کہینگے ای فلان تیرا کیا حال ہے کیا تو ہمکو امر بمعروف نہی عن المنکر نکرتا تھا وہ کہیگا ہان امر بمعروف کرتا تھا مگر خود وہ کام نکرتا نہی عن المنکر کرتا لیکن خود اوسکو بجا لاتا طبرانی وابو نعیم کا لفظ یہ ہے زبانیہ یعنے شعلہ آگ طرف فسقۂ قرآء کے بت پرستون سے زیادہ تر شتابی کریگا وہ کہینگے ابتدا ہم سے ہوئی قبل بت پرستون کے اونسے کہا جائیگا لیس من یعلم کمن لا یعلم یعنی پڑہا اور ان پڑہا برابر نہین ہوتا ہے تمنے دیدہ ودانستہ گناہ کیا ہے اونے جہل سے ۵

دیدہ بودم روے تو دانستہ بودم خوی تو		دیدہ ودانستہ خود را در بلا انداختم

حافظ منذری نے کہا ہے اس حدیث کا باوجود غرابت ایک شاہد صحیح ہے یعنے وہ حدیث جو بحث ریا مین گزر چکی کہ بعد ذکر قاری قرآن کے فرمایا ہے اولئک الثلثۃ النفر اول خلق اللہ تسعر بھم النار یوم القیامۃ ترمذی کا لفظ بہ سند صحیح یہ ہے جنبش نکرینگے قدم کسی بندے کے دن قیامت کو یہانتک کہ پوچھا جائیگا عمر سے کہ کس دہندے مین فنا کی اور علم سے کہ کس کام مین صرف کیا اور مال سے کہ کہانسے کمایا اور کہان خرچ کیا اور جسم سے کہ کس کام مین پرانا کیا دوسرا لفظ بہ سند حسن یہ ہے کہ پانچ چیزون کا سوال ہوگا شباب سے کہ کس کام مین پرانا کیا الخ طبرانی کا لفظ یہ ہے کہ کچھ لوگ جنتی پاس کچھ لوگون کے اہل نار سے جا کر کہینگے تم جہنم مین کیسے گئے واللہ ہم تو جنت مین تمسے سیکھ کر داخل ہوئے

وہ کہینگے ہم کہتے تہے کرتے نہ تہے بزار کا لفظ بسند غریب یہ ہے حضرت سے پوچہا لوگون مین بدتر کون آدمی ہے کہا اللّٰہم اغفر خیر کو پوچہہ شر کو نہ پوچہ شرار مردم شرار علما ہین طبرانی کا لفظ بسند حسن یہ ہے مثال اوس شخص کی جو لوگون کو خیر سکہاتا ہے اور اپنی جان کو بہولتا ہے جیسے چراغ کہ لوگون کو روشنی دیتا ہے اور اپنی جان کو جلاتا ہے الحدیث طبرانی و بیہقی کا لفظ یہ ہے سب سے زیادہ عذاب مین دن قیامت کے وہ عالم ہے جسکو اوسکے علم نے نفع نہین دیا **حکایت** بزار و طبرانی کا لفظ یہ ہے عمار بن یاسر نے کہا ہے بہیجا مجکو رسول خدا صلعم نے طرف ایک قبیلہ قیس کے کہ مین اونکو شرائع اسلام سکہاؤن وہ ایک قوم تہی جیسے جنگلی اونٹ اونکی آنکہین اونچین سوا اونٹ بکری کے کوئی فکر اونکو نہین تہی مین پہر کر آگیا حضرت نے کہا کہو اسی عمار کیا کر آئے مینے قصہ کہا اونکی سہوت کا حال بیان کیا فرمایا کیا مین تجکو خبر ندون اونسے بہی عجب تر قوم کی جنہون جانا وہ جو اونہون نے بہجانا پہر ویسے ہی ساہی رہے حدیث مین آیا ہے بڑا ڈر مجکو تہیر بعد اپنے ہر منافق علیم اللسان کا ہے ابن مسعود نے کہا ہے مین خیال کرتا ہون کہ آدمی بسبب خطا کے علم آموختہ کو بہول جاتا ہے **ف** اس عمل کا کبیرہ گناہ اسلئے ہے کہ ان حدیثون مین اوسپر وعید شدید آئی ہے کوئی یہ کہے کہ یہ وعید بسبب ترک واجبات یا فعل محرمات کی ہے نہ مجرد عدم عمل سے علم پر اگرچہ مندوبات و مکروہات مین کیون نہو تو اب تصریح اہل علم کی ساتہہ کبیرہ ہونے اس کام کی ٹہیک نہو گی تو جواب اوسکا یہ ہے کہ کبیرہ ٹہیرانا اسکا موجہ ہے اگرچہ کسینے اسکی تصریح نہین کے ہے کہ معصیت ہمراہ علم کے افحش ہوتی ہے بہ نسبت جہل کے جسطرح کہ احادیث بہی اسی پر دلیل مین اسکی نظیر ول سے ہے کہ مکہ مین نیت کرنا گو صغیرہ ہو افحش ہے بہ نسبت اور جگہ کے بسبب شرف مکہ معظمہ کے اسی طرح ارتکاب عالم کا فعل صغائر کو افحش ہے بہ نسبت غیر کے لہذا اگر اوسکو کبیرہ کہین تو کچہہ دور نہین ہے اسلئے کہ وہ عارف معارف مقتضیہ انزجار مکروہات سے ہے چہ جائی محرمات سے ✣

فصل ۶۴

دعوی کرنا علم یا قرآن دانی کا یا کسی اور شے کا عبادات مین سے بطور ناز نخرے کے ناحق بلاضرورت
ابن عباس مرفوعاً کہتے ہین غالب ہوگا اسلام یہانتک کہ چلے پہرینگے سوداگر دریاؤ نمین اور گہسین گے
گہوڑے راہ مین اللہ کے پہر ظاہر ہوگی ایک قوم جو پڑہے گی قرآن کہے گی ہمسے زیادہ کون
اقرا اعلم افقہ ہے پہر اصحاب سے کہا کیا اونمین کچہہ خیر ہے کہا اللہ و رسول جانتے ہین فرمایا وہ لوگ
تم مین سے ہونگے وہ آگ کا ایندہن ہین رواہ الطبرانی والبزار باسناد لا باس بہ
عن عمر و ابو یعلی عن ابن عباس کما مر دوسرا لفظ ابن عباس کا یہ ہے ایک رات
حضرت نے مکہ مین کہڑے ہوکر فرمایا اللہم اھل بلغت تین بار یون ہے کہا عمر رضی اللہ
عنہ ایکمر د اوّاہ تھے اونہون نے کہڑے ہوکر عرض کیا اللہم نعم و حرضت و جہدت و
نصحت فرمایا ایمان غالب ہوگا یہانتک کہ کفر اپنی جگہون مین چلا جائیگا دریا اسلام مین پایا
ہونگے پہر لوگون پر ایک ایسا زمانہ آویگا کہ اوسمین قرآن سیکہین گے لوگون کو پڑہا مین گے پہر
کہین گے ہمنے پڑہ لیا سیکہہ لیا اب ہمسے بہتر اور کون ہے کہو اونمین کچہہ خیر ہے کہا اسی سو نخدا
وہ کون لوگ ہونگے فرمایا اولئک منکم و اولئک ھم وقود النار یعنی اسی امت کے
لوگ ہونگے جہنم کا ایندہن بنین گے طبرانی کا لفظ یہ ہے جسنے کہا مین عالم ہون وہ جاہل ہے۔

ف اسکو مینے اسلئے کبیرہ گنا ہے کہ جو قیود ذکر کئے گئے ہین وہ ظاہر احادیث مین
کچہہ دور نہین ہے کہ قیاس اونکے کلام کا بہی یہی ہو کیونکہ جب اونہون نے ازار لٹکانے کو تکبر
سے کبیرہ ٹہیرایا ہے تو اسکا کبیرہ ہونا تو بالاولی ہے اسلئے کہ یہ اوس سے زیادہ اقبح و افحش
ہے اسی طرح قیاس سائر عبادات کا بہی ظاہر ہے قید ناحق و بے ضرورت کی اسلئے لگائی ہے
تاکہ احتراز ہو اوس صورت سے کہ مثلاً کوئی شخص کسی ایسے شہر مین جاوے جہان کوئی اوسکو
پہچانتا نہین ہے نہ اوسکے علم و طاعت سے آگاہ ہے تو اوسکو یہ بات پہنچتی ہے کہ وہ اپنا حال قصداً

ذکر کرے تاکہ لوگ اوسکی طرف متوجہ ہوکر اوس سے انتفاع حاصل کرین جسطرح یوسف علیہ السلام
نے کہا تھا اجعلنی علی خزائن الارض انی حفیظ علیم اسی طرح اگر کوئی معاند یا جاہل سنکر
اوسکے علم کا ہے تب بہی اوسکو ذکر کرنا اپنے علم کا پہنچتا ہے واما بنعمۃ ربک فحدث
اوس جاہل عنید کے مقابلہ مین استدلال اپنے علم پر کرے تاکہ لوگ اوسکے علوم سے کامیاب ہون

فصل ۷۴- اہل علم کا استخفاف کرنا

ابو امامہ نے مرفوعًا کہا ہے تین شخص ہین انکا استخفاف نہین کرتا اونکا کوئی مگر منافق بڑہاپے مین اسلام
مین صاحب علم امام عادل رواہ الطبرانی بسند حسنہ والترمذی احمد کا لفظ باسناد
حسن یہ ہے نہین ہے میری امت مین سے وہ شخص جو اجلال نکرے ہمارے بڑے کا اور رحم
نکرے ہماری چہوٹی پر اور نہ پہچانے ہمارے عالم کو ترمذی کا لفظ یہ ہے وہ ہم مین سے نہین
ہے جو رحم نکرے ہمارے صغیر پر اور نہ پہچانے شرف ہمارے کبیر کا طبرانی کا لفظ یہ ہے تم علم
سیکہو اور علم کے لئے سکینہ و وقار سیکہو اور تواضع کرو واسطے اوسکے جس سے تم علم سیکہتے
ہو احمد کا لفظ یہ ہے اے اللہ نہ پائے مجکو وہ زمانہ یا نپاوے تمکو وہ زمانہ جسمین اتباع علیم کا
نکیا جاوے اور حلیم سے شرم نکرین دل اونکے جیسے عجمیون کے دل زبان اونکی جیسے عربیون
کی زبان روایت مین آیا ہے برکت پاس تمہارے اکابر کے ہے دوسرا لفظ یہ ہے وہ ہم مین
سے نہین ہے جو توقیر نکرے ہمارے بڑے کی رحم نکرے ہمارے چہوٹے پر امر نکرے نیکی کا
منع نکرے بدی سے تیسرا لفظ یہ ہے لیس منا من لم یرحم صغیرنا ولم یعرف حق کبیرنا
ف اسکا کبیرہ گناہ حدیث اول و مابعد سے ظاہر ہے قیاسًا بہی کچہہ دور نہین ہے
اگرچہ کسی نے اسکا ذکر نہین کیا ہے کیونکہ جب اونہون نے عالم و غیر عالم کی غیبت مین فرق
کیا ہے تو استخفاف عالم و غیر عالم مین بہی تفرقہ کرنا چاہئے اسکا ذکر اذیت اولیاء مین آئیگا
وہ صریح ہے اس بارہ مین اسلئے کہ حقیقت مین یہی اولیاء اللہ علماء عاملین ہوتے ہین

خاتمہ احادیث متعلقہ علم مین

حضرت نے فرمایا ہے اللہ جس شخص سے ارادہ خیر کا کرتا ہے اوسکو دین مین سمجھ دیتا ہے
اور الامام رشد فرماتا ہے افضل عبادت فقہ ہے افضل دین ورع ہے ایک حدیث مختلف اسند
مین جسکو جمہور نے قبول کیا ہے آیا ہے کہ زیادتی علم کی بہتر ہے زیادتی عبادت سے بہتر دین
تمہارا پرہیز گاری ہے جو کوئی چلتا ہے کسی راہ مین التماس علم کو آسان کردیتا ہے اللہ اوسکو
رستہ جنت کا فرشتے بچھا دیتے ہین پر اپنے واسطے طالب علم کے بسبب امنی ہونے کے اوسکے
کام سے استغفار کرتے ہین واسطے عالم کے وہ لوگ جو آسمان اور زمین مین ہین یہانتک کہ مچھلیان
پانی مین فضل عالم کا عابد پر مثل فضل قمر کے ہے سایر کواکب پر علما وارث ہین انبیا کے
انبیا نے کسیکو وارث دینار و درہم کا نہین کیا علم کا وارث کر گئے ہین جسنے اوسکو لیا اوسنے
حظ وافر لیا ابن حجر مکی نے کہا ہے وقع للناس فی ھذا الحدیث اختلاف کثیر صفوان
بن عسال نے کہا ہے ای رسول اللہ مین علم طلب کرنے کو آیا ہون فرمایا مرحبا بطالب العلم
طالب علم کو فرشتے اپنے پرون سے چھپا لیتے ہین پھر ایک پر ایک ہو کر آسمان دنیا تک پہنچتے ہین
بسبب طلب علم کے ای اباذر اگر تو صبح کو نکل کر ایک آیت کتاب اللہ کی سیکھے یہ بہتر ہے تیرے
لئے سو رکعت نماز سے اور اگر تو صبح کرے اور ایک باب علم کا سیکھے خواہ اوسپر عمل کیا جاوے
یا نکیا جاوے وہ بہتر ہے تجکو ہزار رکعت نماز پڑھنے سے دنیا ملعون ہے اور جو کچھ اوسمین ہے
وہ سب بھی ملعون ہے مگر اللہ کا ذکر یا جو اوسکی لگ بھگ ہے اور عالم و متعلم منجملہ اون چیزون کے
جو عمل و حسنات مومن مین سے لاحق مومن ہوتے ہین ایک علم ہے جسکو سیکھ کر پھیلایا یا اولاد صالح
جسکو چھوڑ گیا یا مصحف جسکو ورثہ مین دیگیا یا مسجد جسکو بنا گیا یا گھر جسے واسطے مسافرون کے
طیار کر گیا یا نہر جسکو جاری کر گیا یا صدقہ جسکو اپنے مال مین سے حالت صحت وحیات مین نکال
گیا یہ چیزین بعد موت کے اوسکو لاحق ہوتی ہین بہتر چیز جسکو آدمی بعد موت کے چھوڑ جاوے

فضیلت علم

تین چیزین ہین ولد صالح جو اوسکے لئے دعا کرے صدقہ جاریہ جسکا اجر اوسکو پہنچتا رہے علم جسپر بعد اوسکے عمل کیا جائے **ف** علما اس امت کے دو شخص ہین ایک وہ آدمی جسکو اللہ نے علم دیا اوسنے اوس علم کو واسطے لوگون کے خرچ کیا اوسپر طمع نکی نہ قیمت لی سو اس شخص کے لئے مچھلیان دریا کی چڑیان جو سماء کے استغفار کیا کرتے ہین دوسرا وہ آدمی ہے جسکو اللہ نے علم دیا اوسنے بخل کیا ساتھہ علم کے اللہ کے بندون سے اور لی اوسپر طمع اور خرید کیا اوسپر ثمن اوسکو دن قیامت کے آگ کی لگام لگائی جائیگی ایک منادی ندا کریگا کہ یہ وہ آدمی ہے جسکو اللہ نے علم دیا تہا اوسنے عباد اللہ سے اوسکا بخل کیا اور اوسپر طمع کی قیمت لی اسیطرح وہ منادی پکارتا رہیگا یہانتک کہ حساب سے فراغت حاصل ہو اللہم احفظنا **ف** فضل عالم کا عابد پر ویسا ہے جیسا فضل میرا تمہارے ادنی آدمی پر بیشک اللہ اور اوسکے فرشتے اور سارے آسمان وزمین والے یہانتک کہ چیونٹی اپنی سوراخ مین مچھلی اندر پانی کے درود بہیجتے ہین معلم خیر پر جو لوگون کو خیر سکہاتا ہے اللہ عزوجل دن قیامت کو علماء سے کہیگا مینے اپنا علم و حلم تمہارے اندر نہین رکہا مگر اسی ارادہ سے کہ مین تمکو بخشدون تم مین کچہہ ہی کیون نہو اور کچہہ پروا نکرون اضافت علم و حلم کی طرف خدا کے صریح ہے اس بارہ مین کہ وہ علماء عاملین مخلصین ہوتے ہین علم دو علم ہین ایک دل مین وہ علم نافع ہے دوسرا زبان مین وہ اللہ کی حجت ہے بنی آدم پر جو شخص گیا طرف مسجد کے نہین ہے ارادہ اوسکا مگر یہی کہ سیکہے خیر یعنے علم یا کسی کو علم سکہائے تو اوسکو برابر ایک حاجی کے اجر ہوگا جسکا پورا حج ہو جو شخص نکلا طلب علم مین وہ اللہ کی راہ مین ہے جب تک کہ پہرے جو کوئی ارادہ علم کا اللہ کے لئے کرتا ہے اللہ اوسکے لئے ایک دروازہ طرف جنت کے کہولدیتا ہے فرشتے اپنے بازو اوسکے لئے فرش کردیتے ہین ملائکہ آسمان کے اور مچھلیان دریا کے اوسپر درود بہیجتے ہین بیہقی کا لفظ یہ ہے موت عالم کی مصیبت ہے ایک رخنہ ہے جو بند نہین کیا جاتا ایک تارہ ہے جو مٹ گیا مرنا ایک قبیلہ

کا سمجھ تر ہے مرنیسے ایک عالم کے سرسبز کرے اللہ اوسکو جسنے سُنی میری بات پھر یاد رکہا اوسکو
اور کہدے جیسے سُنی تہی بہت حامل فقہ ہین طرف اوسکے جوکہ افقہ تر ہے اوس سے اور بہت
حامل فقہ کے فقیہ نہین ہین اس حدیث مین دعا ہے سرسبزی کی واسطے علماء حدیث کے و
لِلّٰہ الحمد تین چیزین ہین جنپر دل مسلمان کا بخل نہین کرتا ہے اخلاص عمل واسطے اللہ کے
مناصحت ولاۃ امر کی لزوم جماعت کا کیونکہ دعا اونکی حبط نہین ہوتی ہے جو شخص کہ نیت
اوسکی دنیا ہوتی ہے اللہ اوسکا کام پریشان کر دیتا ہے اوسکی محتاجی کو سامنے اوسکے
آنکھون کے رکہتا ہے اور نہین آتی پاس اوسکے دنیا مگر جتنی کہ اوسکے لیے لکھی گئی ہے
اور جسکی نیت آخرت ہوتی ہے اللہ اوسکے کام کو جمع کر دیتا ہے اوسکی تونگری سامنے
اوسکی آنکھون کے رکہتا ہے دنیا اوسکے پاس ذلیل ہوکر آتی ہے جو کوئی راہ خیر کی بتاتا
ہے اوسکو برابر فاعل خیر کے اجر ہوتا ہے یا برابر عامل کے دلالت کرنے والا خیر پر مانند
فاعل خیر کے ہوتا ہے اللہ دوست رکہتا ہے فریاد رسی ملہوف یعنے مظلوم کو جسنے بلایا
کسی کو طرف ہدایت کے اوسکو اجر ہے مثل اجور اون لوگون کے جنہوننے اوسکی پیروی کی
کم نہین ہوتی اونکے اجر مین سے کوئی شئے ٭

فصل ۲۴۹ عمداً جہوٹ باندہنا اوپر رسول اللہ صلعم پر

قال اللہ تعالی ویوم القیامۃ تری الذین کذبوا علی اللہ وجوہہم مسودۃ

حسن نے کہا ہے یہ وہ لوگ ہین جو کہتے ہین اگر ہم چاہین کرین نچاہین نکرین ابوہریرہ نے
رفوعاً کہا ہے جسنے جہوٹ باندہا مجہپر عمداً وہ لے رکہے جگہ اپنی آگ سے رواہ الشیخان
اس حدیث کے بہت طریق صحیح ہین جو تواتر کو پہنچے ہین حالانکہ اسکے معنی قطعاً واقع ہین
کیونکہ اگر حضرت پر جہوٹ نہین باندہا ہے تو واضح ہے ورنہ دروغ بندی کی ہے آپ پر
مسلم وغیرہ کا لفظ یہ ہے جسنے حدیث کی مجہسے جسکو وہ جہوٹ جانتا ہے تو وہ ایک جہوٹا ہے

منجملہ جہوٹون کے دوسرا لفظ یہ ہے جہوٹ باندہنا مجہپر نہین ہے مثل جہوٹ باندہنے کے کسی اور
پر جو کوئی مجہپر جہوٹ باندہے وہ اپنی جگہہ آگ مین لے لے طبرانی کا لفظ یہ ہے ای اللہ رحم کر
میرے خلفا پر کہا وہ کون ہین فرمایا جو آوینگے بعد میرے روایت کرتے ہین میری حدیثین
اور سکہاتے ہین لوگون کو اسمین بڑی بشارت ہے واسطے محدثین امت کے جو راوی حدیث
ہین حضرتؐ نے اونکو اپنا خلیفہ فرمایا ہے سعادت اور بڑی فضیلت ہے واسطے متبعین
محدثین کے جو سلسلہ وار قرنا بعد قرن روایت علم و حدیث کی قیامت تک کرینگے وہ حدیثین
لوگون کو زبان و بیان و تالیف سے پہنچاوینگے طبرانی کا لفظ و آثار سے یہ ہے اکبر کبائر سے
ہے یہ بات کہے کوئی شخص پہر وہ بات جو مینے نہین کہی ہے طبرانی کا لفظ یہ ہے نہین ہے
کوئی قوم جو مجتمع ہو کتاب اللہ پڑہتے اوسکو آپس مین مگر وہ اللہ کے مہمان ہوتے ہین
فرشتے اونکو گہیر لیتے ہین یہانتک کہ اوٹہہ کہڑے ہون یا کسی اور بات مین لگین نہین ہے
کوئی عالم کہ نکلے طلب علم مین اس ڈر سے کہ کہین وہ علم مرجائے یعنی جاتا رہے یا لکہے
اوس علم کو ڈر سے اس بات کے کہ کہین پرانا ہو جائے مگر ہوتا ہے وہ مثل صبح و شام کرنے
والے کے راہ خدا مین اسمین فضیلت ہے ناسخین اور کاتبین علوم و کتب سنت و تفسیر
کے جنکے عمل نے دیر لگائی اوسکا نسب جلدی نہین کرتا **ف** زواجر مین کہا ہے
اس حدیث مین اور حدیث من سن سنۃ حسنۃ او سیئۃ مین بڑی بشارت ہے واسطے
اوس شخص کے جو کسی علم نافع کو لکہتا پڑہتا ہے کیونکہ اوسکو اوسکا اجر بہی ملتا ہے اور
اون لوگون کا اجر بہی جو اوس کتاب کو پڑہتے یا لکہتے یا نقل کرتے ہین یا اوسپر عمل کرتے
ہین بعد اوس شخص کے جبتک کہ وہ لکہا ہوا باقی رہتا ہے یا اوسپر عمل کیا جاتا ہے اور
خوف عظیم ہے واسطے اوس شخص کے جو ایسا علم لکہتا ہے جسمین گناہ و خواری ہے پہر اوس
شخص پر اوسکا بوجہ اور اون لوگون کا بوجہ بہی ہوتا ہے جو لوگ کہ اوس علم کو لکہتے پڑہتے ہین یا بعد
اوسکے اوسپر عمل کرتے ہین جبتک کہ وہ خط اور عمل باقی رہتا ہے **ف** دنیادار دین

فاسقون فاجرون نے صدہا بلکہ ہزارہا کتابین قصے کہانی کی بے اصل محض سراپا دروغ
اپنے ہاتھہ سے لکھی ہین یا لکھوا کر رواج دی ہین یا کتب فاحشہ انواع زنان واقسام تمتع
بزنان مین تالیف وتحریر کی ہین یا علماء سوء نے کتب معقول جو گفتار یونان اور حکماء زمان
سے منقول ہین اونکو لکھا پڑھایا ہے یا مسائل رای مجرد کو شرائع اسلام مین فراہم کیا ہے
ان سب کو گناہ ان اعمال کا تا بقاء خطوط مذکور وکتابت ہای مسطور الی یوم النشور ملتا رہیگا
اللهم احفظنا **ف** کبیرہ گناہ ان دونون کام کا بحسب صراحت اہل علم ظاہر ہے
بلکہ شیخ ابو محمد جوینی نے کہا ہے کہ کذب باندہنا حضرت پر کفر ہے ایک جماعت اہل علم نے
کہا ہے کہ اللہ ورسول پر دروغ بندی کرنیسے مسلمان خارج از ملت اسلام ہو جاتا ہے
اسمین شک نہین ہے کہ تعمد کذب اللہ ورسول پر تحلیل حرام یا تحریم حلال مین کفر محض ہے
کلام اوس کذب مین ہے جو ماسوا اسکے ہو جلال بلقینی نے کہا ہے احادیث کثیرہ مین
وعید جہنم کی آئی ہے واسطے اوس شخص کے جو حضرت پر دروغ بندی کرے علماء نے کہا
یہ احادیث حد تواتر کو پہنچ گئی ہین بزار نے کہا ہے چالیس صحابی مرفوعا اسکے راوی ہین
ابن الصلاح نے کہا انه حدیث بلغ حد التواتر ایک جم کثیر صحابہ نے اوسکو روایت
کیا ہے جنکی گنتی اسی تک پہنچتی ہے حافظ نے ایک جزء ضخیم طرق مین اس حدیث کے
جمع کیا ہے ستر صحابی سے زیادہ اوسکے راوی ہین منجملہ اونکے ثقات کے عشرہ مبشرہ ہین
مگر عبد الرحمن بن عوف طبرانی وابن مندہ نے ستاسی راوی بہم پہنچائے ہین مع عشرہ
مبشرہ کے انتہی **ف** لفظ حدیث کا عام ہے نہ خاص یہ دلیل ہے اس بات پر کہ کسی
باب مین ابواب شرع سے بلکہ کسی امر مین امور دنیا سے جب دیدہ ودانستہ اللہ یا رسول اللہ
پر جھوٹ باندھ کر کوئی بات طرف اونکے منسوب کیجاویگی تو وہ شخص جہنمی ہوگا خواہ تحلیل حرام
ہو یا فضائل اعمال یا مصالح دنیاوی وغیرہ تخصیص اس کذب کے ساتھہ کسی نوع خاص سے
بے دلیل ہے اللہ ورسول کا مرتبہ ایسا نہین ہے کہ کوئی شخص کسی غرض صالح یا فاسد

کے لئے کسی بات مین جھوٹا نام اونکا لے اور اپنے کذب کو اونکی طرف منسوب کرے زنادقہ نے چودہ ہزار احادیث موضوعہ بنا ڈالی تھی وہی احادیث تمامتر متمسک اہل بدع واہوا وجہلۂ فقرا کی ہین اللہ تعالی نقادین اہل حدیث کو اجر جزیل ثواب جمیل عطا فرماوے جنھون نے بال کی کھال نکالکر حدیث رسول اللہ صلعم کو کلام غیر سے الگ کر دیا ملت حقہ اسلام کو دراندازی اہل ابطالت سے محفوظ رکھا اگر محدثین واکابر ائمہ سنت وجماعت نہوتے تو دین ہاتھہ سے ملاحدہ وزنادقہ ومبتدعین کے برباد ہو چکا تھا الحمد للہ بل اکثرھم لا یعلمون *

فصل ۵ - رسم بد کا ایجاد کرنا

مسلم وغیرہ نے جریر سے مرفوعاً قصۂ مجتابی النمار مین روایت کیا ہے جسنے جاری کی اسلام مین کوئی سنت نیک اوسکو اجر ہے اوسکا اور اوس شخص کا جسنے عمل کیا اوس سنت پر بعد اوسکے بغیر اسکے کہ اونکے اجر مین سے کچھہ کم ہو اور جسنے جاری کی اسلام مین کوئی رسم بد اوسپر گناہ ہے اوسکا اور اوس شخص کا جو عمل کریگا اوسپر بعد اوسکے بغیر اسکے کہ اونکے گناہ سے کچھہ کم ہو دوسری روایت یون آئی ہے جسنے راہ نکالی کسی خیر کی پھر چلے لوگ اوسپر اوسکو اپنا اجر ہے اور اونکا اجر جو اوسکے تابع ہوئے بغیر نقصان کسی شئے کے اونکے اجور مین سے اور جسنے راہ نکالی شر کی پھر چلے اوسپر لوگ اوسپر گناہ ہے اوسکا اور اونکا جو تابع ہوئے اوسکے بغیر اسکے کہ اونکے گناہون سے کچھہ کم ہو تیسری روایت بسند لاباس بہ یون ہے جسنے جاری کی کوئی سنت حسنہ اوسکو اجر ہے اوسکا جب تک کہ عمل کیا جائے اوسپر اوسکی حیات مین اور بعد ممات کے یہانتک کہ وہ عمل متروک ہو جائے اور جسنے نکالی کوئی راہ بد اوسپر گناہ ہے اوسکا یہانتک کہ وہ متروک ہو اور جو شخص مرا رباط مین جاری رہتا ہے عمل اوسکا یہانتک کہ اوٹھے دن قیامت کو چوتھی روایت بسند حسن یہ ہے جسنے زندہ کی کوئی سنت میری جو مرگئی تھی بعد میرے اوسکو اجر ہے مثل اونکے جو عمل کرتے ہین اوسپر بغیر اسکے کہ اونکی اجور

مین سے کچھہ کم ہو اور جسنے نکالی کوئی بدعت ضلالت جسکو اللہ و رسول پسند نہین کرتے ہین
اوسپر گناہ ہین مثل اونکے جو اوسپر عامل ہین کم نہین ہوتی ہے اوزار مردم سے کوئی شئے یا یون
روایت یہ ہے نہین ہے کوئی داعی جو طرف کسی شئے کے بلائے مگر کہڑا کیا جائیگا دن قیامت
کو اور وہ دعوت اوسکو لازم ہوگی جب تک کہ اوسطرف بلاتا رہیگا اگرچہ ایک ہی آدمی نے
ایک ہی آدمی کو کیون نہ بلایا ہو **ف** امرا دنیا ہمیشہ امور لہو و لعب نو طرز مرصع نکالتے رہتے ہین اپنی
توابع و ملازمین و رعایا کو اوسمین شریک کرتے ہین فساق فجار ہمیشہ رسوم فسق و فجور نو ایجاد
احداث کیا کرتے ہین اسباب فحش و تفحش بہم پہنچاتے رہتے ہین اہل علم ابتداعات و محدثات
کے موجد بنتے ہین فقرا او مشائخ بدع و اہوا قدیم و جدید کو مقامات فقر مین شمار کرکے رواج دیتے
رہتے ہین ان سب اعمال و افعال و احوال کا گناہ قیامت تک نامۂ اعمال موجدین و محدثین
مین لکھا جاتا ہے فما اصبرهم علی النار ابن ماجہ کا لفظ بسند لیکن یہ ہے یہ خیر خزائن ہین
ان خزانونکی کنجیان ہین سو خوشی ہو اوس بندے کو جسکو اللہ نے مفتاح خیر مغلاق شر بنایا ہے
خرابی ہو اوس بندے کی جسکو اللہ نے مفتاح شر مغلاق خیر بنایا ہے اطلاق لفظ خیر کا علم و مال دونون
پر آتا ہے یہ دلیل ہے اس بات پر کہ یہ حدیث شامل ہے جمیع تطورات مال و علم پر نفعا و ضرا
ف اسکا کبیرہ گناہ ظاہر ہے احادیث صحیحہ مین وعید شدید اسپر آئی ہے وہ وعید
مضاعفت آثام بوجہ مضاعفت عذاب ہے یہ وہ مضاعفت ہے جسکا کچھہ حساب نہین ہے
کوئی یہ کہے کہ جس معصیت کو اوسنے رواج دیا ہے اوسکا شمار کرنا صحیح نہین ہے اور اگر
وہ کبیرہ نہین ہے تو پہر شمار کرنا مشکل ہے اسکا جواب یہ ہے کہ ٹہیک بات یہی ہے کہ اوسکو
کبیرہ ٹہیرائین اگرچہ ہمین نہین معلوم کہ کسی نے اوسکو کبیرہ گنا ہو حالانکہ اگر اوسنے کوئی
صغیرہ رواج دیا ہے اور اوسمین کچھہ اشکال بہی نہین ہے تو بہی وہ بسبب اسکے کہ لوگ
اوسمین مقتدی اوسکے ہوئے ہین اوس صغیرہ کا عقاب مضاعف ہوکر کبیرہ ہو جائیگا بلکہ
اوس سے بہی زیادہ اسلئے کہ کبیرہ کا گناہ تو بعد فراغ کے منقطع بہی ہو جاتا ہے اس کا گناہ

متضاعف و مستمر رہتا ہے دونون کے بیچ مین بڑا فرق ہے ایک جماعت نے احداث فی الدین
کو کبائر مین سے گنا ہے بدلیل خبر صحیح لعن اللہ من احدث حدثا ابن القیم رح نے کہا
ہے یہ بات مختلف ہے باختلاف نفس محدث کیونکہ حدث جتنا بڑا ہوگا اوتنا ہی کبیرہ اعظم تر
ہوگا ذہبی نے کہا ومنہ من دعا الی ضلالۃ او سن سنۃ سیئۃ انتہی زواجر مین کہا ہے
وفی ذلک تصریح بما ذکرتہ +

فصل ۱۵ ترک کرنا سنت کا ہے

حاکم نے مستدرک مین بذیل اس دلیل کے کہ اجماع حجت ہوتا ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
مرفوعا روایت کیا ہے کہ نماز فرض کفارہ ہے دوسری نماز تک اور جمعہ جمعہ تک اور رمضان
رمضان تک پھر فرمایا مگر تین چیز سے ایک اشراک باللہ دوسری نکث صفقہ تیسری ترک سنت
کہا اشراک کو تو ہم جانتے ہین ترک صفقہ اور ترک سنت کیا ہے فرمایا ترک صفقہ یہ ہے کہ بیعت
کرے تو کسی شخص سے پھر اوسکا مخالف بنکر تلوار سے اوسکو قتل کرے ترک سنت یہ ہے
کہ جماعت سے خارج ہو حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے شرط مسلم پر شیخین نے اوسکی روایت
نہین کی ہے روایت احمد و ابو داؤد وسیسی اوسکے موید ہے جسنے چھوڑا جماعت کو بالشت
بھر اوسنے ربقہ اسلام کو اپنے گلے سے نکالدیا الا بیقینی نے کہا مراد اس سے اتباع بدعت ہے
فانا اللہ من ذلک حدیث مین آیا ہے لعنت کرے اللہ اوسکو جسنے کوئی بدعت نکالی دوسرا
لفظ یہ ہے چھہ شخص ہین جنکو لعنت کی ہے اللہ نے اور ہر نبی مستجاب الدعوۃ نے زیادہ کرنے
والا کتاب خدا عز و جل مین جھٹلانے والا تقدیر الہی کا مسلط میری امت پر ساتھہ جبروت کے
تا کہ ذلیل کرے اوسکو جسکو اللہ نے عزت دی ہے اور عزت دی اوسکو جسے اللہ نے ذلیل
کیا ہے حلال کرنے والا حرمت خدا کا حلال کرنیوالا میری عترت سے اوس چیز کا جسکو اللہ نے
حرام کیا ہے ترک کرنیوالا میری سنت کا تیسرا لفظ یہ ہے جو بیزار ہوا میری سنت سے

وہ میرا نہین ہے طبرانی کا لفظ یہ ہے نہین ہے کوئی امت بعد نبی اوس امت کے جنے اپنے
دین مین کوئی بدعت نکالی مگر اوسنے اوسی طرح کی ایک سنت ضائع کی معلوم ہوا کہ ہر بدعت
کے عوض ایک سنت امت کے پاس سے ضائع ہو جاتی ہے اہل علم نے اسکا تجربہ کیا ہے
جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی اونہون نے پایا اب وہ وقت آیا ہے کہ سارے سنن
ضائع ہوگئے فقط بدعات باقی رہگئے ہین ابن ابی عاصم کا لفظ یہ ہے ما تحت ظل السماء
من اله یعبد اعظم عند الله من هوی یتبع صلاح علائی وجلال بلقینی وغیرہما نے
ترک سنت کو کبائر مین گنا ہے جلال کا لفظ یہ ہے سولھوان کبیرہ بدعت ہے وھی المراد
بترک السنۃ انتہی زواجر مین کہا ہے مراد سنت سے وہ ہے جسپر دو امام اہل سنت وجماعت
ابو الحسن اشعری وابو منصور ماتریدی گزرے ہین بدعت سے مراد وہ ہے جسپر کوئی فرقہ فرق
مبتدعہ مخالف اعتقاد ہر دو امام مذکور وجمیع اتباع امامین سوصوفین سے ہے انتہی مین کہتا
ہون ابن حجر مکی نے ارجاع سنت وبدعت کا طرف ان دونون کے اصول دین مین یعنے
عقائد مین کیا ہے حالانکہ بدعت کچھ مخصوص ساتھہ عقائد کے نہین ہوتی ہے عملیات وعادات
ومعاملات مین بھی پائی جاتی ہے علاوہ اسکے اعتماد عقائد مین اوپر کتاب عزیز وسنت مطہر
پر ہے نہ مختار اشعری وماتریدی پر معہذا ان دونون ائمہ مین بھی دس بارہ مسائل مین
اختلاف ہے گو نہ ایسا کہ سر حد ضلالت وبدعت سیئہ تک پہنچی عقائد صحیحہ وہی ہین جو ظواہر
کتاب واضحات سنت سے نکالکر یکجا ذکر کئے ہین فتح الباب وغیرہ کتب مین مرقوم ہین سلف
صالحین اونہین عقائد پر گزرے ہین ٥

	لیک طور سلف بود مرغوب		ماتریدی واشعری ہمہ خوب	

علاوہ اسکے حدیث مذکور مین جو لفظ ترک سنت کا آیا ہے مراد اوس سے عمل بالحدیث ہے
نہ عقائد ماوشما کیونکہ اوس وقت مین یہ دونون امام موجود نہ تھے نہ اونکے عقائد مدون تھے اسیطرح
لفظ بدعت احادیث مین عام آتا ہے تخصیص اوسکے ساتھہ کسی بدعت خاص کے

ف بے سبب ہوتی ہے اس جگہ صاحب زواجر مراد حدیث سے بہت دور چلے گئے
تفریع مبتدعین مین بہت سے احادیث آئے ہین فرمایا ہے جسنے احداث کیا ہمارے اس کام مین جو
اوسمین سے نہ تہا وہ رد ہے اس حدیث کے نیچے شوکانی رحہ نے تقسیم بدعت کو طرف حسنہ
وسئیہ وغیرہ کے بڑی قوت سے رد کیا ہے دوسر لفظ یہ ہے امابعد بہتر حدیث اللہ کی کتاب
ہے بہتر ہدی محمد کی ہدی ہے صلعم بدتر امور محدثات ہین ہر بدعت ضلالت ہے دیکہو یہ حدیث
کسقدر جامع ہے لفظ امور شامل ہے جملہ عقائد و اعمال کو ہر بدعت پر حکم گمراہی کا لگایا
ہے یہ نص صریح ہے عدم حسنت بدع پر معلوم ہوا کہ جو کوئی تقسیم بدعت کا قائل ہے وہ معارض
ہے رسول خدا صلعم کا حضرت نے تو ہر بدعت کو ضلالت فرمایا ہے اب یہ دوسرا کون شخص ہے
جو یہ کہہ سکے کہ بعض بدعت ضلالت نہین ہوتی ہے بلکہ حسنہ ہوتی ہے یہ صاف رد ہے
شارع علیہ السلام پر حدیث مین آیا ہے بچو تم محدثات سے بیشک ہر محدث ضلالت ہے
اللہ نے توبہ کو ہر صاحب بدعت سے محجوب کر رکہا ہے جب تک کہ وہ اپنی بدعت کو ترک کرے
معلوم ہوا کہ محدث و بدعت ایک چیز ہے جو ہر بدعت کا حکم ہے وہی ہر مبتدع کا بہی حکم ہے
اوسپر طرہ یہ ہے کہ بدعتی کو توبہ نصیب نہین ہوتی جب تک تارک بدعت نہو سو جو شخص کسی
بدعت کو حسنہ سمجہکر اعتقاد یا عمل مین لاتا ہے وہ حسنہ سے کیون توبہ کرنے لگا ابن ماجہ کا
لفظ یہ ہے انکار کیا اللہ نے اس بات سے کہ قبول کرے عمل صاحب بدعت کا یہانتک
کہ وہ اپنی بدعت کو چہوڑ دے معلوم ہوا کہ بدعتی کے سارے اعمال برباد ہین کوئی عمل خیر بوجہ
ابتلای ایک دو بدعت کے بہی قبول نہین ہوتا ہے دوسرا لفظ اس سے زیادہ اصرح ہے
فرمایا قبول نہین کرتا اللہ صاحب بدعت سے روزہ اور نہ حج اور نہ عمرہ نہ جہاد نہ نفل نہ فرض
نکلجاتا ہے وہ اسلام سے جیسے بال گندہ ہے آٹے سے میٹنے چہوڑا ہے تمکو مثل بیضا ریر
جسکی رات مثل اوسکے دن کے ہے نہین زائغ ہوتا اوس سے مگر ہلاک ہونیوالا اسمین دلیل ہے
اس بات پر کہ سنت مثل آفتاب ماہتاب کے تابان و درخشان ہے پہر باوجود اس ایضاح کے

اوسکو ترک کرنا دلیل ہے ہلاک تارک پر ہر عمل کے لئے ایک شرہ ہے یعنے نشاط و ہمت و حرص اور ہر شرہ کے لئے ایک فترت ہے سو جسکی شرہ طرف میرے نسبت کی ہے وہ راہ یاب ہوا اور جسکی شرہ کسی اور طرف ہے وہ ہلاک ہوا مجکو ڈر ہے اپنی امت پر تین چیزون کا لغزش عالم جو ہوی بتنع حکم جائر اس حدیث کو ترمذی نے کئی جگہ حسن و صحیح کہا ہے بعض نے یہ اعتراض کیا ہے کہ اوسمین ایک راوی واہی ہے مگر ابن خزیمہ نے اپنی صحیح مین اوس راوی سے احتجاج کیا ہے ابن مسعود نے ایک قصاص یعنے واعظ کے سر پر کہڑے ہو کر کہا تو نے بدعت ضلالت نکالی یا تو محمد و اصحاب محمد صلعم سے زیادہ تر راہ یاب ہے لوگ اوسکے پاس سے چلدئے کوئی ایک بہی نرہا انتہی آخر مین کہا ہے یہ محمول ہے اس بات پر کہ وہ اپنے قصص و وعظ مین ذکر قصص مبتدعہ قصاص کا کیا کرتا تہا اکاذیب و احادیث موضوعہ و نحوہا بیان کرتا تہا رہے وہ قصص جنمین تذکیر باللہ و بآیات اللہ و ایام اللہ ہے اور اونکا سمجہانا لائق حال ہر مسلمان کے یا سیکہنا اونکا لوگون پر متعین ہے سو بیان کرنا ایسے مواعظ کا افضل قربات اس مقامات سے ہے وباللہ التوفیق +

فصل ۵۲ جہٹلانا ہے قدر کا

یعنی اس بات کا کہ تقدیر کرنے والا خیر و شر کا بندہ پر اللہ ہے نہ جسطرح کہ معتزلہ نے گمان کیا ہے وہ یہ کہتے ہین کہ بندہ خالق ہے اپنے افعال کا نہ اللہ یہ انکار ہوا قدر کا اسلئے اونکا نام قدریہ ہے زعم اونکا کہ اس نام کے مستحق وہ لوگ ہین جو اثبات نسبت قدر کا طرف اللہ کے کرتے ہین اسکو احادیث آئندہ صریح رد کرتی ہین صحابہ بہی اوسکے راد ہین حجت اس باب مین یہ ادلہ نقلیہ ہین نہ عقول فاسدہ معتزلہ جنہون نے عقل کو پکڑا ہے اور نصوص نقل و سمع کو چہوڑا اونکی عادت قبیحہ شنیعہ ہمیشہ سے یہی ہے کہ بمجرد خیالات عقلیہ پر تارک صرائح نصوص قطعیہ رہتی ہین جیسے انکار کرنا سوال منکر و نکیر و عذاب قبر و صراط و میزان و حوض و رویت

خدا کا دار آخرت مین اس آنکھ سے اسکے سوا اور بہت سی باتین ہین جو احادیث سے بتواتر
بلاشک و شبہ ثابت ہو چکی ہین اور یہ لوگ اونکا انکار کرتے ہین انکو سنت سے جہل عظیم
ہے حالانکہ اللہ نے فرمایا ہے ما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی ہماری دلیل
معتزلہ پر یہ آیت کریمہ ہے انا کل شئ خلقناه بقدر اکثر مفسرین کا قول یہی ہے
کہ یہ آیت حق مین قدریہ کے اوتری ہے مسلم مین آیا ہے کہ سبب نزول اس آیت کا یہ
ہے کہ کفار مکہ پاس حضرت صلعم کے آکر قدر مین مخاصمہ کرتے تھے اوسپر یہ آیت آئی ٭
ان المجرمین فی ضلال وسعر یوم یسحبون فی النار علی وجوههم ذوقوا مس
سقر انا کل شئ خلقناه بقدر سورہ قمر مین جنکا ذکر اس آیہ مین رب العالمین نے
فرمایا ہے یہی قدریہ ہین اور جو کوئی اونکے طریقہ پر ہے جیسے معتزلہ گو ہر طرح پر ویسے نہون
دوسرا قول یہ ہے کہ ایک پادری نجران کا آیا تھا اوسنے کہا اے محمد صلعم تمکو یہ زعم ہے کہ
معاصی تقدیر سے ہوتے ہین سو بات یون نہین ہے حضرت نے فرمایا انتم خصماء اللہ یعنی
تم اللہ سے جھگڑتے ہو اوسپر آیہ مذکورہ نازل ہوئی حدیث مین آیا ہے لکھا ہے اللہ نے
سارے مقادیر خلائق کو پچاس ہزار برس پہلے اس سے کہ آسمانون اور زمین کو پیدا کرے
طاوس نے کہا پایا مینے اصحاب رسول اللہ صلعم کو جتنے لوگ اللہ نے چاہا وہ سب
یہی بات کہتے تھے کہ ہر شے اللہ کی قدر سے ہے ابن عمر کا لفظ مرفوع یہ ہے ہر شئے قدر سے
ہے یہانتک کہ عجز و دانائی یا دانائی و عجز یعنے عقلمندی و بیوقوفی سب تقدیر الہی سے ہوتی
ہے علی مرتضی مرفوعا کہتے ہین ایمان نہین لاتا کوئی بندہ ساتھ اللہ کے یہانتک کہ ایمان
لاسے چار چیزون پر ایک شہادت ان لا اله الا الله دوسری شہادت وانی رسول الله
بعثنی بالحق تیسرے ایمان بعث پر بعد موت کے چوتھے ایمان قدر پر دوسری روایت
مین لفظ خیرہ وشرہ آیا ہے یہ حدیث کل شئ بقدر حتی العجز والکیس جو صحیح
مسلم مین مروی ہے صریح ہے مذہب اہل سنت مین ابن حبان و حاکم کا لفظ حدیث

سنة لعنهم الله مین ایک یہ بہی ہے المکذب بقدر الله ف بعض مفسرین نے کہا ہے
جبری کہتا ہے قدری وہ شخص ہے جسکا قول یہ ہے کہ طاعت و معصیت میرا فعل ہے وہ منکر ہے
قدر کا معتزلی کہتا ہے جبری قدری ہے اسلئے کہ قائل ہے اس بات کا کہ خیر و شر کو مجبہ الله نے مقدر
کیا ہے وہ مثبت قدر ہے پہر یہ دونون فریق متفق ہین اس بات پر کہ سنی وہ ہے جو قائل ہے
اس امر کا کہ خالق افعال کا الله اور کاسب اونکا بندہ ہے سو وہ قدری نہین ہے انتہی زواجر کا
لفظ یہ ہے کہ اگر یہ بات صحیح ہے تو اسمین رد ہے زمخشری پر جو اپنے زعم مین حامل رایت معتزلہ
ہے طرف نار کے کیونکہ اوسنے بہت جگہ یون کہا ہے کہ ان القدریة هم اهل السنة یعنی
قدریہ یہی سنی مذہب والے ہین وہ اس کہنے مین کاذب و مفتری ہے الله و رسول و صحابہ و تابعین
و جمیع تابعین بالاحسان پر روز قیامت تک زمخشری کو حامل اس قول پر خبث عقیدہ و فساد طویت ہوا ہے وہ
مستحق ہے اس بات کا کہ اوسپر یہ آیت پڑہی جاوے ودوا لو تکفرون کما کفروا فتکونون
سواء ود کثیر من اهل الکتاب لو یردونکم من بعد ایمانکم کفارا حسدا
من عند انفسهم ام یحسدون الناس علی ما اتاهم الله من فضله فقد
اتینا آل ابراهیم الکتاب والحکمة واتیناهم ملکا عظیما فمنهم من
آمن به ومنهم من صد عنه وکفی بجهنم سعیرا فخر رازی نے کہا ہے حق یہ ہے
کہ قدری وہی ہے جو منکر ہے قدر کا حوادث کو طرف اتصالات کواکب کے منسوب کرتا ہے
مروی ہے کہ قریش نے حضرت سے دربارۂ قدر مخاصمہ کیا تھا اونکا مذہب یہ تھا کہ الله نے
بندہ کو قدرت دی ہے طاعت و معصیت پر اور الله قادر ہے اوسکے پیدا کرنے پر بندہ مین
اور یہ بہی قدرت رکہتا ہے کہ فقیر کو کہانا دے اسی لئے کہتے تہے انطعم من لو یشاء
الله اطعمه یہ انکار تہا اونکا الله کی قدرت سے اطعام پر یہی ہے حدیث کہ قدریہ مجوس ہین
اس امت کے سو اگر مراد امت سے اس جگہ امت دعوت ہے تو قدریہ اوس زمانے کے یہی
مشرکین ہین جو منکر ہین قدرت خدا کے حوادث پر اور نہین معتزلہ یا امت اجابت داخل نہین ہین

معنی یہ ہوئے اگر نسبت قدریہ کی طرف اونکے ویسی ہے جیسی نسبت مجوس کیطرف امم متقدمہ کے
کیونکہ شبہہ مین وہ اضعف الامم ہین اور مخالفت عقل مین اشد الامم ایساہی حال قدریہ کا اس امت
مین ہے سوا سطر حیرا ونکا ہونا کچہ مقتضی جزم بکفر نہین ہے فالحق ان القدریۃ ہی ھو اللذ
ینکر قدرۃ اللہ تعالی انتہی زواجر مین یہ عبارت اسیطرح ہے مگر تفسیر رازی مین کچہ فرق
ہے واللہ اعلم قراءت مجمع علیہا نصب حرف کل ہے انا خلقنا کل شیء مین یہ قراءت صریح ہے
حقیت مین مذہب اہل سنت اور بطلان مذہب معتزلہ کے زمخشری کا تعصب واسطے معتزلہ کے
اس جگہ نہ چلا جسطرح کہ اونکی عادت ہے کیونکہ وجہ رفع کی ضعیف ہے بلکہ بنیاد رفع پر بہی آیت
شریف دلیل معتزلہ کی نہین ہوسکتی ہے زواجر مین اسکو مفصل بیان کیا ہے ف
اہل سنت نے کہا ہے اللہ نے اندازہ اشیاء کا کیا یعنے اونکی مقادیر و احوال و ازمان و
اسباب جو ہونیوالے ہین سب قبل وجود اشیاء کے مقدر فرماکر مطابق علم سابق کے بموجب علم ایجاد
کے اب عالم علوی و سفلی مین کوئی شئے حادث نہین ہوتی ہے لکن صدور اوسکا فقط اللہ کے
علم و قدرت و ارادہ سے ہوتا ہے خلق کا ان انواع مین نہ کوئی اکتساب ہے نہ تحمل اور نہ کوئی اونسبت
وانا فت حصول ان سب امور کا خلق کو اللہ کی تیسیر و تقدیر و قدرت و الہام سے ہوا کرتا ہے
لا الہ الا ہو و لا خالق غیرہ کتاب و سنت اسی پر دال ہین نہ جسطرح کہ قدریہ وغیرہم نے
یہ افتراپردازی و بہتان بندی کی ہے کہ اعمال ہماری طرف ہین اور آجال طرف غیر کے ابن ماجہ
کا لفظ یہ ہے کہ جب اونہون نے حضرت سے کہا کہ ہمپر گناہ لکہے جاتے ہین اور اونکا عذاب ہمپر
ہوتا ہے تو حضرت نے فرمایا انتم خصماء اللہ یوم القیامۃ دوسرا لفظ ابن ماجہ کا یہ ہے
حضرت نے کہا تحقیق مجوس اس امت کے وہ لوگ ہین جو مکذب قدر اللہ ہین وہ اگر بیمار
ہون تو تم اونکی عیادت نکرو مر جاوین تو اونکے جنازہ پر حاضر نہو ملین تو اونپر سلام نکرو تیسرا لفظ
ابن ماجہ کا ابن عباس و جابر سے مرفوعا یون ہے دو صنف یعنے دو نوع ہین میری امت سے
جنکو اسلام مین کچہ نصیب نہین ہے اہل ارجاء و قدر ارجاء والون سے مرجیہ مراد ہین اور کا

قدریہ کا نام مجوس امت

قول ہے کہ ایمان کے ہوتے ہوئے کوئی گناہ نقصان نہین کرتا جسطرح کہ ہمراہ کفر کے کوئی
طاعت لبکار آمد نہین ہوتی ہے قدریہ کا نام خصماء اللہ اسلئے رکھا گیا ہے کہ وہ اس امر مین جھگڑا
کرتے ہین کہ یہ بات جائز نہین ہے کہ بندہ پر تقدیر معصیت کی کیجاے پھر اوس معصیت پر وہ
معذب ہو عمر رضی اللہ عنہ نے مرفوعًا کہا ہے جبکہ اللہ ساری خلائق کو دن قیامت کے جمع
کریگا تو ایک منادی کو حکم دیگا کہ ندا کرے جسکو سارے اولین آخرین سنین گے کہان ہین خصماء
خدا قدریہ آگے بڑہکر آدینگے اونکو حکم نار کا ہوگا اللہ فرماویگا ذوقوا مس سقر انا کل شیئ
خلقناہ بقدر اسکو طبرانی نے اوسط مین اس لفظ سے روایت کیا ہے کہ جب دن قیامت کا
ہوگا ایک منادی ندا کریگا الا لیقم خصماء اللہ وھم القدریۃ اسی لئے حسن نے کہا ہے
واللہ اگر کوئی قدری اتنے روزے رکھے کہ مثل رسی کے ہوجائے اتنی نماز پڑہے کہ سیخ کی
طرح بنجائے تو بھی اللہ اوسکو اوندھے منھہ سقر مین ڈالیگا اوسکو فرماویگا ذق مس سقر انا خلقنا
کل شیئ بقدر اللہ نے فرمایا ہے واللہ خلقکم وما تعملون یعنے اللہ خالق ہے تمہارا
اور تمہارے اعمال کا یا وہ کام جو تم اپنے ہاتھہ سے کرتے ہو وہ اوسی کے پیدا کئے ہوئے
ہین یہ آیت دلیل ہے اس بات پر کہ سارے افعال عباد مخلوق خدا ہین تبارک وتعالی اور فرمایا ہے
فالھمھا فجورھا وتقواھا الہام کہتے ہین جی مین کسی شئے کے ڈالنے کو سو واقع کرنیوالا
الہام فجور وتقوی کا اور خالق ان دونون کا وہی اللہ پاک ہے اسی لئے سعید بن جبیر نے کہا
ہے الزمھا فجورھا وتقواھا ابن زید نے کہا ہے ایک جی کو توفیق تقوی کی دی پھر دوسرے
کو فجور سے خاذل کیا ہے حدیث مین آیا ہے اللہ نے ایک قوم پر منت فرمائی اونکو الہام خیر
کرکے داخل رحمت کیا دوسری قوم کو مبتلا کرکے مخذول کیا اونکے افعال کی مذمت کی پرنتے
سوا اوس ابتلا کے کچھہ نہو سکا اسلئے اونکو معذب کیا وہ عادل ہے لا یسئل عما یفعل
وھم یسئلون ف قال تعالی فمن یرد اللہ ان یھدیہ یشرح صدرہ
للاسلام ومن یرد ان یضلہ یجعل صدرہ ضیقا حرجا یہ آیت مثل آیت ماقبل کے

اگلوں کی آیات و اٰلایت سے ہے ضلال قدریہ اور انکے انحراف پر سبیل استقامت سے معاذ بن
جبل کا لفظ مرفوع یہ ہے نہیں اوٹھایا اللہ نے کوئی نبی لیکن اوسکی امت مین قدریہ اور مرجیہ
تھے اللہ نے لعنت کی ہے قدریہ مرجیہ کو ستر پیغمبرون کی زبان پر ابن عمر کا لفظ یہ ہے ہر امت
مین مجوس تھے اس امت کے مجوس وہ لوگ ہین جو یہ زعم کرتے ہین کہ قدر نہین ہے امر تازہ
ہے سو جب تم اونکو ملو تو خبر کردو کہ مین اونسے بری ہون اور وہ مجھسے بری ہین قسم ہے اللہ
کی اگر ایک اونمین کا برابر احد کے سونا راہ خدا مین خرچ کرے تو بھی اللہ اوس سے قبول نکریگا
جب تک ایمان نلاوے کہ خیر و شر قدر کا طرف سے اللہ کے ہے حدیث جبریل علیہ السلام مین نزدیک
مسلم کے آیا ہے ایمان یہ ہے کہ ایمان لائے تو اللہ اور ملائکہ اور کتب اور رسل اور یوم آخر پر اور
ایمان لائے تو خیر و شر قدر پر **ف** مقدمۂ قدر مین بہت سی حدیثین آئی ہین اکثر کو
زواجر مین ذکر کیا ہے بعض اونمین سے یہ ہین ابن عدی کا لفظ یہ ہے جسنے جھٹلایا قدر
یعنے تقدیر کو وہ کافر ہوا اوس چیز کا جسکو مین لایا ہون ابو یعلی کا لفظ یہ ہے جو کوئی ایمان
نلایا خیر و شر قدر پر تو مین اوس سے بری ہون طبرانی کا لفظ یہ ہے جو شخص راضی نہوا اللہ
کی قضا سے اور ایمان نلایا اوسکے قدر پر اوسکو چاہیے کہ کوئی اور ہی خدا سوا اللہ کے تلاش کرے
دوسرا لفظ یہ ہے کہ قدر نظام ہے توحید کا جسنے توحید کی اللہ کی ایمان لایا قدر پر اوس نے
پکڑی مضبوط رسی حاکم کا لفظ یہ ہے کہ لا یغنی حذر عن قدر بیہقی کا لفظ یہ ہے جو کوئی
راضی نہوا میری قضا و قدر پر وہ ڈھونڈھے اب کوئی اور رب سوا میرے طبرانی کا لفظ یہ ہے
سعید وہ شخص ہے جو سعید ہوا پیٹ مین اپنی مان کے شقی وہ آدمی ہے جو شقی ہوا پیٹ مین اپنی
مان کے یحیی علیہ السلام مان کے پیٹ مین سعید ہوئے تھے فرعون مان کے پیٹ مین شقی
ہوا تھا دوسرا لفظ یہ ہے فارغ ہوا اللہ مقادیر اور امور دنیا سے پچاس ہزار برس پہلے خلق سموات
و ارض سے احمد و ترمذی کا لفظ یہ ہے مقدر کیا ہے اللہ نے مقادیر کو پچاس ہزار برس پہلے
آفرینش آسمان و زمین سے مسلم کا لفظ یہ ہے لکھا ہے اللہ نے مقادیر خلق کو اور اوسکا عرش پانی پر تھا

ابو نعیم کا لفظ یہ ہے اگر بھاگے گا ابن آدم اپنے رزق سے جسطرح کہ موت سے بھاگتا ہے تو پالیگا
اوسے رزق اوسکا جیسے کہ موت اوسکو پالیتی ہے ؛

بے مگس ہرگز نہ ماند عنکبوت — رزق را روزی رسان پر میدہد

بیہقی کا لفظ یہ ہے تو مت فکر کر جو مقدر ہے وہ ہوگا جو رزق ہے وہ تجکو ملیگا خطیب کا
لفظ یہ ہے جب اللہ انفاذ کسی امر کا چاہتا ہے تو عقل ہر عقل والے کی لے لیتا ہے ع
چون قضا آید طبیب ابلہ شود — مسلم کا لفظ یہ ہے اللہ جب کسی چیز کا پیدا کرنا چاہتا
ہے تو کوئی شئے اوسکو منع نہین کر سکتی ہے ف طبرانی کا لفظ یہ ہے تم عمل کرو
ہر کسی کو وہی کام آسان کیا گیا ہے جسکے لئے وہ پیدا ہوا ہے احمد و طبرانی و حاکم
کا لفظ یہ ہے کل امرئ مھیّأ لما خلق لہ شیخین و احمد و ابو داؤد کا لفظ یہ ہے کل میسر لما
خلق لہ معلوم ہوا کہ دنیا مین ہر کسی سے وہی کام ظاہر ہوتا ہے جو اوسکا انجام ہونیوالا ہے
جنتی جنت کا کام کرتا ہے دوزخی دوزخ کا کام یہ اعمال گویا میزان امتحان ہین دنیا مین واسطے
شناخت بہشتی و دوزخی کے اللّٰھم وفقنا احمد و شیخین و اربعہ کا لفظ یہ ہے نہین ہے کوئی
جان مگر لکھی ہے اللہ نے اوسکی جگہ جنت یا نار مین اور یہ کہ وہ شقی ہے یا سعید ہے کہا کیا ہم بھروسا
نکرین فرمایا نہین تم عمل کرو اتکال نکرو ہر کوئی میسر ہے اوسکے لئے جسکے لئے وہ مخلوق ہوا
ہے اہل سعادت کو عمل سعادت کا آسان ہوتا ہے اہل شقاوت کو عمل شقاوت کا سہل پڑتا ہے
ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے جسنے کچھہ بھی کلام کیا قدر مین وہ مسئول ہوگا دن قیامت کو جسنے کلام
نہین کیا اوس سے کچھہ سوال نہوگا بخاری و نسائی کا لفظ یہ ہے یا ابا ھریرہ جف القلم
بما انت لاق احمد و ترمذی و نسائی کا لفظ یہ ہے تم جانتے ہو کہ یہ دو نون کتابین کیا ہین
یہ ایک کتاب ہے طرف سے رب العلمین کے اسمین نام ہین اہل جنت کے اور اونکے آبا و قبائل
کے پھر اجمال کیا گیا ہے اونکے آخر پر اب نکوئی اونمین زیادہ ہو نہ کم پھر فرمایا یہ کتاب ہے
طرف سے رب العالمین کے اسمین نام ہین اہل نار کے اور اونکے آبا و قبائل کے پھر اجمال

کیا گیا ہے اونکے آخر پر اب نہ کوئی ادنیٰ زیادہ ہوگا کم تم تسدید و مقاربت کرو یعنے سیدہی
چال چلو نزدیکی چاہو جنت والیکا خاتمہ عمل اہل جنت پر ہوتا ہے گو کوئی سا کام کیون نکرے
نار والیکا خاتمہ عمل اہل نار پر ہوتا ہے گو کوئی سا عمل بجا لاوے تمہارا رب بندون سے فارغ
ہو چکا ہے ایک فریق جنت مین ہے ایک فریق سعیر مین خطیب کی روایت مین حرف لو کہنے کو
عمل شیطان فرمایا ہے یعنی یہ کہنا کہ اگر یون ہوتا تو یون نہوتا غرضکہ اگر مگر کہنے سے منع فرمایا ہے
ایک روایت مین یون آیا ہے اللہ جب کسی بندہ کو واسطے جنت کے پیدا کرتا ہے تو اوسکو عمل
اہل جنت مین لگاتا ہے یہانتک کہ وہ کسی عمل پر اعمال اہل جنت مین سے مرتا ہے پھر بسبب
اوس عمل کے جنت مین جاتا ہے اور جب کسی بندے کو واسطے آگ کے پیدا کرتا ہے تو اوس سے
کام اہل نار کے کراتا ہے یہانتک کہ وہ کسی کام پر اعمال اہل نار سے مرتا ہے پھر اوس کام کے
سبب سے نار مین جاتا ہے **ف** جو احادیث جمع خلق انسان و استخراج ذریت آدم
مین پشت آدم سے اور احتجاج موسی و آدم علیہ السلام مین آئی ہین وہ سب دلیل ہین ثبوت خیر
و شر قضا و قدر پر احادیث قدر کا مصداق معتزلہ اور نحو ہم پر متعین ہے اہل سنت اون مبتدعہ ضلال
کے قول سے منزہ ہین وہ ناحق اہل سنت کو قدریہ بتاتے ہین احمد و حاکم کا لفظ یہ ہے قریب ہے
کہ ہونگے میری امت مین کچھ لوگ جو تکذیب کرینگے قدر کی ابو نعیم و طبرانی کا لفظ یہ ہے دو صنف
ہین میری امت سے جنکو میری شفاعت دن قیامت کے نہوگی مرجیہ و قدریہ دوسرا لفظ
طبرانی کا یہ ہے کہ وارد نہونگے وہ میری حوض پر اور نہ داخل ہونگے جنت مین طبرانی و ابن عدی
کا لفظ یہ ہے تم بچو قدر سے یہ ایک شعبہ ہے نصرانیت کا یہ حدیث گویا ایک معجزہ ہے حضرت صلعم
کا اسوقت کے سارے نصرانی منکر قدر کے ہین ابو یعلی و ابن عدی و خطیب کا لفظ یہ ہے مجکو
ڈر ہے اپنی امت پر دو خصلتون کا ایک تکذیب قدر کی دوسرے تصدیق نجوم کی **ف** طرز
تحریر زواجر سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ معتزلہ نزدیک صاحب زواجر کے کافرون مین نہین نرے
اہل بدع مذموم لیکن شاید جمہور کا مذہب یہ نہین ہے اس باب مین احادیث رسالت کافی ہین

ف — یہ بات اگرچہ ترک سنت مین داخل ہے مگر اوسکو اسلئے جدا گانہ کبیرہ گناگیا ہے کہ
احادیث مذکورہ نص ہین اوسکے تکبیر پر اور قبح اوسکا نہایت درجہ ہے اور اہل سنت وغیرہم
مین بابت اس مسئلہ کے اختلاف واقع ہوا ہے کیونکہ مسئلہ خلق افعال کا امہات مسائل کلام سے ہے
اور معتزلہ کے ساری مغتریات ہین اونمین صرایح آیات واحادیث صحیحہ سے اعراض کیا گیا ہے
قال تعالی وان تصبہم حسنۃ یقولوا ہذہ من عند اللہ وان تصبہم سیئۃ
یقولوا ہذہ من عندک قل کل من عند اللہ فمال ہؤلاء القوم لا یکادون
یفقہون حدیثا ۔

فصل ۵۳ - وفا نہ کرنا عہد کا ہی

قال تعالی اوفوا بالعہد ان العہد کان مسؤلا وقال یا ایہا الذین
امنوا اوفوا بالعقود ابن عباس نے کہا ہے مراد عقود سے حلال حرام فرض وغیرہ عہود
جمیع اشیا ہین یہی قول مجاہد کا بھی ہے ضحاک نے کہا ہے اللہ نے اس آیت سے یاد اقرار لیا
ہے کہ وفا بعہد کرین زجاج نے کہا عقود اوکد تر ہین عہود سے کیونکہ عہود مین بزا الزام ہے اور
عقود مین الزام بر سبیل احکام ہے جسطرح کوئی ایک رسی پر دوسری رسی باندہے اور خوب اوسکو
مضبوط کرے مطلب اس آیت شریف کا یہ ہے کہ تمنے ایمان لاکر گویا التزام انواع عقود کا
اور اظہار طاعت خدا کا سارا اوامر ونواہی مین کیا ہے سواب تم اون عقود کو پورا کرو مقصود
عقود سے تکالیف شرعیہ ہین خلاوتر کا بعض نے کہا ہے وہ عقود ومعاملات مراد ہین جو باہم
لوگونکے ہوتے ہین اولی یہ ہے کہ آیت کو عام رکھا جاوے ف — دلیل تاکد عقود
پر اور اس بات پر کہ اخلال اونکا کبیرہ ہے حدیث متفق علیہ ہے فرمایا چار چیزین ہین جس کسی شخص
مین وہ ہونگی وہ خالص منافق ہے اور جسمین ایک خصلت ہے اوسمین رہی ایک خصلت نفاق
کی ہے جب تک کہ اوسکو نہ چھوڑے جب بات کرے جھوٹ بولے جب امانت رکھو خیانت کرے

جب عہد کرے تو توڑ ڈالے جب جھگڑے تو فجور بکے دوسری حدیث مین یون ہے ہر غادر کے
لئے دن قیامت کو ایک نشان ہوگا کہا جائیگا یہ غدر ہے فلان کا بخاری کا لفظ یہ ہے اللہ
فرماتا ہے تین آدمی ہین جنکا مین دن قیامت کو خصم ہونگا ایک وہ جو دیا گیا میرے سبب سے پھر
اوسنے غدر کیا دوسرا وہ جسنے کسی آزاد کو بیچکر قیمت کہائی تیسرا وہ جسنے کسی کو مزدور بنایا اس سے
کام پورا کرا لیا اوسکی مزدوری نہ دی مسلم کا لفظ یہ ہے جسنے کھینچ لیا ہاتھ اپنا طاعت سے خدا سے
وہ ملیگا اللہ سے دن قیامت کو اوسکے لئے کوئی حجت نہ ہوگی الخ اس باب مین بہت سی حدیثین
ہین **ف** اسکا کبیرہ ہونا بہت سے اہل علم کے کلام مین آیا ہے کسینے اسکو بلفظ
غدر عہد ذکر کیا ہے اور کسی نے بلفظ خلف وعدہ سو جسطرح ترک نماز و زکوۃ و حج کو کبیرہ کہا ہے
اوسی طرح اسکو بھی کبائر مین شمار کیا ہے باب الجہاد مین آئیگا کہ جسنے حربی کو امن دیکر غدر
سے مار ڈالا تو اوسنے کبیرہ کیا یہی مراد ہے نکث صفقہ سے بھی ✱

فصل ۵۵ + ۵۵

ف محبت رکھنا ظالم کی کبیرہ ہے

محبت رکھنا ظالمون یا فاسقون سے کسی طرح کا فسق کیون نہو اور بغض رکھنا صلحا سے ✱
علی مرتضی نے مرفوعًا کہا ہے تین چیزین حق ہین ایک یہ کہ نہین برابر کرتا اللہ اوسکو جسکے لئے اسلام مین
سہم یعنی حصہ ہے مثل اوسکے جسکے لئے کوئی حصہ نہین ہے دوسرے متولی نہین ہوتا اللہ
کسی بندے کا پھر غیر کو اوسکا متولی کرے تیسرے دوست نہین رکھتا کوئی آدمی کسی قوم کو
مگر وہ محشور ہوگا ساتھ اونکے رواہ الطبرانی بسند جید احمد کا لفظ باسناد جید یہ ہے
نہین چاہتا کوئی شخص کسی قوم کو مگر کردیتا ہے اللہ اوسکو ساتھ اوسی قوم کے **ف** معلوم
ہوا کہ محب ہر قوم کا ہمراہ اوسی قوم محبوب کے ہوگا سو جنکے آباء و اجداد فساق فجار تھے اور وہ
اونسے محبت رکھتے ہین تو انکا حشر اونہین کے ساتھ ہوگا اور جو لوگ محب صلحا و راست موحدین محمدیین
مخلصین کو دوست رکھتے ہین اونکا حشر اونہین کے ہمراہ ہوگا انشاء اللہ تعالی حاکم کا لفظ یہ ہے

هل الدین الا الحب فی اللہ والبغض فی اللہ یہ حدیث ایک عمر دراز سے گویا شل منسوخ کے
ہوگئی ہے اس زمانہ مین حب وبغض فقط غرض نفسانی کا باقی رہگیا ہے نہ کسی کو کسی سے اللہ
کے لئے محبت ہے نہ بغض ہے جس سے محبت ہے مال کے لئے ہے جس سے دشمنی ہے مال
نہ ملنے پر ہے یا دوستی دشمنی واسطے شہوت پرستی اور عدم حصول وصال کے ہوتی ہے سو یہ سارے
انواع موجب ہلاک ابدی کے ہین فانا للہ **قال تعالیٰ** ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی
یحببکم اللہ معلوم ہوا کہ بدون اتباع سنت کے اللہ کی محبت ہاتھہ نہین آتی ہے ابن حبان کا لفظ
یہ ہے لا تصاحب الا مومنا ولا یاکل طعامک الا تقی تو نہ بیٹھہ مگر پاس مومن کے نہ
کھائے کھانا تیرا مگر پرہیزگار **ف** ان دونون کا کبیرہ گنا بدلیل احادیث صحیحہ سابقہ کے
ہے حدیث صحیح مین آیا ہے المرء مع من احب وان لم یعمل بعملھم اسکی ایک وجہ یہ بہی ہے کہ
فساق کو بوجہ اونکے فسق کے چاہے صلحار کا دشمن ہو جاوے اونکی صلاح کے ہو کیونکہ یہ بات ظاہر ہے کہ
محبت فسق کی کبیرہ ہوتی ہے مثل فعل کبیرہ کے اسی طرح بغض صلحار کا کیونکہ محبت ان فاسقین
کی اور بغض اون صالحین کا دلیل ہے اس بات پر کہ یہ شخص ربقۂ اسلام سے جدا ہو گیا ہے اور
دشمن اسلام کا بنکر کفر مین جا پڑا ہے سو جو چیز کسی شخص کو اس حالت تک پہنچا دے تو وہ لائق
اسکے ہے کہ کبیرہ سمجھی جاوے +

خاتمہ بیان مین ثواب متحابین فی اللہ کے

حضرت نے فرمایا ہے تین خصلتین ہین جس کسی مین ہونگی وہ لذت ایمان کی پاویگا ایک وہ
شخص کہ اللہ ورسول اوسکو دوست تر ہین ماسوا انکے دوسرا وہ شخص ہے جو دوست رکھے
کسی بندے کو نہین چاہتا ہے اوسکو مگر واسطے اللہ کے تیسرا وہ شخص جو ناپسند کرے پھر کر
آنا کفر مین بعد اس کے کہ اللہ نے اوسکو کفر سے نکالا ہے جیسے ناپسند کرتا ہے وہ اس بات کو کہ ڈالا
جاوے آگ مین دوسری روایت یون ہے کہ دوست رکھے کسیکو اللہ کی راہ مین اور

دشمن رکھے اللہ کے لئے اللہ تعالیٰ دن قیامت کو فرمائیگا کہاں ہین باہم محبت رکھنے والے
بسبب میرے جلال کے آج کے دن سایہ دونگا مین اونکو اپنے سایہ مین یہ وہ دن ہے کہ نہین کوئی
سایہ مگر میرا سایہ ایمان سے ہے یہ بات کہ دوست رکھے کوئی شخص کسی شخص کو نہو وہ محبت مگر
اللہ کے لئے بغیر کسی مال کے جو اوسکو دیا ہے یہی ہے ایمان معلوم ہوا کہ جو محبت حصول مال کی
وجہ سے ہوتی ہے وہ اللہ کے لئے نہین ہے دوست ہوئے دو مرد آپس مین اللہ کے لئے
مگر بہت دوست اونمین نا اللہ کو وہ شخص ہے جو بہت دوست رکھتا ہے اپنے صاحب کو بہتر اصحاب
مین نزدیک اللہ کے وہ شخص ہے جو بہتر ہے واسطے اپنے صاحب کے بہتر ہمسایون مین نزدیک
اللہ کے وہ ہے جو بہتر ہے واسطے اپنے ہمسایہ کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واجب ہوئی محبت میری
واسطے اونکے باہم محبت رکھتے اور اوٹھتے بیٹھتے ملتے جلتے لیتے دیتے ہین میرے لئے اونکے
لئے منبر ہین نور کے رشک کرینگے اونپر پیغمبر اور شہید فرمایا اللہ کے جلیس دن قیامت کو داہنے
جانب عرش کے ہونگے — اللہ کے دونون ہاتھ سیدھے ہین وہ لوگ نور کی منبرون پر ہونگے
اونکے منہ نور کے ہونگے وہ نہ انبیاء ہین نہ شہید نہ صدیق پوچھا پھر کون ہین اے رسول خدا
فرمایا ھم المتحابون بجلال اللّٰہ دوسرا لفظ یہ ہے اللہ کے بندون مین ایسے لوگ ہین کہ وہ
پیغمبر نہین ہین مگر پیغمبر و شہید اونپر رشک کرینگے کہا وہ کون ہین شاید ہم اونکو دوست رکھین فرمایا
وہ ایک قوم ہے جو دوست ہوئی باہم اللہ کے نور سے بغیر ارحام و انساب کے اونکے منہ نور
ہین وہ نور کے منبرون پر ہونگے نہ ڈرینگے وہ جبکہ ڈرینگے اور لوگ غم نکرینگے وہ جبکہ غم کرینگے اور
لوگ پھر یہ آیت پڑہی الا ان اولیاء اللّٰہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون معلوم ہوا کہ جو محبت
بسبب رشتہ داری اور ہم نسبی کے ہوتی ہے گو جائز ہو مگر وہ خالص واسطے اللہ کے نہین ہوتی ہے
ایک روایت مین یون آیا ہے وہ لوگ محبت رکھنے والے ہین آپسمین واسطے اللہ کے قبائل
شتی و بلاد شتی سے مجتمع ہوتے ہین اللہ کے ذکر پر یاد کرتے ہین اللہ کو دوسرا لفظ یہ ہے یہ وہ
لوگ ہین افناء مردم و نوازع قبائل سے کہ نہین ہین درمیان اونکے ارحام متصلہ بلکہ دوست ہین

آپس مین واسطے اللہ کے اور سچے مین الخ پہر وہی آیت پڑہی یعنے متفرق قومون متفرق شہرون
کے لوگ ہین جو محض اللہ کے ذکر و فکر کے لئے جا بجا سے چلکر کسی ایک جگہہ مین جمع ہوتے ہین
اللہ کے لئے باہم الفت و محبت و مصادقت رکہتے ہین اس اجتماع سے اونکو کوئی مطلب دنیا کا
نکالنا نہین ہے مصداق اس حدیث کے اصحاب حدیث و طلبہ علم حدیث یا فقرا صوفیہ ہین
ایک شخص نے حضرت سے پوچہا تہا قیامت کب ہوگی فرمایا تو نے قیامت کے لئے کیا طیاری
کی ہے کہا کچہہ بہی نہین بجز اسکے کہ مین اللہ و رسول کو دوست رکہتا ہون فرمایا انت
مع من احببت یعنی تو اوسی کے ساتھہ ہوگا جسکو تو دوست رکہتا ہے انس کہتے ہین خوش
نہوئے ہم کسی شی سے جیسے کہ حضرت کے اس کہنے سے ہمکو خوشی ہوئی پہر کہا فانا احب النبی صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم و ابا بکر و عمر وارجو ان اکون معہم بحبی ایاہم مین کہتا ہون اس وقت
مین ایسے لوگ جو محض واسطے محبت خدا اور رسول کے آپسمین دوستی رکہین اور واسطے ذکر
اللہ کے جمع ہون کوئی مطلب دنیا کا اونکو دامنگیر حال نہو بالکل کمیاب بلکہ معدوم ہو گئے ہین
ایسی حالت پر ملالت مین یہی کافی ہے کہ سچے دل سے اللہ کے جلال سے اللہ کے لئے حضرت صلعم
اور صحابہ کرام و اہلبیت اطہار و محدثین عظام اور صلحاء سلف و خلف کو جنکی خدا پرستی اور ولایت
الٰہی ہمکو باخبار متواتر ثابت ہوچکی ہے ہم دوست رکہین کیونکہ اسمین کوئی شائبہ دنیا کا
نہین آسکتا ہے اسلئے کہ وہ لوگ اب موجود نہین ہین کہ خیال کسیطرحکی طمع کا اونکی محبت
مین سوائے محبت و الفت الٰہی کے ہو سکے اللہم ارزقنا پہر اگر صلحا و احیار مین یہی اتفاقا
کوئی ایسا شخص ملجائے تو اوسکو بہی غنیمت کبریٰ سمجہے بشرطیکہ دونون طرفسے اخلاص محبت
للہ ہو پوچہا اے رسول خدا آپ کیا فرماتے ہین حق مین ایک شخص کے جو محبت رکہتا ہے
کسی ایک قوم سے اور ملحق نہین ہوا ہے ساتھہ اونکے یعنے عمل مین برابر اوس قوم کے
نہین ہے فرمایا المرء مع من احب یہ حدیث بشارت مین پہلی حدیث سے بہی زیادہ ہے
کیونکہ دلیل ہے اس بات پر کہ باوجود نقصان و تقصیر عمل کے محب ہمراہ محبوب کے ہوگا اللہ

ہمکو اپنے دوستونکی محبت دے اور فاسقون فاجرونکی محبت سے بچائے ؎

فصل ۵۶- اذیت دینا و دشمنی رکھنا اولیاء اللہ سے

قال تعالی والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بہتانا واثما مبینا وقال تعالے واخفض جناحک للمؤمنین بخاری شریف مین انس و ابوہریرہ سے مرفوعاً آیا ہے اللہ تعالے فرماتا ہے جسنے اہانت کی کسی میرے ولی یعنے دوست کی تو وہ نکلا مجھسے لڑنے کو تردد نہین کرتا مین کسی شئے مین جسکو مین کیا چاہتا ہون جتنا تردد کرتا ہون مین قبض نفس بندہ مومن مین وہ مکروہ رکھتا ہے موت کو اور مین مکروہ رکھتا ہون اوسکی ناخوشی کو لیکن موت ضرور ہے واسطے اوسکے دوسری حدیث مین آیا ہے تقرب نکیا میری طرف کسی میرے بندہ مومن نے مثل زہد کے دنیا مین اور نہ عبادت کی میری مثل فرائض کے دوسرا لفظ یہ ہے اللہ نے فرمایا ہے جسنے دشمن رکھا میرے کسی دوست کو تو مین اذن دیتا ہون اوسکو لڑائی کا یعنے مین اوسکا محارب ہون تقرب نہ کیا مجھسے کسی میرے بندہ نے ساتھ کسی شئے کے جو دوست تر ہو طرف میرے ادا فرض فرضات سے ہمیشہ تقرب کرتا ہے مجھسے بندہ میرا ساتھ نوافل کے یہانتک کہ مین اوسکو چاہنے لگتا ہون جب اوسکو چاہتا ہون تو ہو جاتا ہون مین کان اوسکا جس سے وہ سنتا ہے اور آنکھہ اوسکی جس سے وہ دیکھتا ہے اور ہاتھہ اوسکا جس سے وہ پکڑتا ہے اور پاؤن اوسکا جس سے وہ چلتا ہے پہر اگر مجھسے کچھہ مانگتا ہے تو اوسکو دیتا ہون اور اگر پناہ چاہتا ہے تو پناہ دیتا ہون یہ حدیث رد کرتی ہے مسئلۂ وحدت وجود کو اس سے غیریت واجب الوجود کی ممکن سے بکمال صراحت ثابت ہے جسنے اس حدیث کو دلیل اتحاد وجود پر ٹہیرایا ہے معلوم ہوتا ہے کہ وہ علم عربیت و فقہ سنت سے ناآگاہ تہا **ف** بڑی دلیل احترام فقرا پر خصوصاً فقرا صحابہ پر یہ ہے کہ جب قریش نے حضرت کو اس بات پر ملامت کی کہ

تم فقراء کے پاس بیٹھتے ہو ہمارا جی اس بات کو نہین چاہتا سو تم اونکو نکال دو تو اشراف و رؤسا تمپر ایمان لے آئین اوسپر اللہ نے یہ آیت نازل کی ولا تطرد الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی یریدون وجھہ مشرکین نے کہا خیر یون کرو کہ ایکدن ہمارا اور ایکدن اونکا مقرر رکھو اللہ نے فرمایا واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی یریدون وجھہ ولا تعد عیناک عنھم ترید زینۃ الحیوۃ الدنیا یعنی تم ایسا نکرو کہ اپنی نگاہ فقراء سے پھیر کر صحبت اہل دنیا کو طلب کرو وقل الحق من ربکم فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر پھر اللہ نے مثال غنی وفقیر کی بیان کی واضرب لھم مثلا رجلین **الی قولہ** واضرب لھم مثل الحیوۃ الدنیا یہ سب تقریر واسطے مجانست فقراء کے ہے اور حث ہے اونکی تعظیم ورعایت پر اسیلیے حضرت صلعم فقراء کا اعظام اکرام فرماتے تھے خصوصًا اہل صفہ کا وہ فقراء مہاجرین تھے ہمراہ حضرت صلعم کے ایک صفہ مسجد پر پڑے رہتے جو کوئی ہجرت کرکے آتا وہ بھی اونھین مین ملجاتا یہانتک کہ بہت سے لوگ جمع ہوگئے اور نہایت درجہ کے فقر وصبر مین تھے باعث اونکو اس حالت پر شہود اوس نعمت کا تھا جو اللہ نے اپنے اولیاء کے لئے طیار کر رکھی ہے اونکے دل سے تعلق کسی شئے کا اغیار مین سے نہ تھا بلکہ وہ واسطے استباق الی الخیرات اور حیازت افضل احوال ومقامات کے مستعد وطیار رہتے تھے ؎

دلارامی کہ داری دل درو بند	دگر چشم از ہمہ عالم فرو بند

اسی لئے مستحق اس بات کے ٹہیرے کہ بطرد ومن الباب نہ کئے جاوین اور اونکے مدح وثنا درمیان احباب کے ظاہر کیجاوے کیونکہ ٹہکانا اونکا وہی مسجدین تھین مطلوب مولی اونکا وہی اللہ تہا کہانا اونکا گرسنگی تھی جب لوگ سوتے تو وہ جاگتے یہ بیدار ہی اونکا سالن تھا فقر وفاقہ اونکا شعار رہتا مسکنت وحیا اونکا دثار تہا فقراء اونکا کچھ عیب نہ تھا جسطرح کہ سب کو ایک افتقار عام ہوتا ہے کیونکہ ہر کوئی حاجت طرف اللہ کے رکہتا ہے اور یہی حال

ساری مخلوق کا ہے کما قال تعالی یا ایہا الناس انتم الفقراء الی اللہ بلکہ
ایک فقر خاص تھا جو اولیاء و احبار خدا کا شعار ہے وہ فقر یہ تھا کہ دل اونکے خالی تھے
تعلق غیر و ماسوی اللہ سے بھرے تھے شہود رب معبود سے سائر حرکات و سکنات مین ؂
حشرنا اللہ فی زمرتہم کما من بہ علینا من حقائق محبتہم **ف** اسکو اسلئے کبیرہ
ٹھیرایا ہے کہ بعض اہل علم نے تصریح کی ہے ساتھہ اوسکے اور اس سے زیادہ اور کیا
وعید ہوگی کہ اللہ کہے کہ مین محارب ہون اوسکا جو کوئی دشمن ہے میرے دوست کا
کیونکہ ذکر اس محاربت خدا کا بندہ سے وہی جگہہ آیا ہے ایک اکل ربا مین دوسرے معادات
اولیا مین سو جس کسیکو اللہ دشمن رکھتا ہے اوسکو کبھی فلاح نہوگی بلکہ لابد والعیاذ باللہ
وہ کفر پر مریگا عافانا اللہ من ذلک بمنہ وکرمہ زرکشی نے کتاب خادم نام مین بعد
ذکر حدیث مذکور کے لکھا ہے تامل ہذا الوعید وہو حینئذ واکل الربا فی قرنہ واحد
فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ فتاوی بدیعی مین جو بہ مذہب حنفی ہے
یون کہا ہے کہ جو کوئی استخفاف کرتا ہے کسی عالم کا اوسکی عورت کو طلاق ہو جاتی ہے
گویا اس فعل کو ردت ٹھیرایا ہے انتہی عالم سے مراد اس جگہہ ولی اللہ ہوگا نہ فضلاء اہل دنیا
حافظ امام ابن عساکر نے فرمایا ہے اعلم یا اخی ان لحوم العلماء مسمومۃ وعادۃ اللہ
فی ہتک حرمتہم معلومۃ ومن اطلق لسانہ فی العلماء بالثلب بلاہ اللہ
قبل موتہ بموت القلب فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبہم فتنۃ
او یصیبہم عذاب الیم انتہی علماء سے مراد اس جگہہ اولیاء اللہ ہین اور اولیاء سے مراد
علماء باللہ ہین جو لوگ وقت مناظرہ ومجادلہ کے تحریرًا یا تقریرًا حرمت محدثین موحدین متبعین
کا ہتک کرتے ہین یا کلمات استخفاف کے حق مین مجتہدین سلف کے خصوصًا ائمہ فقہ کی زبان
قلم یا فم زبان سے نکالتے ہین اونکا ایمان وموت کا خدا حافظ ہے اظہار حق اور بات
ہے بدگوئی کسیکا راست کی اور بات ہے سلف صلحاء کی مذمت مین پڑنا اور اونپر طعن جہل

کرنا دلیل ہے شقاوت کی کیا بغیران حرکات بے برکات کی ترجیح مسائل کی اور تحقیق احکام حقہ کی نہین ہو سکتی ہے انا للہ اللہم غفرا +

فصل ۵۷- برا کہنا گالی دینا زمانہ وغیرہ کو

ابوہریرہ نے مرفوعا کہا ہے گالی دیتا ہے ابن آدم دہر یعنے زمانہ کو اور مین دہر ہون میرے ہاتھہ مین ہے رات دن ہ رواہ الشیخان دوسرا لفظ یہ ہے مین اولٹتا پلٹتا ہون اوسکے رات دن کو اور جب چاہون روک لون اون دونون کو مسلم کا لفظ یہ ہے گالی نہ دے کوئی تم مین دہر کو اللہ ہی دہر ہے بخاری کا لفظ یہ ہے مت کہو خیبتہ الدہر یعنے کیا برا زمانہ ہے کیونکہ اللہ دہر ہے ابوداؤد و حاکم کا لفظ شرط مسلم پر یہ ہے اللہ تعالی فرماتا ہے ایذا دیتا ہے مجکو ابن آدم کہتا ہے یاخیبۃ الدہر سو نہ کہے کوئی تم مین یاخیبۃ الدہر کیونکہ دہر مین ہون اولٹتا ہون اوسکے رات دن کو مالک کا لفظ یہ ہے نہ کہے کوئی تمہارا یاخیبۃ الدہر بیشک اللہ دہر ہے اس لفظ سے منع کرنے مین گویا تنبیہ کی ہے اس بات پر کہ زمانہ کی شکایت کسی لفظ سے بھی نکرے زمانہ کیا ہے اللہ ہی کا حکم ہے جو گالی گلوچ زمانہ و چرخ و فلک کو دیا جاتا ہے وہ سب اللہ ہی پر پڑتا ہے عیاذا باللہ حاکم کا لفظ شرط مسلم پر یہ ہے اللہ فرماتا ہے گالی دیتا ہے مجکو بندہ میرا اور وہ نہین جانتا کہتا ہے وادھراہ وادھراہ دہر تو مین ہون بیہقی کا لفظ یہ ہے تم گالی نہ دیا کرو دہر کو اللہ تعالے کہتا ہے دہر مین ہون ایام والیالی کو مین ہی تازہ و کہنہ کرتا ہون اور ملوک کو بعد ملوک کے مین ہی لاتا ہون یعنی تغیر و تبدل سلطنت کا جو انقلاب دہر سے ہوتا رہتا ہے یہ اللہ ہی کا کام ہے پھر زمانہ کو برا کہنا خود خدا کو برا کہنا ہوا تلک الایام نداولہا بین الناس اس بلا مین فرقہ شعرا اور طائفہ عوام جنکے منہہ مین لگام نہین ہے اور نہ اونکی زبان قابو مین رہتی ہے اور قوم نسوان جنکو عقل و دین سے غالبا کچھ بہرہ نہین ہوتا ہے سب سے زیادہ

مبتلا ہے معاذ اللہ یہ رات دن اسی شکایت آسمان و زمانہ مین رہتے ہین اور اپنی قسمت و تقدیر
پر نفرین کیا کرتے ہین اور قضا و قدر سے سخت بیزار ہوتے ہین یہ حرکت بے برکت انکو دن
قیامت کے جہنم کی سیر کرائیگی اللھم احفظنا ف شمار کرنا اسکا کبائر مین ظاہر
احادیث ہے بادی الراے مین کیونکہ اللہ نے سب دہر کو اپنا شتم ٹھیرایا ہے یعنے مودی ہے
طرف کفر کے اور جو مودی الی الکفر ہے اوسکا ادنی مرتبہ یہ ہے کہ کبیرہ ہو اگرچہ ائمہ شافعیہ کی
تصریح یہ ہے کہ سب دہر مکروہ ہے نہ حرام چہ جای اسکے کہ کبیرہ ہو لیکن نتیجہ یہ ہے کہ اگر سب دہر
سے مراد زمن ہے تو اوسکی کراہت مین کچھہ گفتگو نہین ہے یا اللہ پاک ہے تو پھر کفر مین کچھہ کلام
نہین ہے اور اگر مطلق ہے تو محل تردد ہے کفر وغیرہ کو محتمل ہے ظاہر کلام ائمہ شافعیہ کا اطلاق
مین بھی یہی کراہت ہے کیونکہ متبادر اوس سے زمانہ ہے اللہ پر اطلاق اوسکا بطریق تجوز کے
ہوتا ہے اسیلئے حدیث کے یہ معنی کہے ہین کہ جب عرب پر کوئی بلا یا مصیبت آتی یا کوئی امر مکروہ
پیش آتا تو وہ دہر کو برا کہتے اس اعتقاد پر کہ وہ فعل دہر کا ہے جسطرح کہ انوا سے طلب باران
کی کیا کرتے تھے اور کہتے تھے مطرنا بنوء کذا اسی طرح یہ اعتقاد تھا کہ فاعل ان بلایا کے
یہی انوا ہین گویا برا کہنا بطور لعن وطعن کے فاعل پر تھا حالانکہ فاعل و خالق ہر شئے کا سوا
اللہ کے کوئی نہین ہے حضرت نے انکو اس کام سے منع کیا پھر معلوم ہوا کہ غیر واحد نے
اہل علم سے سب دہر کو کبیرہ کہا ہے اگر یہ اعتقاد ہے کہ دہر کو نوازل و مصائب مین تاثیر ہے
مگر اسمین نظر ہے اسلئے کہ یہ اعتقاد کفر ہے اسمین کچھہ کلام نہین ہے ف ابن داود
نے روایت انا الدہر کا بضم را انکار کیا ہے کہتے ہین کہ اگر یون ہوتا تو دہر اللہ کا ایک نام
ٹھیرتا انکی روایت بفتح را ہے اوسکو لفظ اقلب کا ظرف بتاتے ہین ای مدا انا اقلب
اللیل والنہار الدھر ای علی طول الزمان و ممرہ بعض علما نے بہ تبعیت ابن داود
فتح را کو صحیح کہا ہے لیکن ان دونون کی بابت کچھہ ٹھیک نہین ہے اسلئے کہ روایت
فان اللہ ھو الدھر مبطل اس زعم کی ہے اسی لئے جمہور نے ضم را کو اختیار کیا ہے اسپر بھی

لازم نہین آتا کہ دہر اسمار الہی سے ہو کیونکہ یہ اطلاق اللہ پر مجازاً ہوا ہے مؤثر کو عین اثر بطور مبالغہ کے تعظیم اثر مین اور زجر مین سب و نقص دہر سے ٹھیرایا ہے ✦

فصل ۵۸

کہنا ایسی بات کا جسکا مفسدہ عظیم و ضرر منتشر ہوا اور اللہ اوسپر خفا ہو قائل کچھ پروا نکرے ✦

اِسکو بعض متاخرین نے کبیرہ گنا ہے سو یہ کچھ بعید نہین ہے کیونکہ اوسمین مفاسد عظیمہ ضرر ہای ظاہرہ ہین دلیل اسپر حدیث ابی ہریرہ کی ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے بندہ بات کرتا ہے نہین سمجھتا اوسین یعنے بے سمجھی سے کچھ کہہ بیٹھتا ہے نازل ہوتا ہے بسبب اوسکے نار مین دور تر ما بین مشرق و مغرب سے یہ بہی فرمایا ہے آدمی کوئی کلمہ کہتا ہے اللہ کی رضامندی کا اوسکو گمان بہی نہین ہوتا کہ وہ کہانتک پہنچیگا اللہ اوسکے لئے اپنی رضامندی دن قیامت تک لکھہ لیتا ہے اور کلام کرتا ہے بندہ اللہ کی خفگی کا نہین گمان کرتا کہ کہانتک وہ بات پہنچیگی اللہ اوسکے لئے اپنی خفگی تا یوم القیامہ لکھہ لیتا ہے بعض علما نے کہا ہے یہ وہ کلمہ ہے جو پاس ملوک و ولاۃ کے واسطے تحصیل خیر عام یا شر عام کے کہا جاتا ہے اسی جنس سے وہ کلمہ ہے جو متضمن مذمت سنت یا اقامت بدعت یا ابطال حق یا تحقیق باطل یا سفک دم یا استحلال فرج یا اباحت مال یا ہتک آبرو یا قطع رحم یا وقوع غدر کو بین المسلمین یا فراق زوجہ کو یا مثل اوسکے ہوتا ہے انتہی حاصل یہ ٹھیرا کہ انصاف کی بات ہر امر دین و دنیا مین موجب رضوان خدا کے ہوتی ہے اور ظلم و جور کی بات موجب سخط خدا کے پہلی بات سے جنت ملتی ہے دوسری بات سے جہنم مین جا گرتا ہے اللہم احفظنا ✦

فصل ۵۹ کفران کرنا ہے نعمت محسن کا

ایک جماعت نے یون ہی ذکر کیا ہے لکن یہ بعید ہے محل اسکا کفران نعمت خدا پر متعین ہے کیونکہ

حقیقت مین محسن سب کا وہی اللہ ہے اگرچہ حمل اوسکا کفران نعمت محسن پر بہی ممکن ہے کیونکہ مراعات
محسن کی واجب ہوتی ہے جیسے زوج حدیث نسائی مین مرفوعاً آیا ہے نظر نہین کرتا اللہ طرف
اوس عورت کے جو شکر نہین کرتی ہے اپنے شوہر کا حالانکہ اوس سے مستغنی نہین ہے حضرت
نے جو عورتون کو اکثر اہل نار کہا ہے منجملہ اوسکے موجبات کے ایک یہ بات بہی فرمائی کہ وہ اپنی
ازواج کی نعمتون کا کفران کرتی ہین کوئی اگر کسی عورت سے سارے زمانہ بہر کا احسان کرے
پہر وہ عورت اوس سے کوئی شئے دیکہے تو یہی کہیگی مین نے تجہسے کوئی خیر نہین دیکہی ہے اسمین شک
نہین کہ ان دونون حدیثون مین وعید شدید آئی ہے کفران نعمت محسن پر تو اب کچہ دور نہین ہے
کہ کفران نعمت زوج وغیرہ کبیرہ ہو رہا یہ استدلال بعض اشخاص کا اطلاق پر بحدیث صحیح
لایشکر اللہ من لا یشکر الناس سو واضح ہے کہ اس حدیث مین کوئی دلالت خصوص کبیرہ
ہونے پر نہین ہے کیونکہ علامات کبائر مین سے کسی شئے کا ذکر اسمین پایا نہین جاتا ہے
قائل مذکور نے بعد حدیث مسطور کے یہ بہی کہا ہے کہ شکر مجازات یا ثنا یا دعا سے ہوتا ہے بدلیل
حدیث ترمذی کہ جسکو کچہ عطا کیا گیا ہے وہ شخص اگر کچہ پاوے تو بدلا کرے یعنے اوس
عطا کا نہ پالے تو ثنا کرے جسنے ثنا کی اوسنے شکر ادا کیا جسنے ثنا نہ کی اوسنے کفران کیا سو یہ
کچہ موید اوسکے استدلال کو نہین ہے بلکہ حمل اسکا اوسی پر متعین ہے جو ہمنے ذکر کیا ہے

فصل ۶۰

درود نہ بہیجنا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وقت سماع ذکر کے حدیث طویل کعب بن عجرہ
مین آیا ہے حضرت نے فرمایا جبرئیل نے میرے سامنے آکر کہا دور ہو وہ شخص جسکے پاس تمہارا
ذکر ہوا اور اوسنے تمپر درود نہ بہیجی مینے کہا آمین رواہ الحاکم وصححہ ابن حبان کا لفظ یہ ہے
من ذکرت عندہ فلم یصل علیک فابعدہ اللہ قلت آمین طبرانی کا لفظ بسند جید
اتنا اور زیادہ ہے فابعدہ اللہ و سحقہ الخ بزار کا لفظ یہ ہے فابعدہ اللہ ثم ابعدہ

یعنی دو بار بددعا کی ابن خزیمہ و ابن حبان کا لفظ یہ ہے ومن ذکرت عندہ فلم یصل
علیک فمات فدخل النار فابعدہ اللہ قلت آمین ترمذی کا لفظ بسند حسن و
غریب یہ ہے خاک آلودہ ہو ناک اوسکی جسکے پاس میرا ذکر ہوا اور اوسنے مجھپر درود نہ بھیجی طبرانی
کا لفظ حسین بن علی سے یہ ہے جسکے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ چوک گیا درود بھیجنا مجھپر تو
چوک گیا وہ راہ جنت کی یہ حدیث کئی طریق سے آئی ہے نسائی و ابن حبان و حاکم و ابن ماجہ و طبرانی
وغیرہم نے بھی اوسکو روایت کیا ہے بجای چوک جانیکے بھول جانا کہا ہے ترمذی کا لفظ
بسند حسن صحیح غریب یون ہے بخیل وہ ہے جسکے پاس میرا ذکر ہوا اور اوسنے مجھپر درود
نہ بھیجی حدیث ابن ابی عاصم مین اوسکو ابخل الناس فرمایا ہے **ف** اسکا کبیرہ
گناہ ہونا صریح احادیث مذکورہ ہے کیونکہ آنحضرت نے ترک صلوۃ پر وقت ذکر شریف کے وعید شدید
فرمائی ہے جیسے دخول نار و تکرار دعای جبرئیل و آمین کہنا حضرت کا بعد و سحق پر اور بخیل
ٹھیرانا بلکہ ابخل کہنا تارک درود کو سو یہ سب وعیدات شدیدات مقتضی تکبیر گے ہین لکن بنیاد اسکی
قول ایک جماعت مقلدہ ائمۂ اربعہ پر ہے کہ اونکے نزدیک جب حضرت کا ذکر آوے درود پڑھنا
واجب ہے یہی بات صراحۃً ان احادیث سے بھی ثابت ہوتی ہے اگرچہ اسکو مخالف اجماع ماقبل
کہا ہے کیونکہ نزدیک اونکے مطلقاً غیر موضع صلوۃ مین واجب نہین ہے سو قول بوجوب پر
ممکن ہے کہ ترک درود وقت سماع ذکر نبوی صلعم کے کبیرہ ہوا اور قول بہ عدم وجوب پر جسپر
اکثر لوگ ہین البتہ کبیرہ کہنا مشکل ہے باوجود ان احادیث صحیحہ کے اللہم مگر اس وعید کو
اوس شخص پر حمل کرین جسنے براہ ترک تعظیم ایسا کیا ہے مثلاً مشغول بلہو و لعب محرم تھا نام
سُنا اور درود نہ بھیجی اپنے کھیل تماشے مین لگا رہا سو اس ہیئت اجتماعیہ پر اگر یون کہا جاوے
کہ اوسمین قبح و استہتار بحق رسالت صلعم ہے تو کچھ بعید نہین ہے ایسے وقت مین ترک کرنا
درود کا باوجود اقتران شغل مذکور کے کبیرہ مفسق ہو سکتا ہے تو اب واضح ہو جائیگا کہ احادیث
مذکورہ اور قول ائمہ مین جو قائل بہ عدم وجوب ہین بالکل کچھ معارضہ نہین ہے فتامل ذلک

فانہ مہم ولم ارمن نبہ علی شیٔ منہ ولا بادنی اشارۃ

خاتمہ بیان فضائل درود شریف مین

ابن حجر مکی کہتے ہین ہمنے فضائل درود کا استیفا اور جو کچھ کہ اوس سے متعلق ہے کتاب الدر المنضود فی فضائل الصلوٰۃ والسلام علی صاحب المقام المحمود مین کیا ہے حضرت صلعم نے فرمایا ہے جسنے درود بہیجی مجہپر ایک بار درود بہیجتا ہے اللہ اوسپر دس بار جسکے پاس میرا ذکر ہوا اوسکو چاہیے کہ وہ مجہپر درود بہیجے ایک درود بہیجنے سے دس سیئات دور ہوتے ہین دس درجے بلند کئے جاتے ہین طبرانی کا لفظ یہ ہے جسنے درود بہیجی مجہپر دس بار درود بہیجتا ہے اللہ اوسپر سو بار اور جسنے سو بار بہیجی اللہ برات اوسکی نفاق و نار سے درمیان اوسکے دونون آنکہون کے لکہتا ہے قیامت مین اوسکو ہمراہ شہدا کے جگہہ دیگا جب تم اذان سنو تو وہی کہو جو مؤذن کہتا ہے پہر درود بہیجو مجہپر پہر مانگو اللہ سے میرے لئے وسیلہ کہ وہ ایک درجہ ہے جنت مین لائق نہین ہے مگر ایک بندہ کو عباد اللہ سے مین امید کرتا ہون کہ وہ بندہ مین ہی ہون سو جسنے اللہ سے میرے لئے وسیلہ مانگا اوسکے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی ایک روایت مین ایک درود پر ستر درود خدا و ملائکہ کے بہی آئے ہین بہت درود بہیجو مجہپر دن جمعہ کے ملائکہ سیاحین میری امت کا سلام مجکو پہنچا دیتے ہین کہین ہون سلام نہین کرتا مجہپر کوئی مگر پہیر دیتا ہے اللہ طرف میرے روح میری یہ اسلئے کہ انبیا اپنی قبور مین زندہ ہوتے ہین ایک روایت مین آیا ہے کہ وہ درود اوسکا نام اور اوسکے باپ کا نام لیکر پہنچاتے ہین جیسے هذا صدیق بن حسن قد صلی علیک بہت نزدیک و قریب لوگون مین مجسے دن قیامت کے وہ لوگ ہونگے جو مجہپر بہت درود بہیجتے ہین اس حدیث صحیح کی مصداق اہل حدیث ہین جنکی کتاب و زبان ہر دم ذکر سید الانس و جان سے عذب البیان رہتی ہے ؎

ذکر زبان و مونس جان ست نام یار | یکدم نفس رود که مکرر نمی شود

ابی بن کعب نے پہلے ربع پھر نصف کا ذکر کیا آخر کو یہ کہا اجعل لك صلوتی کلها فرمایا اذا تکفی همك و یغفر لك ذنبك ایک اور آدمی نے کہا تھا اے رسول خدا اگر مین ساری دعا اپنی یہی درود پڑہنا آپ پر مقرر کرون یعنے تو یہ کیسا ہی فرمایا اذا یکفیك الله تبارك و تعالی ما اهمك من دنیاك و آخرتك جس کسی مسلمان کے پاس صدقے دینے کو نہو وہ یہ دعا کیا کرے اللهم صل علی محمد عبدك و رسولك وصل علی المؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات کہ یہ اوسکی زکوۃ ہو شاہ عبد الرحیم والد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے کہا ہے بها وجدنا ما وجدنا یعنی درود ہی کے طفیل سے ہمنے سب کچھ پایا ہے مترجم عفا اللہ عنہ کو اس بات کا تجربہ ہو چکا ہے و للہ الحمد اللهم صل وسلم علی محمد النبی الامی و آله و صحبه کما تحب و ترضی له۔

فصل سختی دل کی ہے یہانتک کہ مضطر کو بھی کھانا نہ دے

علی مرتضی نے مرفوعا کہا ہے طلب کرو تم معروف کو رحمدل امت میری سے زیست کرو اونکی پناہ مین اور مت طلب کرو سخت دلون سے کہ اونپر لعنت اوترتی ہے رواہ الحاکم ابی علی اللہ نے معروف پیدا کیا ہے اوسکے لئے لوگ بنائے ہین معروف کو اونکی طرف دوست کر دیا ہے فعال معروف کو اونکا محبوب کیا ہے طالبان معروف کو اونکی طرف متوجہ کیا ہے جسطرح کہ پانی کو طرف زمین خشک کے متوجہ کیا ہو تاکہ اوس سے لوگ زندگی پاوین اہل معروف دنیا مین اہل معروف ہین آخرت مین خرائطی کا لفظ مکارم الاخلاق مین یہ ہے طلب کرو تم حوائج کو نزدیک رحمدل امت میری کے بسر کرو تم اونکی پناہ مین کہ اونمین میری رحمت ہے اور نہ طلب کرو تم سخت دلون سے کہ وہ منتظر میری خفگی کے ہین ف قساوت قلب کو ان دونون حدیثون مین صریح کبیرہ گناہ ہے کیونکہ لعنت و سخط امارات کبائر سے ہے بسبب اس وعید شدید کے لیکن محل سختی دل کا مجہول ہے ترجمہ فصل

وھذا کلہ ظاھر وان لم ار من صرح بہ ولا اشار الیہ +

فصل ۶۲ ۔ ۶۳

راضی ہونا کبیرہ سے اور بدکرنا اوسپر کسیطرح جو کبیرہ ہے + یہ بات کلام اہل علم سے ظاہر ہے اسکی تفصیل
بحث امر بمعروف و نہی عن المنکر مین آویگی +

فصل ۶۴

ملازمت ہجر شر و فحش کی یہانتک کہ ڈرین لوگ اوسکے شر سے + عائشہ مرفوعًا کہتی ہین کہ بدترین مردم
نزدیک اللہ کے درجہ مین دن قیامت کو وہ شخص ہے کہ چھوڑ دین یا ترک کر دین وسکو لوگ ڈر سے اوسکی فحش
رواہ الشیخان ترمذی و ابن حبان کا لفظ یہ ہے کہ حیا ایمان سے ہے ایمان جنت مین ہے بذآ
یعنی فحش و بدزبانی جفا سے ہے جفا نار مین ہے احمد کا لفظ یہ ہے فحش و تفحش کسی شئے مین بھی اسلام سے
نہین ہین بہترین مردم اسلام مین وہ ہے جو احسن مردم ہے اخلاق مین واللہ اعلم +

فصل ۶۵ توڑنا ہے درہم و دینار کا

بعض اہل علم نے اسیطرح ذکر کیا ہے اور اس آیت کو اوسپر دلیل ٹھیرایا ہے وکان فی المدینۃ
تسعۃ رھط یفسدون فی الارض ولا یصلحون مفسرین نے زید بن اسلم سے نقل کیا ہے کہ وہ
لوگ دراہم کو توڑتے تھے حدیث ابو داود مین آیا ہے منع کیا ہے رسول خدا صلعم نے توڑنیسے سکہ
مسلمین کے جو اونمین رائج و جاری ہو مگر کسی ڈر سے انتہی لکن اسمین دلیل نہین ہے بلکہ کلام اسکی حرمت
مین ہے کبیرہ ہونیکا کیا ذکر ہے وجہ یہ ہے کہ حرام نہین ہے لکن جبکہ اوسمین نقصان قیمت کا ہو
حدیث اگر صحت کو پہنچیگی تو اسی پر محمول ہوگی +

فصل ٦٦

کہوٹا بنانا درہم ودینار کا کہ اگر لوگ اوسپر آگاہ ہون تو اوسکو قبول نکرین ہمارا ذکر کرنا اسکو کبائر مین ظاہر ہے کہ اگرچہ ہمین معلوم نہین ہے کہ کسی نے اسکی تصریح کی ہو وجہ اسکی یہ ہے کہ دلائل منع غش کے اس کام کو بہی شامل ہین اسکے سوا اس کام مین کہانا ہے مال لوگون کا باطل سے کیونکہ غالبًا وہ لوگ جو کیمیا بنانے مین منہمک رہتے ہین اچھی طرح سے نہین بنا سکتے ہین مفطر رنگ دیتے ہین یا دہوکا کرتے ہین یا اور کسی طرح کے غش سے جس سے دہوکا دینا لوگونکو لازم آتا ہے ناحق مال لوگون کا باطل سے کہاجاتے ہین اسی لئے اللہ نے اونسے برکت کو دور کردیا ہے نہ اونکا بدن چہپتا ہے نہ اونکے آثار محمود ہوتے ہین نہ اونکو کسی جگہ قرار ہوتا ہے بلکہ ہر طرفسے ذلت ومسکنت کی مار رہتی ہے بری حالت رکہتے ہین جنت سے محروم ہین اسلئے کہ اونکا قصد خالص محبت دنیا وتحصیل مال یہ باطل کا ہوتا ہے وہ اسمین خوش ہین کہ مسلمانون کو دہوکا دین اور اونکا مال وسامان بیفائدہ کہاجاوین خصوصًا وہ اہل صناعت رذیلہ جو طرح طرح کے حیلے تحصیل مال ودنیا کے لئے نکالتے ہین سو منہ اونکے ہمیشہ محتاجی اونکی بڑہتی جاتی ہے سوای ذلّ وقہر کے کچہ اونکے ہاتہہ نہین آتا وفقنا اللہ وایاھم لطاعتہ آمین ف تمام ہوا باب اول بیان مین کبائر باطنہ کے مطابق اصل کتاب زواجر کے روز سہ شنبہ تاریخ بستم ماہ محرم ١٣١٣ ہجری کو ششم محرم سال مذکور روز سہ شنبہ کو لکہنا اسکا شروع کیا تہا آج بنواخت سوا تین ساعت دن گئے بحمدہ تعالی یہ باب ختم ہوا ختم اللہ لنا بالحسنی اسکے بعد دوسرا باب بیان مین کبائر ظاہرہ کے ہے اوسکو صاحب زواجر نے ابواب فقہ پر مرتب کیا ہے کتاب الطہارۃ سے لیکر کتاب العتق تک پہر خاتمہ کتاب مین چار امر ذکر کئے ہین فضائل توبہ کے ذکر حشر وحساب وشفاعت وصراط کا اور ذکر نار وجنت کا اللھم انا نعوذ

من النار ونسألك الجنة بمنك وكرمك ۔ یہ باب دوم بہ نسبت باب اول کے چہار چند
ہے یعنی حجم مین لیکن ہم اوسکا اختصار بہنایت درجہ کرنا چاہتے ہین تاکہ کتاب مختصر رہے اور فقط
ایک قدر مختصر کبائر ظاہرہ کی ہوجاوے اس باب اول کو ابن حجر مکی رحمہ اللہ تعالی نے کبیرہ کسر وسم
ودونانیر پر ختم کیا ہے ذرا پہلے اس سے باب کبیرہ ترک صلوۃ کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر لکھا تھا اگر اس جگہہ تاخیر و تقدیم کرکے اس باب کو ذکر صلوۃ علی النبی صلعم پر ختم فرماتے تو ایک لطف
دیگر و حسن آخر ہوتا بہر حال آخر کلام ہمارا اس جگہہ پر یہ ہے الحمد للہ رب العالمین وسلام
علی المرسلین وعلی آلہم وصحبہم اجمعین ۵ تمت

خاتمہ کتاب مستطاب قوارع الانسان

از تصنیف سید جمیل احمد صاحب سہسوانی

الٰہی تیری تعریف اور میرا منہہ وہی مثل ہے کہ بڑی بات اور چھوٹا منہہ تیری حمد کا مجھے یارا کہان ہے
نہ دل مین سکت نہ زبان مین توان ہے

چون یافتم از عقل خود افزون شناسی تو ۔ بر علم تو گزاشتم اے من فداے تو

علاوہ تیرے حبیب پاک کی توصیف اور میری زبان کہان مین ادنی امتی کہان وہ پیمبر والاشان
تو نے خود اوسکو سراہا ہے میری ستایش کی حاجت کیا ہے

بیان ہو مجھسے کیا شان محمد ۔ خدا خود ہے ثنا خوان محمد

بعد اسکے نکوکارون کو خوشخبری سناتا ہون گنہگارون کو ہدایت کا راستہ بتاتا ہون کہ فی الحال
یہ رسالہ جدیدہ ہمہ تن مفید سرمایہ عبرت متقیان پیرایہ نصیحت عاصیان موسوم بہ قوارع الانسان
من اتباع خطوات الشیطان ثمرہ ذہن نقاد نتیجہ طبع وقاد اساس دین رب العالمین
حبل المتین گروہ مسلمین مجمع خیر و برکت سراپا تقوی و طہارت امیر والاشان رئیس بلند مکان

ذی المجد والتفاخر حضرت سید محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر ؎

اور اسوا اخبار مطبع شکیام مفید عام مینو سواد اکبرآباد مین طبع ہوکر مصلح اعمال گنہگاران عزیز خصال نکوکاران ہوا

فرخندہ دلبری کہ بیمن قدوم او — ہم دل بخویش بالد وہم جان طرب کند

واقعی یہ کتاب بیمثال ہے کبائر متعلقہ باطن کی آئینۂ حال ہے دل کے گناہون کو شرح وار بتاتی ہے ہر دعوی پر قرآن وحدیث سے سند لاتی ہے نکوکارون کی حبیب ہے گنہگارونکی ادیب اونکے لئے باعث ازدیاد تقوی وطہارت ہے انکے لئے موجب استغفار وانابت ؎

بہرہ ور شد چشم ودل از حسن یار — آن تماشا کرد واین لذت گرفت

گنہگار آئین اس نامہ مین اپنا نامۂ اعمال پڑھ جائین خدا سے ڈرین باطن کو تلوث معاصی سے پاک کرین ؎

آلودۂ گناہ دل زار ہوگیا — زنگ آئینہ مین آگئی بیکار ہوگیا

فقرات اسکے دیکھنے کے لائق ہین معانی فقرات پر فائق ہین عبارت روان ہے بیان کی خوبی عیان ہے لفظونمین اثر ہے مضامین کا دل مین گہر ہے ؎

خندۂ لب بود کہ چین جبین — ہر ادای تو دلنشین منست

الٰہی مؤلف نامدار کی امیدین برآئین دعائین رنگ اثر دکھلائین جسکی بدولت ہم رو براہ ہوئے مسائل شرع واحکام دین سے آگاہ ہوئے ؎

یارب جو چاہے خواجۂ دوران وہی ملے — مانگے اگر وہ بخت سلیمان وہی ملے

قطعۂ تاریخ

لوگو میرے آقای امیر الامرا کا
دیکھو تو بیان سنت وقرآن کی اشاعت
صورت میرے ممدوح کی قدرت ہے خدا کی

عشق شکن سید ابرار تو دیکھو
چل پھر کے ذرا کوچہ وبازار تو دیکھو
لقد ذرا جلوۂ دیدار تو دیکھو

دیکھو تو علامات حشم جبہہ سے ظاہر — چہرہ سے عیان جاہ کے آثار تو دیکھو

اک ساتھ ملی نعمت دین و دولت دنیا — پر زر مدد ہے کیا طالع بیدار تو دیکھو

وہ وہی ہین جنکے نصیبون ہی گردش — بدبخت کوئی اوسکا غمخوار تو دیکھو

کرتا ہے عطا سہو کے حیلہ سے مکرر — طرز کرم دست گہربار تو دیکھو

ایسا کوئی قابل ہو زمانہ مین تو ڈھونڈھو — دنیا مین ہوا آشنا کوئی دیندار تو دیکھو

اسی اہل تصانیف جو ہین کوچہ نہین دعوے — لاف اوسکی حضوری مین فرما تو دیکھو

ہم گن نہ سکو اوسکی تصانیف ہین اتنی — دس پانچ کتابین ہون کہ دو چار تو دیکھو

اک چھپنے نہ پایا کہ لکھا دوسرا نامہ — تالیف کی کثرت یہ لگاتار تو دیکھو

دیکھو یہی نسخہ سہی اور کتابین — گلزار نہ دیکھو گل گلزار تو دیکھو

باطن کے کبائر ہو لکے اس نامہ سے ظاہر — آقا کی سیر سے قوت اظہار تو دیکھو

آتی ہے گنہگار و نکو غیرت اسے سنکر — لطف سخن و خوبی گفتار تو دیکھو

سمجھو تو ہے کیا پایہ تحقیق مولف — شرح سخن و آیت و آثار تو دیکھو

بسمل کی طرح لوٹ ہی ہر لفظ پر اسکے — انداز نگاہ اولوا الابصار تو دیکھو

دل دیکھے اسے لیتا ہے سو ال و ہر اوسکر — ہر جوش مباہات خریدار تو دیکھو

تاریخ ملی طبع کی الہام کی رو سے
پوشیدہ کبائر کا یہ طومار تو دیکھو
۱۳ ھ

دیگر

یہ وہ کتاب ہے جسکا نظیر ہی نایاب — مفید عالم و بنی علم و خاص و عام ہے یہ

جو اسکے طبع کی تاریخ چاہتے ہو جمیل — کہو کبائر باطن کی شرح تام ہے یہ

۱۳ ۰ ھ

قطعهٔ اختتام کتاب قوارع الانسان عن اتباع خطوت الشیطان امین

از نتیجهٔ طبع گمنام احمد خان صوفی مہتمم مطبع مفید عام آگرہ

طبع شد چون قوارع الانسان — چشمهٔ فیض شد روان از سنگ

لفظ و معنی بحسن و زیبائی — نقش چین است و غیرت ارژنگ

ورقش رنگ نوبهار گرفت — سر بسر صفحه چون گل خوشرنگ

جان و دلها بران قرار گرفت — سطر سطر است صورت آدنگ

از مضامین این کتاب عزیز — دیو بگریخته بصد فرسنگ

آنکه بنوشت این رسالهٔ نو — هست یکتا بدانش و فرهنگ

عالم باعمل امیر کبیر — او بمسند چو شاه بااورنگ

هر کتابش بطرز دینداری — دل عالم برد بصد نیرنگ

گر بمیزان علم می سنجی — او گران سنگ و دیگران پاسنگ

در علوم ریاضی و طبعی — نامش از هند رفته تا بفرنگ

خامه اش موشگاف و عنبر ریز — همچو صیقل برد ز دلها زنگ

از تصانیف آن گرامی قدر — راه یابند گمرهان و ملنگ

عدل آموخته ز نوشروان — مایهٔ هوش برد از هوشنگ

زیر حکمش بود سپید و سیاه — فرق ساید به چرخ نیلی رنگ

از بهار ریاض اقبالش — دوستان شاد و دشمنان دلتنگ

هر گل روی او غزل خوانند — در چمن بلبلان خوش آهنگ

دوستدارش ز رنج و غم آزاد
دشمن او اسیر کام نهنگ

صحت نامہ قوارع الانسان عن اتباع خطوات الشیطان

صفحہ	سطر	غلط	صواب	صفحہ	سطر	غلط	صواب
۳	۴	ہوجاوے	ہوجاتے	۳۲	۱۱	صحابہ	صحابہ کے ہوتا ہے
"	۵	بارہ	باپ	"	۱۲	معروفہ	معروف حج
۴	۱۲	گلین	لگ جاتین	"	"	علیہ کی	علیہ ہین
"	۱۴	کسی	کسی ایک	۳۳	۲۱	نمبر ۱	نمبر ۱۱
۶	۳	ولادت	کو کی ولادت	۳۴	۱۴	تفوبض	تفویض
"	۴	نہین رہے تھے	زیادہ نہین رہتا ہی	۳۶	۵	عبدالسلام	ابن عبدالسلام
۷	۱۰	یہ رسالہ	اصل کتاب	۳۹	۱	گرو	گرد
"	۶	کسے	کسی نے	۴۱	۱۲	ٹھیرا	یہ ٹھیرا
۱۲	۵	گج	گچ	۴۴	۱۰	کہتے	کہتے ہین
۱۳	۱۰	پہاڑون	راہون	۴۸	۱۲	طیاسی	طیالسی
۱۴	۲	بیٹھے	بیٹھتے	۵۳	۱۷	جریخ	جریج
۱۵	۱۵	اوٹھالے	اوٹھانے	۵۵	۸	بندہ	بندہ جب
۲۳	۱۰	۳	۲	۵۷	۲	ایثار	ایثار
۲۴	۱۴	اس	اوس	۵۹	۱۱	سطبل	سبطل
۲۹	۵	فرائض کبائر	فرض اون کبائر	۶۱	۳	جمعہم	جمیعہم
۲۹	۳	سریعۃ	سریعۃ	"	۱۲	ایک	اوسکو ایک
"	۱۴	بجستا	بجشتا	۶۴	۲	قی قوا	قیٔ قؤھا

صفحہ	سطر	غلط	صواب
٦٣	١٣	سنین ہین	ہین
٦٦	١	سو	سو جو
٦٧	٣٠	احباط ایک	ایک احباط
٦٨	١٥	یضاعفہا	یضاعفہا ویؤت
〃	〃	اجر	اجرا
٧٠	٣	اعل	اعلیٰ
〃	٤	ین	مین
٧١	٧	حقدی کا	حقد کا ہے
٧٢	١٦	السحاری	البخاری
٧٤	١٦	خلفت	حقد
٧٩	٥	نَدَامٌ	نُدَامٌ
٨٢	٢	کُنظم	کَنُظم
٨٤	١٤	الحیل	انجیل
٨٦	٥	آسان	آسانی
٨٧	١٠	بہی ہے	ہے
٨٩	١٤	بستکرین	یستکبرون
٩٠	٢	کبیچکر	کھینچکر
٩٤	١١	مجرائی	مجرای
〃	١٥	سیرۃ	سیئۃ
〃	١٩	وہ	ہ
٩٥	١	یتلغ	تبلغ
〃	١٠	قذ ۲/۷	قلذ ۳/۷
〃	١٣	من	من فی
〃	١٤	یضربین	یضربن
٩٦	٣	تعزر	تعزز
١٠٠	١١	یعلب	یطلب
١٠١	٢١	اورکون	ورکون
١٠٣	٢	مالی ودبنیں	مال ودینیں
〃	〃	ضائع	ضائع علم
١٠٩	١٣	وامرء	وأمر
١١٠	٨	گیا ہے	جاے
١١٠	١٥	تی	نی
١١١	٤	طیاسی	طیالسی
١١٢	١٠	جو	جوکہ
١١٥	٣	جمع	جمع مال
〃	٨	اوسپر	اسپر
〃	١٩ حاشیہ	حرام	٭
١١٦	٤	اگر غلبہ	اگرچہ غلبہ
١٤	٧	مرجع	مرجع فلا وتر کا
〃	٩	قَوبلی	قُوبلی

صفحہ	سطر	غلط	صواب	صفحہ	سطر	غلط	صواب
۱۱۹	۱۳	ذکرہی	لاکرہی	۱۴۲	۱۴	منظاہرہ	مظہرہ
۱۲۰	۷	یعمل اہل	بعمل اہل	۱۴۳	۵	بدتر	اور بدتر
۱۲۱	۴	پھرمرا	پھر میرا	〃	۲۰	سنوتا	ہوتا
〃	۱۴	عاقیت	عاقبت	۱۴۴	۲	نسبت	سنت
۱۲۴	۸	انصابون	الضلون	〃	۴	.بتبع	متبع
〃	۱۰	نکمر	نگمر	۱۴۶	۱۹	مجسوس	محبوس
۱۲۵	۱	شخص	شخص	۱۴۹	۸	آخیر	آخر پر
۱۲۶	۱	لبینه	لیبنیه	〃	۲۱	پڑہے	پڑہتا
〃	۲۰	دلیل	آیت دلیل	۱۵۳	۹	عبدر	غدر
۱۲۸	۱۰	یہ کہا	کمایہ	〃	۱۹	محدثین	محدثین متبعین
۱۳۰		تشیع	تشبیع	۱۵۹	۱۷	فتاوی	انتہی فتاوی
〃	۱۱	وید	دیدہ	۱۶۰	۱۶	والیابی	ولیالی
۱۳۱	۱۷	دل سے	دیسی	۱۷۱	۱۸	ودانا	وانا
۱۳۲	۴	ضرورت	ضرورت کبیرہ ہے	۱۷۲	۵	مضاسد	مفاسد
〃	۸	اہل	ہل	۱۷۲	۵	صدقے	صدقہ
۱۳۳	۲۰	یہی اولیاء التقہ	اولیاء القدیسی	۱۷۷	۱۳	رہبط	رہط
۱۳۷	۶	وہ	اور وہ	۱۷۸	۳	کہ اگرچہ	اگرچہ
۱۴۲	۱۱	دونون	دونون امام	〃	۵	منہک	منہمک

۱۷۶

با عیش و نشاط و شادمانی
عمر تو هزار سال بادا

زیر قدم تو هر شب و روز
بدخواه تو پایمال بادا

فقیر امام خان اکبرآبادی